عصرِ حاضر کی الف لیلیٰ
اردو زبان کی طویل ترین کہانی

ٹیلی پیتھی کے ماہر فرہاد علی تیمور کی داستانِ حیات

دیوتا

● راوی: فرہاد علی تیمور ● زورِ قلم: محی الدین نواب

کتاب والا

# مفرور

رئیس احمد جعفری

**MAFROOR**

**By RAIS AHMAD JAFRI**

نام ناول : مفرور
مصنف : رئیس احمد جعفری
سن اشاعت : ۱۹۸۹ء
قیمت : [redacted] روپے
ناشر : کتاب والا ۲۷۹۳، پہاڑی بھوجلہ دہلی ۶
مطبوعہ : کلر پرنٹنگ پریس دہلی ۶

# مفرور

## رئیس احمد جعفری

کتاب والا ۲۷۹۳، پہاڑی بھوجلہ دہلی ۶

## پُر اسرار علوم پر
## بہترین کتابیں

| | | |
|---|---|---|
| ہپناٹزم کیا ہے؟ | قیمت | ۲۵/- |
| ہپناٹزم کے عملی طریقے | " | ۲۵/- |
| ہپناٹزم سے علاج | " | ۱۵/- |
| ٹیلی پیتھی کا [illegible] | " | ۲۰/- |
| آئینہ بینی و عمل حاضرات | " | ۱۵/- |
| دنیا کے چھ پُراسرار علوم | " | ۱۵/- |
| نام اور اس کے اثرات | " | ۱۵/- |
| وِچ کرافٹ (کالا جادو) | " | ۱۰/- |
| عملیات تسخیر قلوب | " | ۱۵/- |
| تعبیر نامہ و فال نامہ | " | ۲۰/- |
| فن جوڈو | " | ۲۵/- |
| آسان کراٹے | " | ۱۵/- |
| عملیات تسخیر محبوب | " | ۱۵/- |
| عملیات تسخیر قلوب | " | ۱۵/- |
| آئینہ عملیات (۱۱ -ال) | " | ۱۵/- |
| اسم اعظم | | ۱۰/- |
| عملیات محبت | " | ۱۰/- |
| عملیات تسخیر جنات | " | ۱۰/- |
| حل المشکلات | " | ۱۰/- |

**کتاب والا**

۲۷۹۴، پہاڑی بھوجلہ، دہلی ۱۱۰۰۰۶


# فرار

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

## (۱)

صبح کا اجالا ابھی نہیں پھیلا تھا کہ وہ ایک جنگل سے دایاں بایاں دیکھتے احتیاط کے ساتھ قدم اٹھاتے باہر نکلے۔ کہر ہر طرف چھایا تھا اور زمین کو خوشے کی طرح ابل رہا تھا۔ ہوا کے جھکڑ چل رہے تھے۔ سردی کا یہ عالم کہ دانت سے دانت بج رہے تھے۔ یہ تین آدمی تھے۔ ان کا لباس زرد رنگ کا تھا۔ جو موسم خزاں سے ایک طرح کی مناسبت رکھتا تھا۔ یہ ذرا کے ذرا ٹھٹکے، اس چھوڑے ہوئے راستہ پر نظر ڈالی۔ جو شہر کے مغرب جانب سپاٹ اور سیدھا چلا گیا تھا۔ ان میں سے ایک دراز قد نوجوان آدمی عمر جھکائے، رفتار نے اٹھائے ناک کی سیدھ آگے آگے جا رہا تھا۔ باقی دونوں اس کے پیچھے پیچھے کچھ فاصلہ پر چل رہے تھے اس کا اشارہ پاکر یہ دونوں بھی تیز قدم اٹھاتے ہوئے اس قصبہ میں چل پڑے۔ بہت جلد یہ لوگ گھنیرے درختوں کی چھاؤں در



جھاڑیوں کے حصار میں داخل ہو گئے۔ یہ راستہ عام گزرگاہ کے بالکل متوازی جا رہا تھا۔ بہت جلد، اتنے سویرے کہ سڑک پر کسی اور کے نمودار ہونے سے بھی پہلے۔ یہ ایک کھیت میں پہنچ گئے۔ یہاں اناج کے انبار کے پاس سبز رنگ اور پرانے طرز کی ایک سیڈان کار کھڑی تھی۔ اس پر نوجوان ساتھی کی نظر پڑی جو عمر کے لحاظ سے اپنے دونوں ساتھیوں سے چھوٹا تھا۔ لیکن آگے آگے چلنے والے کشیدہ قامت نوجوان کے بانکپن سے اُسے کوئی مناسبت نہ تھی۔ اس نے جیسے ہی کار کو دیکھا، تیزی سے اس کی طرف لپکا اور وہاں پہنچتے ہی ہڈ کے نیچے بیٹھ کر کار کے تاروں کو ٹھیک کرنے میں لگ گیا باقی دونوں ساتھی بھی اسی طرف تیزی کے ساتھ لیکن دبے پاؤں لپکے

یہاں غلے کے گٹھے کے پاس آئندہ پیش آنے والے واقعات سے بے خبر بیچارہ کسان ایک بڑے برتن میں ادھر کا اناج ادھر اٹھا اٹھا کر رکھ رہا تھا۔ یہ ادھیڑ عمر کا آدمی تھا۔ سردی کے باعث اس نے اوور کوٹ پہن رکھا تھا۔ تینوں میں سے ایک مضبوط اور توانا آدمی آگے بڑھا اور قبل اس کے کہ کسان آنے والی مصیبت کا اندازہ کر سکے وہ اس پر چیتے کی طرح ٹوٹ پڑا اور سر پر ایک ایسا ہتھوڑا جمایا کہ وہ ایک بے ساختہ آہ کی آواز نکال کر دھڑام سے زمین پر گر گیا۔ اس کا جوش سفاکی یہ دیکھ کر بھی ختم نہیں ہوا، ایک دوسرا ہاتھ مار کر یہ اس کی زندگی کا چراغ بجھا ہی دینا چاہتا تھا

لیکن دوسرے ساتھی نے سختی سے روکا۔ یہ سرتابی نہ کر سکا لیکن پھر بھی اپنی حرکت سے باز نہ آیا۔ بیہوش کسان کی اکھڑی اکھڑی سانسیں ابھی چل رہی تھیں۔ یہ اس کی طرف جھکا اور غریب کا اوورکوٹ اتار ہی لیا۔

اب یہ لوگ اناج کے کھتے سے باہر نکلے اور اس نوجوان سے آ ملے جو اب تک موٹر میں بیٹھا اس کے تاروں میں گڑبڑ کر رہا تھا جیسے ہی یہ کار میں بیٹھے اس نے جنبش کی اور ذرا دیر میں فارم کے احاطے سے باہر تھی۔ اس کا رُخ جنوب کی جانب تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے یہ کہر کے اندھیرے میں غائب ہو گئی۔

یہ سب کچھ اس قدر اچانک اور مشین کی سی تیزی سے رونما ہوا کہ اس میں کم سے کم محنت صرف ہوئی اور زیادہ سے زیادہ فوری نتائج و ثمرات حاصل کرنے کی سعی بڑی حد تک کامیاب ہوئی۔

اس حادثہ کی اطلاع بلکہ اس سے پہلے جو کچھ گزر چکا تھا اس کی روداد بھی انڈیانا میں آدھ گھنٹہ کے اندر ہی اندر پہنچ گئی۔ انڈیانا کی کھڑوالی جائے وقوع سے ۲۰ میل کے فاصلے پر مشرق کی جانب تھی اور ٹھیک اسی وقت ایک صاف ستھرے چھوٹے سے مکان میں ٹیلیفون کی گھنٹی بجنے لگی جو شہر کے مضافات میں جنوب مغرب کی طرف واقع تھا۔

ایک نوجوان اپنے گرم گرم بستر سے اٹھا اور جمائی لیتا اپنی بیوی کے بستر



کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا وہ اب تک بے خبر پڑی سو رہی تھی پھر ذرا آگے بڑھ کر اس نے فون اٹھایا اور بڑی رُکھائی سے بولنے والے کو مخاطب کیا لیکن یک بیک بڑی آمادگی اور مستعدی کے ساتھ گویا ہوا۔

"ہاں! میں ابھی جاتا ہوں" ابھی، تو آؤ!"

اور یہ کہہ کر وہ خاموش ہو گیا۔ اس نے ٹیلیفون کا چونگا پھر سے کریڈل میں رکھا اور اپنی بیوی کی طرف متوجہ ہوا جو اب تک اس گفتگو سے بے خبر خوابِ خرگوش کے مزے لے رہی تھی۔

ذرا سی چھیڑ میں اس کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے اپنے شوہر کو فون کے قریب اور اپنے پاس کھڑا دیکھ کر اس خطرہ کو محسوس کر لیا جو ہمیشہ ایسے ناوقت ٹیلیفون پر پیغامات اور ہدایات و احکام کی صورت میں رونما ہوا کرتا تھا۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ شوہر جلدی جلدی اپنے کپڑے باہر جانے کے لئے بدلنے میں مصروف تھا۔ یہ ایک دراز قامت اور جوان عمر شخص تھا۔ عمر زیادہ سے زیادہ تیس سال کی ہو گی۔ بازو بھرے بھرے، پاؤں کی پنڈلیاں ابھری ابھری، صحت مند، خوش رُو اور کار گزار قسم کا انسان۔ لباس تبدیل کرتے کرتے اس نے گفتگو کا سلسلہ بھی جاری رکھا ـــــ یہ گفتگو مختصر بھی اور کسی حد تک مبہم بھی۔ وہ کہنے لگا:

"میں باہر جا رہا ہوں۔"

وہ بولی:

"یہ تو میں بھی دیکھ رہی ہوں، لیکن کہاں؟ ــــــ کیوں جا رہے ہو؟"

اس نے پیار بھرے لہجے میں جواب دیا:

"کیتھی! تم تو سمجھتی ہی نہیں، میں اپنا فرض ادا کرنے جا رہا ہوں!"

اس کی تیوری چڑھ گئی۔

"فرض ــــ؟"

وہ بولا:

"ہاں کیتھی! ــــ جیل سے تین قیدی بھاگ کھڑے ہوئے ہیں!"

"قیدی ــــ؟"

وہ اطمینان سے اپنا لباس ٹھیک کرتا اور اپنے بدن پر اسلحہ سجاتا ہوا بولا!

"ہاں کیتھی! جیکی گرین، اس کا بھائی اور ایک دوسرا شخص رالش یہی لوگ ہیں!"

کیتھی نے سوال کیا

"یہ کب کا واقعہ ہے ڈیب؟"

ڈیب نے جواب دیا!



"زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ کی مدت گزری ہوگی ــــ مجھے امید ہے میں بہت جلد ان بدمعاشوں پر قابو پا لوں گا!"

کیتھی بولی!

"لیکن ڈیب تم نے ناشتہ بھی تو نہیں کیا!"

وہ چلتے چلتے رک گیا!

"ہاں سچ کہتی ہو میں نے ناشتہ نہیں کیا!"

وہ بولی!

"تو اتنی جلدی کیا ہے، رک جاؤ ذرا دیر، ابھی پانچ منٹ میں تیار ہوا جاتا ہے!"

وہ کہنے لگا!

"نہیں کیتھی! بہت دیر ہو جائے گی میں رک نہیں سکتا!"

بڑی معصومیت کے ساتھ وہ بولی

"تو کیا یونہی چلے جاؤ گے؟"

وہ قریب آیا اور کہنے لگا!

"نہیں یونہی نہیں جاؤں گا!"

پھر وہ جھکا! اس نے بڑے محبت بھرے انداز میں اسے دیکھا پیار کیا اور مسرور و مخمور باہر جانے کے لئے آگے بڑھنے لگا لیکن یکایک اس

کے کانوں میں کیتھی کی ابھرتی ہوئی آواز آئی!

کیا یہ جیلین گریفن، ہی تو نہیں ہے ـــــ انہی لوگوں میں ـــ؟

وہ چلتے چلتے ذرا کے ذرا ٹھٹکا، پھر بولا۔

ہاں وہی! انہی لوگوں میں ـــــ اسے بارہ سال کی سزا ہوئی ہے۔ مجھے یقین ہے وہ جیل سے سیدھا اپنے وطن کی طرف روانہ ہوگا!"

کیتھلین جھٹ پٹ بستر سے اٹھ کھڑی ہوئی اور دیپ کے ساتھ چلنے لگی، دروازہ پر پہنچ کر اس نے کہا

لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ مفرور قیدی اِدھر اُدھر کی خاک چھان کر بالکل آخر میں اپنے گھر کا رُخ کرے؟ یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سرے سے جائے ہی نہیں۔

دیپ نے اس خیال سے اختلاف کرتے ہوئے جواب دیا:

نہیں کیتھی! جیلین گریفن ضرور اپنے دیس انڈیانا کا رُخ کریگا! ان مجرموں کا حال پرندوں کا سا ہوتا ہے"!

پرندوں کا سا؟

"ہاں! ـــ جس طرح تھک ہار کر اور دوا دوش سے تنگ آکر کبوتر اپنے آشیانہ کا رُخ کرتا ہے کہ وہاں بسیرا لے کر اپنے تھکے ہوئے اعصاب کو آرام و سکون پہنچائے۔ اسی طرح ایک مجرم بھی جب قانونی شکنجہ



سے کسی طرح بچ نکلتا ہے تو سیدھا اپنے آبائی گھر کا رُخ کرتا ہے کہ وہاں پہونچ کر اپنے تھکے ہوئے دل و دماغ کو سکون پہنچائے ـــــ پھر ایک بات اور بھی تو ہے!

وہ کیا؟ کون سی بات؟

یہ کہ وہاں ایک عورت بھی ہے جس کا نام ہیلن لیمر ہے اور یقیناً اس کے پاس کافی دولت بھی ہے!

تو پھر؟ ـــــ اس سے مطلب؟

مطلب یہ کہ اگر ہیلن واقعی انڈیانا میں ہے تو میں ایک تیر سے دو شکار کروں گا بلکہ تین!"

وہ کیسے؟ ـــ کیونکر؟"

ہیلن بہترین رہنما ثابت ہوگی عورت ہے نا، کمزور، کم ہمت تھوڑے سے دباؤ میں آکر جیلین گریفن اور اس کے ساتھیوں کا سب حال بتا دے گی!

مان لیا بتا دے گی لیکن تم اس الجھن میں کیوں پڑ رہے ہو؟ حاکم شہر خود کیوں نہیں جاتا؟

وہ شہر سے باہر ہے اور میں اس کا نائب ہوں، لہذا جب وہ نہیں ہے تو مجھے اس کا کام کرنا پڑے گا!"

یہ کہہ کر دیپ نے ایک مرتبہ پھر گرم جوشی کے ساتھ کیتھلین کو پیار کیا

اور ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے سرکاری کار تک آیا جو بالکل دروازے کے سامنے کھڑی تھی۔ پھر اس نے اسے محبت بھری نگاہوں سے دیکھ کر محبت بھرے انداز میں کہا:

خدا حافظ جیلین! ـــــــ میری کامیابی کی دعا کرنا!"

اس نے کار پیچھے ہٹائی۔ اس کے بعد کار فراٹا مار کر سامنے کی سڑک پر صبا رفتاری کے ساتھ چلنے لگی۔ جیلین اس وقت تک اسے کھڑی دیکھتی رہی جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہ ہوگیا۔"



## (۲)

اور ـــــــ!

اور وہ کاسبز رنگ کی سیڈان کار ہوا سے باتیں کرتی کھیتوں کھیت رواں دواں چلی جا رہی تھی۔ جیلین گریفن وہی اوور کوٹ پہنے اسٹیرنگ کے پاس بیٹھا تھا۔ اس کا ادھیڑ عمر کا ساتھی پیچھے اس طرح جما بیٹھا تھا کہ اس کا بڑا اور بے ڈول سر دو اونچے بازوؤں کے حصار میں محصور تھا۔ جیلین کا نوعمر بھائی ہینک کار کی پچھلی سیٹ پر آنکھیں موندے عالم خیال کی سیر کر رہا تھا ہینک کی آنکھیں بند تھیں۔ لیکن نیند اس سے کوسوں دور تھی!

وہ کچھ سوچ رہا تھا۔

اسے وہ وقت یاد آ رہا تھا، جب رات کی تاریکی میں وہ رینگتا ہوا جیل کی چار دیواری سے نکل کر سو گز کا فاصلہ طے کر کے بلند و بالا دیوار پھلانگی تھی



rekhta

## (۴)

اور ـــــــ !

اور وہ کاسبز رنگ کی سیڈان کار ہوا سے باتیں کرتی کھیتوں کھیت رواں دواں چلی جا رہی تھی جیلن گرفین ڈری اوور کوٹ پہنے اسٹیرنگ کے پاس بیٹھا تھا۔ اس کا ادھیڑ عمر کا ساتھی پیچھے اس طرح جا بیٹھا تھا کہ اس کا بڑا اور بے ڈول سر دو اونچے شانوں کے حصار میں محصور تھا۔ جیلن کا ذہین بھائی بیجنک کار کی پچھلی سیٹ پر آنکھیں موندے عالم خیال کی سیر کر رہا تھا

بیجنک کی آنکھیں بند تھیں۔ لیکن نیند اس سے کوسوں دور تھی!

وہ کچھ سوچ رہا تھا

اسے وہ وقت یاد آرہا تھا، جب رات کی تاریکی میں وہ رینگتا ہوا جیل کی چار دیواری سے نکل کر سو گز کا فاصلہ طے کر کے بلند و بالا دیوار، سپاہیوں



اور بندوقوں کو پیچھے چھوڑ کر جنگل میں داخل ہوا تھا۔

اسے وہ وقت بھی یاد آرہا تھا، جب جنگل ہی میں اسے اپنے جیسے دو ساتھی تیار مل گئے تھے۔

اس کے ماتھے پر ایک گھاؤ اسی دوڑ دھوپ میں پڑ گیا تھا اور یہ گھاؤ اس وقت بڑی طرح جل رہا تھا اس میں چبھن اور ٹیس محسوس ہو رہی تھی۔ اس احساس نے اس کے بدن پر لرزہ کی سی کیفیت طاری کر دی۔ چیل کے چیخنے اور گونجتے دہشتناک اور خون کو منجمد کر دینے والے سائرن اب اس سے دور تھے، پیچھے رہ گئے تھے بہت پیچھے، اب صرف ان کی آوازوں کا تصور ہی کیا جا سکتا تھا۔ اس کے سارے بدن پر جھرجھری سی طاری تھی۔ اس کیفیت پر قابو پانے کی کوئی تدبیر اس کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی کہ یکایک اس کے کانوں میں جیلن اور دانش کے باتیں کرنے کی آواز آئی۔ دانش نے جیلن کو ٹوکتے ہوئے کہا:

"ارے تم کدھر جا رہے ہو؟ ـــــــ انڈیانا تو شمال مشرق میں ہے اور تم جا رہے ہو جنوب کی طرف ـــــــ یہ کیا لغویت ہے

جیلن نے بڑی نرمی اور ملائمت کے ساتھ جواب دیا۔

تمہارا خیال ٹھیک ہے میں جنوب ہی کی طرف جا رہا ہوں!

یہ کیوں؟ ـــــــ تم ہی نے تو کہا تھا کہ جیلن انڈیانا میں سے ہے؟"

"وہاں گیا تو تھا، لیکن اب وہ وہاں نہیں ہے۔"

"پھر کہاں چلی گئی؟"

"گزشتہ ہفتہ وہ پیٹرس برگ میں منتقل ہو گئی ہے۔ بات یہ ہے کہ ہماری جستجو ضرور ہو گی۔ اگر جیلن وہاں نہ ملی تو تلاش کرنے والے تھک ہار کر بیٹھ رہیں گے۔"

"ٹھیک! ــــ تو اب اس وقت ہم کہاں جا رہے ہیں؟"

"انڈیانا ــــ!"

"یہ کیسی پہیلی بجھا رہے ہو بھائی؟ ــــ جیلن پیٹرس برگ میں ہے، تم انڈیانا جا رہے ہو، اور وہ بھی غلط راستے سے! ــــ یہ ماجرا کیا ہے؟"

جیلن ہنسنے لگا، پھر گویا ہوا!

"ہم اپنے پکڑنے والوں کی آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہیں۔ بات یہ ہے کہ جب وہ جیلن کو وہاں نہ پائیں گے، ہم سے مایوس ہو جائیں گے ہمیں کہیں اور تلاش کریں گے اور ہم انڈیانا میں ڈٹے رہیں گے ــــ ویسے بھی وہاں ایک کام بھی ہے۔"

"لیکن راستہ تم نے کون سا اختیار کیا ہے؟"

"وہ بھی ٹھیک ہے ــــ بات یہ ہے کہ ہم ڈرتے ہوئے



شہر میں نہیں گھس سکتے، نہ شاہراہِ عام پر سے گزر سکتے ہیں۔ لہذا چکر کاٹ کر اِدھر اُدھر سے جھکائی دیتے، شمال مشرق کے راستے سے داخل ہوں گے۔"

"پھر اس کے بعد کیا کرو گے؟"

"پھر ہم کوئی الگ تھلگ، خاموش اور پُرسکون جگہ تلاش کریں گے اور وہاں اطمینان سے بیٹھ کر جیلن بیبر کو بلائیں گے۔"

"نہ جانے کیا کہہ رہے ہو؟ کچھ سمجھ میں نہیں آتا ان باتوں کا مطلب۔"

"چلتے چلو خود ہی دیکھ لو گے سب کچھ!"

"وہاں کیا کرنا پڑے گا؟"

"کرنا یہ پڑے گا کہ شہر سے بالکل باہر کسی خاموش اور سنسان لیکن صاف ستھرے مقام پر ایک خوبصورت اور خوشنما مکان لینا ہوگا۔ پھر سے عمدہ قسم کے فرنیچر سے آراستہ کریں گے۔ اس مکان کو ایسا بنا دیں گے جیسا شریف آدمیوں کے رہنے کا ایک مکان ہونا چاہئے۔ پھر جیلن سے رابطہ پیدا کریں گے اور اُسے وہیں بلا لیں گے اور اپنی ساری کلفتوں اور پریشانیوں کو بھول کر جب تک رہ سکے گا سکھ اور چین کے دن بسر کریں گے ــــ بھلے؟"

"اس کے بعد ــــ؟"

"اب چھوڑو بھی یہ بیکار باتیں، اتنے دنوں کے بعد ذرا آزادانہ سا

سانس لی ہے، کچھ دیر خوش ہو لینے دو، سوچ اڑانے دو۔ سوچنے، فکر کرنے اور اندیشہ ہائے دور دراز میں وقت ضائع کرنے کے لئے ساری عمر پڑی ہے پھر کبھی دیکھا جائے گا —— فی الحال تو بیک کر کے اس آزادی میں مخل نہ ہو۔ بھگوڑوں کو ایسے قیمتی لمحوں کی زیادہ جوش و شوق کے ساتھ جستجو ہوتی ہے۔"

پچھلی سیٹ پر ہینک بدستور لیٹا ہوا، شہر اور لمبی لمبی سانسیں لے رہا اور دانش کی باتیں سن رہا تھا۔

دانش کو شکایت تھی کہ اس کے پاس کوئی بندوق نہیں ہے اور بندوق نہ ہونے کے باعث وہ اپنے آپ کو بے بس محسوس کر رہا ہے۔ جمیل نے اس سے کہہ رکھا تھا کہ ہم لوگ شہر میں کوئی روزگار پہچان لئے جانے کے اندیشے سے نہیں حاصل کر سکتے اور نہ اپنی قیام گاہ کا کسی کو نشان بتا سکتے ہیں۔ ہینک نے سوچا جمیل کا کہنا تو ٹھیک ہے۔ لیکن وہ دانش کی طرح بے بس نہیں ہے کیونکہ اس کے پاس تو ایک ریوالور ہے جو جیل کے گارڈ سے اس کے سر پر مکا مار کر چھینا گیا تھا۔ یہی سوچتے سوچتے وہ ذرا پھیل کر لیٹ گیا۔ دانش بدستور اپنی باتوں میں مصروف تھا۔

ہینک نے کروٹ بدلی اور پھر عالم خیال میں جا پہنچا۔ جمیل کے بیان کردہ مکان کا ایک خیالی نقشہ اس کی آنکھوں کے سامنے تھا۔ دروازہ کھلنے



کی کھڑکھڑاہٹ کانوں میں گونج رہی تھی۔ کنکریٹ کا صاف ستھرا فرش، وہاں کے خوب صورت اور خوشنما قالیچے، پھر اس کے تصور میں ایک کرسی ابھری اور وہ اس آرام دہ کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ اس کے پاؤں ریشمی قالینوں میں گھسے جا رہے تھے۔ سامنے کمرے کی آراستہ پیراستہ دیواریں تھیں جو نظر فریب تصاویر سے مزین تھیں۔"

## (۳)

ہیارڈ کا مکان بہت اچھی جگہ واقع تھا کاروباری مراکز وہاں سے
بہت قریب تھے بازار کے قرب نے رہنے والوں کے لئے خرید و فروخت میں
سہولت پیدا کر دی تھی بس کا اڈہ بھی چند قدم کے فاصلہ پر تھا اور سب
سے بڑھ کر یہ کہ بالکل الگ تھلگ، جس کے باعث وہ ایک اچھا خاصا
خلوت کدہ بھی بن گیا تھا۔ اس گھر کے مکینوں کو یہاں رہتے ہوئے اٹھارہ سال
کی مدت گزر چکی تھی اور گو بظاہر ان کا احساس نہ ہو لیکن حقیقت یہ
تھی کہ ان میں سے ہر ایک اس گھر کے ایک ایک گوشے، چپے اور رواق
سے اس طرح مانوس ہو چکا تھا جیسے کوئی عزیز ایک عزیز سے ہو سکتا
ہے۔ ویسے اس مکان کے در و دیوار اور سازو سامان اسباب سے کہنگی کا
اندازہ بھی ہوتا تھا کیونکہ یہاں دو معمر ہستیاں بھی تھیں۔ ان کی جھلاہٹ



اور شرارت سے نہ صرف سازو سامان میں ابتری پیدا ہوتی رہتی تھی بلکہ ٹوٹ
پھوٹ کا سلسلہ بھی جاری تھا۔ سینڈی کی عمر دس سال کی تھی۔ زیادہ توڑ پھوڑ اسی
کی وجہ سے تھی۔ اس کی ماں ایلینور نے بار بار چاہا کہ فرنیچر بدل دے کیونکہ ڈان
شہر کے ایک بہت بڑے اسٹور کا منیجر تھا جس کی وجہ سے ایسی چیزیں خریدنے
میں کافی رعایت ہو جاتی تھی۔ لیکن ایلینور کا ارادہ عملی جامہ نہیں پہن سکا۔ اس
کا خیال تھا جو فرنیچر گھر میں ہے اس سے کام بہر حال چل جاتا ہے۔ پھر بکھیڑا
مول لینے کی ضرورت ہے۔ یہ بحث جب چھڑتی تو ایلینور اپنے شوہر
ڈان سے کہتی۔

"ابھی ایسی جلدی کیا ہے۔ سینڈی کی شادی کا وقت قریب آ رہا
ہے، پھر دیکھیں گے۔"

صبح ہو چکی تھی۔

ڈان حسب معمول دفتر جانے کے لئے سیڑھیاں اتر رہا تھا۔ اس وقت
اس کے سامنے دفتری امور کے انصرام و انتظام کے معاملات تھے جن کے
بارے میں وہ کچھ سوچ رہا تھا۔ سینڈی اور اس کے کھلنڈرے پن پر بھلا اس وقت
کچھ سوچنے کی مہلت کہاں تھی۔ وہ سینڈی کے بوائے فرینڈ چارلس رائٹ
کے خلاف بھی کچھ زیادہ سوچنے کے لئے تیار نہ تھا۔ اسے جلدی تھی اور کچھ
بگڑے ہوئے کاموں کے باعث وہ اپنے آپ پر جھنجھلا رہا تھا۔ ڈان کی

ذمہ داریوں اور کارگزاریوں کا دائرہ بہت وسیع تھا۔ اپنے اسٹور کی ہر چیز کی
دیکھ بھال اور یافت باقی کا حساب کتاب اس کے ذمہ تھا۔ اس نے کسی کالج
میں تعلیم نہیں پائی تھی۔ اس کے پاس کوئی ڈگری نہیں تھی۔ اسکول سے
نکل کر وہ اس اسٹور میں ملازم ہوا۔ پھر اپنے تجربہ اور ذہانت کی مدد سے
ترقی کر کے وہ اس اسٹور میں ملا۔ کوئی بھی اس کا دامن پکڑ کر اُسے پیچھے نہ کھینچ سکا
یہی اس کا مزاج اور کامیابی پر وہ نازاں بھی تھا اور مطمئن بھی!

لیکن یہ چارلس رائٹ جو اس آفس میں پارٹنر کی حیثیت سے کام کرتا
تھا، بالکل نوجوان، حوصلے سے بھرپور، جذبات کی جیتی جاگتی تصویر تھا
یہ چلبلا ـــــ یہ چارلس اپنا کام ذرا بھی ذمہ داری سے کرنے کا عادی نہیں تھا
دفتر کے کاموں میں اس کی غیر ذمہ دارانہ حرکتوں اور جوانی دیوانی کی سرمستیوں کی
خبریں پھیل چکی تھیں۔ موٹر دوڑ، ہوائی کلب، کھیل کود، بھڑکدار اور شوخ و شنگ
لڑکیوں سے ملنا اس کا پسندیدہ اور مرغوب ترین مشغلہ تھا۔ شراب کباب
کی محفلوں سے اس کی دلچسپی کا یہ عالم تھا کہ کیا مجال جو کوئی رنگین صبح ہاتھ سے
نکل جانے دے! ڈان چاہتا تھا وہ سنجیدہ بنے، رکھ رکھاؤ سے رہے، محنت سے
کام کرے اور سوسائٹی میں ایک مقام پیدا کرے۔ لیکن اس کی دلچسپیوں کا رخ
بالکل دوسری طرف تھا

وہ زیر لب بڑبڑایا۔



نہیں دیکھا جائے گا۔

جیسے ایک سخت گیر باپ کسی نالائق بیٹے کے بارے میں کہتا ہے۔ اس
کی بہت پسندیدگی کا فقرہ بالکل چسپاں ہو رہا تھا۔ وہ کبھی کبھی باپ کی عائد
کردہ پابندیوں کے خلاف زیر لب کہا کرتی تھی:

"ہمارے بابا جان بھی کتنے قدامت پسند ہیں ـــــ توبہ!"

باورچی خانے میں داخل ہوتے ہی اس طرح کتا یا ہوا سا ناشتہ کر رہا تھا جیسے کسی
مجرم کی سزا کھٹک رہی ہو۔ وہ دودھ سے بھرا ہوا گلاس سامنے رکھا تھا۔ جب
ڈان سامنے آیا تو اس نے نظر اٹھا کر باپ کو دیکھا۔ الینور بھی ساتھ آگئی
تھی۔ اس نے جلدی جلدی گوشت کے پارچے اور انڈے تیار کیے۔ پھر
ڈان کے سامنے رکھ دیے اور خود بھی پاس آکر بیٹھ گئی۔ ناشتہ کی میز پر گفتگو
کا آغاز کرتے ہوئے وہ بولی:

"آج سلی نہیں آئی شاید بیمار ہے بیچاری!"

سلی اس گھر کی خادمہ تھی، جو ہفتہ میں تین دن پابندی سے اس
گھر کا کام کیا کرتی تھی۔

ڈان نے لقمہ منہ میں رکھتے ہوئے کہا

"ارے آج پھر! ـــــ شراب کی لت تو نہیں غالب
ہے۔"

دودھ کے گلاس سے نظر ہٹا کر رالفی نے باپ کو دیکھا پھر شرمیلے

پن سے بولا:

"نہیں ابا جان! وہ بے چاری بھلا پتنا بالا کیا جانے؟"

ڈان کے کان اس جملے پر کھڑے ہوئے اس نے بیوی سے پوچھا:

"اس لونڈے نے یہ چٹ پٹ بولنے کی باتیں کہاں سے سیکھ لیں؟"

ٹوسٹ پر مکھن لگاتے ہوئے الینور نے جواب دیا:

"تم کیا جانو، بڑا شریر ہو گیا ہے۔ یہ رالفی دن بھر ملازموں کی کہانیاں پڑھتا ہے اور ہنسی دل لگی کی باتیں کرتا رہتا ہے۔ پھر اپنی گورنس بھی ایک عجیب حیثیت ہے، اس سے بھی یہ اس طرح کی باتیں سیکھتا رہتا ہے۔"

"کیوں بیٹے لڑکے! کچھ سمجھتا بھی ہے پتنا بالا نے کا کیا مطلب ہوا؟"

وہ مسکراتا ہوا بولا:

"ہاں! کیوں نہیں جانتا؟ وہ ہماری آیا ہے نا مسلی! وہ بڑی نیک ہے۔ مجھے گرما گرم دودھ پینے کا بہت شوق ہے۔ مجھے دیکھتے ہی گلاس میں دودھ بھر لا اور سامنے لے آئی۔"

یہ باتیں سن کر الینور نے ایک قہقہہ لگایا۔ رالفی اٹھ کر ماں کے پاس آیا، اس کے گلے میں اور بھورے بالوں کو بوسہ دیا۔ سنجیدہ نگاہوں سے باپ کی طرف دیکھا، سیلوٹ کیا اور دوڑ گیا وہ ہو گیا۔



الینور نے پوچھا:

"کہاں جا رہا ہے تو؟"

وہ جاتے جاتے بولا:

"ذرا اپنی بائیسکل پر سیر کرنے جاؤں گا۔"

یہ کہہ کر وہ چلتا ہوا کمرے سے باہر نکلا، گیراج کا دروازہ کھولا، بائیسکل لی اور رفو چکر ہو گیا۔

الینور نے کہا:

"رالفی اب سیانا ہو گیا ہے لیکن بچپن کی باتیں ابھی تک نہیں گئیں۔"

ڈان نے جواب دیا:

"ہاں میں بھی کچھ ایسا ہی محسوس کرتا ہوں۔"

الینور نے اپنے شوہر ڈان پر ایک نظر ڈالی، جو مضبوط تن و توش اور خوبصورت قد و قامت کا مالک تھا۔ اس کی نیلی آنکھوں میں وہ ہمیشہ ایک طرح کی کشش سی محسوس کرتی رہتی تھی۔ اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا:

"اور ہاں بھول گئے تم تو؟"

"کیا ۔۔۔" ڈان نے پوچھا۔

"ہماری سینڈی اپنی سالگرہ کی تیاریاں کر رہی ہے ۔۔۔ جلسہ دھوم دھام سے؟"

ڈوان نے جواب دیا:

"کرنے دو! میں اس کا دل میلا نہیں کرنا چاہتا۔ وہ جو کچھ کرنا چاہے پوری پوری اجازت ہے!"

یہ باتیں سن کر الینور کے چہرے پر بشاشت کی ایک لہر دوڑ گئی۔ ڈوان باہر جانے کے لیے اٹھا۔ الینور کے قریب آیا۔ اسے پیار کیا اور پچھلے دروازہ سے باہر چلا گیا۔

ڈوان کے جانے کے بعد الینور، گھر کو ٹھیک کرنے میں لگ گئی۔ وہ چاہتی تھی کہ سینڈی کی اس تقریب کے سلسلہ میں کسی طرح کی کوتاہی باقی نہ رہ جائے۔ اس کا جی چاہا کہ اس موقع پر چارلس ڈانٹ کو بھی مدعو کرے لیکن جانتی تھی ڈوان اس خیال کو پسند نہیں کرے گا۔ اس لئے چپ ہو رہی، اور ریڈیو کھول کر خبریں سننے لگی۔

تقریباً پانچ منٹ تک وہ خبریں سنتی رہی۔ اس دوران میں اس نے یہ خبر بھی سنی کہ جیل سے تین مجرم نکل بھاگے ہیں۔ یہ مسلح اور خوفناک لوگ ہیں لیکن اس خبر کو اس نے کوئی اہمیت نہیں دی۔ پھر اس کے کانوں میں سینڈی کے زینے سے اترنے کی آواز آئی۔ الینور نے ریڈیو بند کر دیا۔ سینڈی باہر نکل گئی۔ پھر پوری یکسوئی کے ساتھ اپنے کام میں لگ گئی۔ سچ پوچھئے تو اس کا روز کا حساب شروع ہوا تھا۔



## (۴)

ڈنڈیانا کے حاکم شہر کے دفتر میں آج صبح ہی سے بڑی سرگرمی اور مستعدی کے آثار نظر آ رہے تھے۔ ڈریپ صبح تڑکے یہاں پہنچ گیا تھا اور آتے ہی اس نے سفروپی جیل کے بارے میں تگ و دو شروع کر دی تھی۔ شہر کے تھانوں میں، اخبارات کے دفاتر میں اور دوسرے مقامات پر باقاعدہ یہ خبر پہنچا دی تھی کہ ہرے رنگ کی سیڈان کار ڈیڑھ رات کے ایک بجے سے تین جرائم پیشہ لوگوں نے چرا لی ہے اور اسی پر بیٹھ کر وہ فرار ہوئے ہیں۔

دفتر میں آنے کے بعد ڈریپ ایک منٹ کے لئے بھی نچلا نہیں بیٹھا۔ اس کی ہدایات کے مطابق جتنی عام اور بڑی گزرگاہیں تھیں، ان سب پر چوکی پہرہ بٹھا دیا گیا کہ اگر بھگوڑے مجرم ادھر سے گزریں تو فوراً دھر لئے جائیں۔ جتنی احتیاطی تدبیریں ممکن ہو سکتی تھیں وہ سب کر لی گئیں اور اس کے بعد وہ

بھی امکان باقی نہیں رہا کہ مجرم اگر ادھر سے گزریں گے تو صحیح سلامت نکل جائیں گے ___ لیکن اس سرگرمی اور مستعدی کے باوجود جہاں تک ڈیب کا تعلق تھا، وہ مطمئن نہیں تھا۔ اس کے دل میں رہ رہ کر یہ خیال آرہا تھا کہ ابھی تک ان مجرموں کی گرفتاری کے سلسلہ میں وہ سب کچھ نہیں کیا جا سکا، جس کی ضرورت تھی۔

سارا دن اسی طرح گذر گیا۔ ریڈیو پر دس بجے شب کی خبریں سننے کے بعد چچا فرینک نے اسے فون کیا اور اس واقعہ پر اپنی فکر و تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مزید حالات دریافت کرنا چاہے۔ ڈیب نے اطمینان دلاتے ہوئے کہا:

آپ ذرا بھی فکر نہ کریں، ہمارے انتظامات میں کوئی نقص نہیں ہے مجرم نکل نہیں سکتے، وہ پکڑے جائیں گے اور کیفر کردار کو پہنچ کر رہیں گے ___ بالکل اطمینان سے سو جائیے۔

دفتر میں ڈیب کا شریک کار ڈام وسٹن بھی بیٹھا ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا۔ اس نے پوچھا:

کیا یہ فون فرینک کا تھا!

ڈیب نے جواب دیا

ہاں، وہی بول رہے تھے۔



کیا کہہ رہے تھے؟"

کچھ نہیں ___ ان مفرور مجرموں کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے اور اس درجہ جوش میں بھرے تھے کہ خود میدان میں اتر آنے کو تیار تھے مع اپنے حوالیوں موالیوں کے!

ڈام نے اعتراض کیا:

یہ بات تھی تو تم نے انہیں آرام سے سو جانے کا مشورہ دے ڈالا دیا؟ عجیب آدمی ہو؟"

ڈیب نے جواب دیا۔

بات یہ ہے بھائی کہ چچا فرینک جہاں ہیں، انہیں وہیں رہنا چاہیے وہاں ان کے سپرد جو کام ہے، اسے چھوڑ کر ان کا یہاں چلا آنا کسی طرح بھی مناسب نہیں۔ میرے خیال میں ان کا ڈیوٹی پر رہنا بہ نسبت جیل کے گرفتی کے پیچھے پڑنے کے زیادہ کارآمد ہے۔"

ڈام وسٹن نے میز پر سے کاغذات کا ایک بنڈل اٹھاتے ہوئے ہمدردی آمیز لب و لہجہ میں کہا:

"کچھ پتا نہیں چچا فرینک کس عالم میں ہیں؟"

ڈام وسٹن دفتر سے اٹھ کر جب باہر جانے لگا اور برآمدے میں پہنچا تو ڈیب نے اُسے گھورتے ہوئے خود سے

کہا:

"وہ شخص قابلِ ملامت نہیں ہے۔ قابلِ نفرت و ملامت تو وہ مفرور (جیلن گریفن) ہے جو اس حادثہ کا ذمہ دار ہے جس نے فرینک کو اپاہج بنا دیا۔"

واقعہ بھلا فراموش ہو سکتا ہے۔ جب جیلن گریفن ایک ہوٹل کے کمرے برآمد ہوا تھا تو چچا فرینک اس کی کار کے بالکل عقب میں ایستادہ تھے۔ وہ اگرچہ وردی میں ملبوس تھے لیکن اتنے بوڑھے اور نحیف تھے کہ بظاہر وہ اس شخص کا سامنا نہیں کر سکتے تھے، جس کے ہاتھ میں ریوالور تھا اور جو لیکن انھوں نے ذرا پروا نہ کی جیلن گریفن کو دیکھتے ہی پہچان لیا۔ اور چلا کر چیخنا شروع کر دیا جیلن گریفن نے ایک لمحہ بھی تامل کئے بغیر فائر کر دیا۔ دو گولیاں سنسناتی ہوئی آئیں اور فرینک کے داہنے بازو میں پیوست ہو گئیں اور زخمی رگ سے خون کے فوارے بہنے لگے مجروح ہاتھ ناکارہ ہو کر جھولنے لگا تھا۔

جس وقت یہ واقعہ ہوا ڈیب نے تعجب حیرت اور اضطراب کے ساتھ فرینک کی آہ و زاری اور فریاد و فغاں کی آواز سنی فرینک ایک چھوٹے بچے کی طرح چلا رہا تھا۔ اس اثنا میں جیلن گریفن دروازہ کے اندر گھس آیا۔ ایک طرف فرینک زمین پر تشنج کی حالت میں پڑا ایڑیاں رگڑ رہا تھا دوسری طرف جیلن گریفن نے پستول شرک پھینک کر اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کر دیا۔ ڈیب سامنے آیا اور اس نے اس غنڈے جیلن گریفن کو



جو دبکا کھڑا تھا، ایک جھٹکا دے کر گرفتار کر لیا۔ ایک ٹھوکر لگائی اور اس کے خوبصورت چہرے پر ایک زبردست چانٹا جڑ دیا اس کارروائی سے ڈیب کی آتشِ غضب کسی حد تک کم ہو گئی تھی اور اس نے وقتی طور پر ایک طرح کا سکون سا محسوس کیا تھا!

اس واقعہ کو دو سال کی مدت گزر چکی تھی!

لیکن یہ واقعہ جب بھی یاد آجاتا اس کا چہرہ زرد پڑ جاتا اور بدن میں ایک طرح کی سنسنی سی دوڑ جاتی۔ اسے یاد آجاتا کہ ہاتھ کے ناکارہ ہو جانے کے باعث چچا فرینک نے پولیس کی ملازمت ترک کر دی تھی پھر سے جیلن گریفن کی گرفتاری، عدالت میں پیشی اور سزا یابی کا واقعہ بھی یاد آگیا۔ عدالت کے کٹہرے میں اس کے ساتھ اس کا زخمی چچا بھی تھا جو پہلے تو مسکراتا رہا لیکن حکم سزا سننے کے بعد اس پر لرزہ طاری ہو گیا تھا۔ البتہ جیلن گریفن کے تیور میں فرق نہیں آیا۔ وہ ویسا ہی ہشاش بشاش تھا۔ اس کی یہ سزا یابی پہلی نہیں تھی۔ اس سے قبل بھی دو مرتبہ وہ لمبی لمبی سزائیں بھگت چکا تھا۔

یہی باتیں سوچتے سوچتے ہتھیلیوں سے رگڑ رگڑ کر گردن کا پسینہ پونچھتا ڈیب اٹھ کھڑا ہوا اور دفتر سے سیدھا اسٹیشن میں چلا گیا۔ جہاں ٹھنڈے وان لوون موجود تھا اس نے ڈیب کو ناک بھوں چڑھاتے پریشان اور دل گرفتہ آتا دیکھ کر ہنستے ہوئے کہا!

"سنتے ہو دیب۔ ہم نے تو اس ہیلین ٹیمر کے لئے ایک ایک کونہ
چھان مارا لیکن کمبخت کا کہیں بھی پتہ چلا ہو۔ میرا خیال تو یہ ہے کہ وہ یہاں نہیں
ہے اور وہ لوگ بھی جہاں وہ گئی ہے، اسی طرف گئے ہیں۔ جو ہو خیر بھی
ادھر سے گزری ہم نے تاک جھانک میں کوئی کسر نہیں رکھی، لیکن وہ کسی
میں تمہیں ہی نہیں ملتے کہاں سے؟"

دیب نے کوئی جواب نہیں دیا وان ڈورن نے دزدیدہ نظر
سے اسے دیکھتے ہوئے چھیڑنے کے لہجے میں کہا۔

"بہت پریشان نظر آتے ہو، کیا بات ہے؟"

"نہیں کوئی خاص بات تو نہیں۔"

کہنے کو تو دیب نے کہہ دیا کہ کوئی خاص بات نہیں، لیکن حقیقت
یہ تھی کہ وہ کیتھیلین کے بارے میں سخت پریشان تھا۔ طرح طرح کے
اندیشے اور وہم آتے تھے ذرا دیر کے بعد اس نے یکایک فون کا چونگا
اٹھایا، اور اپنے دفتر میں ٹام پوسٹن کو مخاطب کیا۔

"سنتے ہو ٹام، اور ہاں سستی سے کام نہ لینا فوراً ایک کا ریگر بھیج
کر کیتھیلین کو بلا لو۔ آدمی کو بتا دینا کہ اس سے کہہ دے میں نے بلایا ہے۔ کوئی
ایسی بات نہ کہہ دینا جس سے کیتھی سمجھ جائے۔" ۔۔ دیب ٹام سے یہ باتیں کر رہا
تھا اور اس کی آنکھوں کے سامنے اختتام کے بعد سے ہیرو جیلین کی تصویر گھوم رہی تھی



# (۵)

الینور لیارڈ اس وقت بہت مطمئن تھی۔ رانی اسکول جا چکا تھا
اور سہ پہر تک سے آرام ہی آرام تھا۔ کوئی شرارت کرنے والا تھا نہ شور غل
اور ہنگامہ کا مظاہرہ کرنے والا۔

اتنے میں ایک آدمی نمودار ہوا اس کے ہونٹوں پر ایک طرح کا
معذرت آمیز تبسم اپنی مداخلت بے جا کے سبب کھیل رہا تھا۔ وہ انداز
اطوار سے کچھ ایسا مضحکہ خیز نظر آ رہا تھا کہ الینور بھی اپنی مسکراہٹ اسے
دیکھ کر نہ ضبط کر سکی۔ اس آدمی نے سرگوشی کے انداز میں کہا۔

"اس زحمت دہی پر بہت نادم ہوں محترمہ مگر شاید میں راستہ
بھول کر ادھر آ نکلا ہوں۔"

یہ کہتے کہتے وہ آدمی خاموش ہو گیا۔ یکایک اس کے چہرے پر ایک طرح

کی پُراسرار کیفیت پیدا ہوگئی۔ الینور غیر ارادی طور پر اُسے گھور کر دیکھنے لگی۔ اس کے
بعد جو کچھ ہوا وہ اس سرعت سے ہوا کہ اچانک اس نے ذہنی اور جسمانی طور پر کچھ
وقت کے لئے الینور کو مفلوج کر دیا۔ اس کے ٹھیک پیچھے کا دروازہ کھلنے کی آواز سنی
پھر دروازہ بند ہوگیا۔ ایک پختہ عمر کا آدمی اندر داخل ہوا اور زینہ کا راستہ روک کر کھڑا ہوگیا
پھر ایک تیسرا آدمی جو ان دونوں سے عمر میں چھوٹا تھا داخل ہوا اس کے ہاتھ میں پستول
تھا اور وہ آکر الینور کے قریب کھڑا ہوگیا۔ الینور پر اس وقت سراسیمگی کی کیفیت طاری
تھی۔ چیخ کر وہ مردوں کو مدد کے لئے بلا سکتی تھی نہ بھاگ کر اپنی جان بچا سکتی تھی۔
نوجوان نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا: اگر منہ سے ذرا بھی آواز نکلی تو
یاد رکھئے کہ لڑکا ڈالفی اسکول سے واپس آکر دیکھے بجائے آپ کی لاش کا نظارہ کرے گا
الینور خاموش رہی۔ وہ نوجوان الینور پر نظر ڈالے بغیر گویا ہوا۔
سب کچھ ٹھیک ہے جیلن؟
اور پھر اس کے بعد کچھ کہے بغیر وہ ڈرائنگ روم سے ہٹتا ہوا اور چلا میں چلا گیا
تھوڑی دیر کے بعد الینور کے کان میں پچھلا دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی
آواز آئی پھر ایسا معلوم ہوا جیسے کوئی موٹر آئی ہے اس کے بعد اس نے انجن گرج
کا آرہی دروازہ کھلنے کی آواز سنی
اس اثنا میں وہ پختہ عمر کا آدمی آگے بڑھا اس نے ڈان کا ایک سوٹ کیس
کو کھلتے پر قبضہ لیا۔ اس کے چہرے پر وحشیانہ رعونت تھی لیکن ... مال غنیمت پاکر



فورا کے قدر مسرت کی لہر دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی پھر وہ طنزیہ لہجہ میں بولا
گھر تو بالکل خالی ہے بیگم صاحبہ! الینور کے سوا اور کوئی یہاں ہے نہیں؟
ڈان کے خوبصورت سے سوٹ کو اس آدمی کے شانے پر دیکھ کر الینور کو اپنے
شوہر کا خیال آیا بلند بالا قامت، خاموش طبع کسی حالت میں بھی مشتعل نہ ہونے
والا انسان اس کے مقابلہ میں یہ چھائی ہوئی نظروں سے گھورنے والا انسان کچھ
عجیب طرح کا لگ رہا تھا۔
جیلن گرفن نے کہا:
دانش اندر آجاؤ اور دیکھتے رہو سامنے سے کوئی آتو نہیں رہا ہے
دانش نے اپنی نظریں الینور پر سے ہٹالیں اور سامنے کی طرف دیکھنے لگا
پچھلا دروازہ پھر کھلا اور بند ہوگیا تینوں آدمی اطمینان سے اس گھر میں جم گئے کا دیا ڈر
کے کمرے میں چھپا دی ——— جیلن نے الینور سے کہا
سنتی ہیں آپ؟ ——— ہم کسی کو تکلیف پہونچانا نہیں چاہتے کسی کو اذیت
دینا بھی ہمارا مقصد نہیں ہے لیکن ہمارے کام میں رکاوٹ بھی نہ پڑنی چاہیے ورنہ
پھر ہم سے برا کوئی نہ ہوگا یاد رکھئے آپ کا بچہ اب سا شکل پر آتا ہی ہوگا سب سے
پہلے اس کی گردن ناپی جائے گی۔
گھبرائے ہوئے لہجے میں الینور نے پوچھا
آخر آپ چاہتے کیا ہیں؟ ——— میں کیا کروں؟ آپ کی کیا مرضی ہے؟

وہ مسکراتا ہوا بولا!

ہاں ہمیں اطاعت چاہیے، آپ کا طرزِ عمل ٹھیک ہے مگر آپ کے گھر کے دوسرے افراد بھی ایسے معقول نکلے جیسی آپ ہیں، تو خیریت ہی خیریت ہے پھر کوئی اندیشہ نہیں۔ آپ کو ہماری طرف سے ہیڈ کوارٹر میں ٹرنک کال کرنا پڑے گی۔

حسبِ ہدایت ٹیلیفون کی میز کے پاس پہنچ کر الینور نے آپریٹر سے کہا کہ ہیڈ کوارٹر میں ایک کال بک کرانا چاہتی ہے ——

اور ٹھیک اسی وقت دیب اپنے محکمے کے افسر سے کہہ رہا تھا

ہیڈ کوارٹر —— ہیلن لیئر کا وہاں پتا چل گیا؟

ماہوتسن نے جو سامنے کی میز پر بیٹھا کام کر رہا تھا، پوچھا!

کیا واقعی ہیلن ہاتھ آگئی؟

دیب نے جواب دیا!

ہاں کوئی گھنٹہ بھر ہوا ہیڈ کوارٹر میں اس کا پتا چل گیا۔ ہوٹل والوں سے بھی پوچھ گچھ کی جا رہی ہے لیکن اس کا کوئی فون کہیں سے نہیں آیا کم از کم ہوٹل میں تو نہیں، حالانکہ آنا چاہیے تھا۔ بغیر فون کیے یہ جگہ کر اس سے نہیں مل سکتے لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ فون کرنے میں اس نے مصلحت نہ دیکھی ہو! —— بہرحال نگرانی کی جا رہی ہے اور اب



تک وہ جھگڑے ہاتھ نہیں لگے، ڈاکو دی کا کچھ پتہ چلا۔

ادھر یہ باتیں ہو رہی تھیں، ادھر پیلو ہڑے کے مکان میں جیسی گڑبڑ ابھر رہی تھی اس کے ساتھ ڈاکٹر الینور بھی بہت الجھی ہوئی تھی، آخر میں سہ پہر کا وقت ہو گیا اور داعی ٹھیک اسی وقت پر گھر پہنچ گیا لیکن الینور نے اسے گھر کے اندر نہیں داخل ہونے دیا دروازے ہی پر سے رخصت کر دیا۔ وہ والدانہ شفقت کے ساتھ اس سے گویا ہوئی۔

"بیٹے! آج میرے سر میں غضب کا درد ہو رہا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے پھٹ جائے گا۔ مجھے اس وقت بالکل سکون چاہیے۔ کوئی بات بھی کرتا ہے تو کلیجہ جلا جاتا ہے تم ایسا کرو، جاؤ اپنے ساتھیوں اور دوستوں کے ساتھ کھیلو، رات کو اطمینان سے کھانے کے وقت آجانا، خدا حافظ، جاؤ بس چلے جاؤ۔

لیکن داعی کے کھانے کا ابھی تو وقت تھا نہیں ڈاکٹر مرغوب و محبوب ہے، لیکن کھانا تو اس پر قربان نہیں کیا جا سکتا! اس نے کہا!

"مگر مجھے بھوک لگی ہے، کھا لوں تو چلا جاؤں گا۔"

الینور نے کہا!

نہیں میرے بچے! او، جیسے کسی ریسٹوران میں کوئی چیز لے کر کھا لینا، کہہ تو رہی ہوں سر درد کر رہا ہے، تمہارے لیے کھانا کیسے پکا سکتی بھلا؟"

اب تو رالفی کی امید ہو گئی ماں سے پیسے لے خوشی کا جھونکا جو ترپتے اتنا بالکل پکڑی اور چلتا ہو گیا۔

رالفی کے جانے کے بعد جیلن گریفن نے پستول جیب میں رکھتے ہوئے کہا:

"بہت خوب ——— بہت اچھا پارٹ ادا کیا آپ نے اس وقت، جی خوش ہو گیا!"

الینور نے کوئی جواب نہیں دیا وہ اس وقت جس مصیبت میں مبتلا تھی اس نے اس کی قوت گویائی سلب کر لی تھی۔

کوئی ساڑھے پانچ بجے شام کے قریب سینڈی گھر میں داخل ہوئی۔ الینور اب تک گم صم صوفے پر بیٹھی تھی۔ جیلن گریفن سیٹ کے قریب کھڑا تھا پستول اس کے ہاتھ میں تھا۔ رالفی گھر کے پچھلے حصہ میں جو کمرہ تھا وہاں وہ کھڑکی کی نشست پر باہر تک رہا تھا اگر کوئی آ رہا ہو تو وہ کوئی بات نہ جائے تیسرا آدمی یعنی جیلن گریفن کا چھوٹا بھائی ریک باورچی خانہ میں موجود تھا۔ کان ریڈیو کی خبروں پر لگے تھے اور آنکھیں پچھلے حصہ کی نگرانی کر رہی تھیں۔

سینڈی کا خوب صورت چیک کا کوٹ ہوا سے ذرا اڑ رہا تھا اس کے نرم ملائم اور دلکش بال لہرا رہے تھے، وہ کمرہ میں داخل ہوئی الینور نے رالفی کی طرح اسے بھی روکنے کی کوشش کی لیکن وہ اندر آ ہی گئی اس نے



ایک نظر ماں پر ڈالی، ایک جیلن گریفن پر۔ جیلن نے اس سے مخاطب کرتے ہوئے کہا:

"آؤ سینڈی اندر آ جاؤ!"

سینڈی نے یہ عجیب و غریب منظر جو دیکھا تو ٹھٹھک گئی اور واپس بھاگی

جیلن نے کہا:

"کوئی حرج نہیں چلی جاؤ لیکن تمہاری ماں کی جان تو بہر حال میرے قبضہ میں ہے!"

یہ سنتے ہی سینڈی کے پاؤں لڑکھڑا گئے ادھر رالفی بھی راستہ روک کر کھڑا ہو گیا، وہ پھر واپس آ گئی، اس نے رالفی پر ایک حقارت کی نظر ڈالی اور جیلن گریفن کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی وہ تمسخر کے انداز میں ہنسا اور گویا ہوا:

"لڑکی! یہ تم نے بہت اچھا کیا کہ واپس آ گئیں"

پھر اس کی نظر سینڈی کے گلاب سے ترو تازہ اور شاداب چہرے پر پڑی، تمسخر کی کیفیت جاتی رہی وہ سنجیدہ ہو گیا

سینڈی نے کسی طرح بے چینی ظاہر ہونے نہ دی گو وہ ڈر گئی تھی اس نے جیلن گریفن کو نگاہ بھر کر غصے سے دیکھا اور پوچھا

"تم کیا چاہتے ہو؟"

سینڈی کے چہرے سے نظر ہٹائے بغیر جیلن نے دانش سے کہا
"جاؤ تم اپنی جگہ جاؤ، وہیں کھڑکی کے پاس کھڑے ہو کر آنے والوں کو دیکھتے رہو!"

دانش مڑا اور مکان کے عقبی حصے والے کمرے میں چلا گیا۔

پھر جیلن نے سینڈی سے کہا:

"بیٹھ جاؤ اور مجھے موقع دو کہ زندگی کے کچھ حقائق بے نقاب کر سکوں۔ تمہیں نہیں معلوم، ابھی تھوڑی دیر میں کیا ہونے والا ہے کیا کچھ ہو سکتا ہے، تمہارے چھوٹے بھائی پر، تمہاری ماں پر، نیز تمہارے باپ پر بھی پر کیا گزر سکتی ہے؟ اچھا یہ کوٹ اتار کر ٹانگ دو اور اطمینان سے ادھر آ کر بیٹھ جاؤ؟"

سینڈی نے جیلن کا حکم نہیں مانا۔ وہ کوٹ پہنے رہی۔ اس نے ایک نظر ماں پر ڈالی پھر اطمینان سے سگریٹ سلگایا اور خاموشی کے ساتھ بیٹھ گئی پھر ماں سے پوچھا:

"ان انسان نما جانوروں کو یہاں آئے کتنی دیر ہوئی ہے؟"

سینڈی کی یہ بات سن کر جیلن نے ایک زوردار قہقہہ لگایا

ویلنور نے جواب دیا:

"یہ لوگ دوپہر سے آئے ہوئے ہیں، ایک تیسرا آدمی بھی ہے جو باورچی خانہ



میں ہے؟"

سینڈی نے سگریٹ کا کش لگاتے ہوئے کہا:

"دوسرے لفظوں میں مطلب یہ ہوا کہ ہمارا گھر آج گھر نہیں، ان جانوروں کی وجہ سے مویشی خانہ بن گیا ہے۔"

جیلن اٹھ کر کھڑا ہو گیا، کرسی آتشدان تک وہ کھڑا ہوا کچھ سوچتا رہا، پھر باورچی خانہ کی طرف چلا گیا، جہاں سے ریڈیو کے کھڑکھڑانے کی آواز آ رہی تھی۔

جیلن وہاں اس وقت تک رہا، جب تک ایلینور کے کانوں میں کسی کے آنے کی آہٹ نہ آئی اور یہ آہٹ پاتے ہی شدت جذبات سے وہ بے خود ہو گئی۔ وہ جانتی تھی یہ آنے والا ڈان کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا۔ اتنے میں دانش اپنے کمرے سے چیخا:

"گریفن ——!"

جیلن گریفن نے کہا:

"خاموش —————— خبردار کسی کے منہ سے آواز نہ نکلے!"

ایلینور سر جھکائے گم صم بیٹھی رہی

اتنے میں دانش کی آواز آئی:

وہ گرہ کھولنے کی کوشش کر رہا ہے ــــــ کیا میں اسے گرفتار
گرفتار کر لوں؟"

جیلن نے جواب دیا:

"وہ اندر ہی آ رہے گا۔ گرفتار کرنے اور پکڑنے کی ضرورت نہیں ہے"

پھر ذرا بلند آواز میں اس نے کہا

ہینکی! تم بھی دیکھ بھال کر کے ہو یا نہیں

باورچی خانہ سے ہینکی نے جواب دیا:

"وہ ادھر سے نہیں آ رہا ہے۔"

الیشو کی پریشانی اور بے کلی کی اس وقت کوئی انتہا نہیں تھی وہ ان قدموں کی چاپ سن رہی تھی جن سے وہ مانوس تھی وہ تین زینے جب ڈان چڑھ چکا تو جیلن گرلفن نے پستول تان لیا اور دروازہ پر شانہ باندھ کر کھڑا ہو گیا

ڈان کی نظر سب سے پہلے اپنی بیوی پر پڑی، جس کا چہرہ زرد ہو رہا تھا اور جو سہمی ہوئی بیٹھی تھی۔ اس حالت میں اسے دیکھتے ہی کھٹک کر وہیں ٹھٹکا ہو گیا پھر اس کی نظر اپنی بیٹی سینڈی پر پڑی، جس کے چہرے پر غصہ اور نفاست کے آثار تھے۔ ہال میں روشنی نہ ہونے کے برابر تھی پھر بھی اس نے جیلن گرلفن کو، اور اس کے ہاتھ میں چمکتے ہوئے پستول کو دیکھ لیا اور قبل اس کے کہ حاضرین میں سے کوئی اپنی جگہ سے اٹھے یا بولے سارا واقعہ اس کی سمجھ



میں آ گیا۔ ابھی رنگی کار ڈرائیو کرتے ہوئے اس نے ریڈیو پر جو خبریں سنی تھیں وہ یاد آ گئیں۔ وہ اپنی حماقت پر کڑھ رہا تھا کہ اپنے گیراج میں گہرے رنگ کی سیڈان کار دیکھ کر بھی وہ حقیقت حال نہ سمجھ سکا۔ لیکن اب پچھتانے سے کیا ہوتا تھا:

ڈان نے استقلال، متانت اور بے خوفی کے ساتھ کہا:

"گرلفن! میری تجویز یہ ہے کہ اپنا پستول الگ رکھ دو۔ اگر تم نے فائر کیا تو سمجھ لو چند لمحوں کے اندر آس پاس کے سارے لوگ جمع ہو جائیں گے۔"

ڈان نے جتنی گروہ سے کسی کو آتا ہوا محسوس کیا لیکن جیلن گرلفن پر نظر جمائے رہا اور کہا:

"یہ تو بتاؤ آخر تمہارا مقصد کیا ہے، تم چاہتے کیا ہو؟"

جیلن گرلفن نے جواب دیا:

"میں کسی کو اذیت دینا نہیں چاہتا۔ یہ بتاؤ تم کیا چاہتے ہو؟"

اگرچہ پستول کی نال سامنے تھی لیکن ڈان آگے بڑھا، اپنی بیوی کے پاس پہنچ کر اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور کہا

"میں تو بس اتنا ہی چاہتا تھا"

ڈان کی اس بے ساختہ حرکت پر جیلن بے تحاشا ہنس پڑا جس کے ہاتھ میں پستول تھا وہ اس نے جھکا لیا۔ پھر کہنے لگا:

"اب تم راہ راست پر آتے نظر آتے ہو۔ میں بھی چاہتا ہوں کہ صاف

صاف باتیں کروں؟"

کمرہ پر خاموشی چھائی ہوئی تھی، ڈان چپ چاپ بیٹھا تھا۔ جیلن گرلفن بلی کی طرح کبھی ٹہلنے پاؤں کبھی تیزی سے لپک کر گھورتا ہوا چہل قدمی کر رہا تھا۔ وہ ایسے سدھے ہوئے اور متوازن لب و لہجہ میں گفتگو کر رہا تھا جیسے وہ بہت دن پہلے یہ طے کر چکا ہے کہ اس موقع پر اسے کیا کہنا اور کیا کرنا ہے۔ ڈان بے بسی کے لوٹے احساس کے ساتھ اس طرح جا بیٹھا تھا، جیسے اس نے کوئی سن کر دینے والی دوا استعمال کر لی ہو۔ اسے بتایا گیا کہ ہم لوگ جو کچھ چاہتے ہیں وہ صرف یہ ہے کہ آدھی رات یا زیادہ سے زیادہ صبح تک کے لئے اس محفوظ مقام پر بغیر کسی خطرہ سے دوچار ہوئے رہ سکیں۔ روپیہ کا انتظام ہے جو بہت جلد ہمارے پاس پہنچ جانے والا ہے اس کے آتے ہی ہم یہاں سے روانہ ہو جاتے ہیں اور اس اثناء میں ہلیارڈ ہاؤس کی زندگی معمول کے مطابق جاری رہنی چاہیے۔"

یہ سب کچھ بتانے کے بعد جیلن نے ایک ایکٹر کی طرح پوز بناتے ہوئے کہا:

"ہاں تو حضرات! یہ بات دھیان میں رہے، اس کی خلاف ورزی نہیں ہونی چاہیے!"

اور اس کے بعد پھر وہ ایک اداکار کی طرح کمرہ میں گھومنے لگا۔ اس



طرح چوکنا ہو کر قدم رکھ رہا تھا اور اس کے چہرے پر کچھ اس طرح کے تاثرات نمایاں تھے جیسے کیمرہ کے سامنے شوٹنگ ہو رہی ہے اور اس کی تصویر بنائی جا رہی ہے اور اس کی وہ تصویر ویسی ہی بن رہی ہے جیسی اپنے دماغ کے کیمرہ میں وہ خود کھینچ چکا ہے۔ ڈان چپ چاپ بیٹھا اس کی نقل و حرکت دیکھ رہا تھا اور محسوس کر رہا تھا کہ یہ خالی خولی دھمکیاں نہیں ہیں واقعی اگر اس کی ہدایات کی ذرا سی بھی خلاف ورزی ہوئی تو یہ شخص پستول چلا دے گا اور سارے گھر کا صفایا کر دے گا۔ ڈان ایسا محسوس کر رہا تھا جیسے اس کا سارا بدن جم گیا ہو اور سن ہو رہا ہو، بالکل بے بس ہو اور کچھ نہ کر سکتا ہو، پھر بھی اس نے اپنے حواس مجتمع کئے اور ہمت سے کام لے کر کہا:

"گرلفن! تم جو کچھ کرنا چاہتے ہو شوق سے کر گزرو لیکن ——"

"لیکن کیا؟" —— جیلن گرلفن نے سوال کیا

ڈان نے جواب دیا:

"لیکن یہ کہ اگر میں تمہیں رقم دے دوں تو پھر کیا آدھی رات سے پہلے چلے جاؤ گے؟"

جیلن نے کچھ سوچتے ہوئے ڈان سے کہا:

"تم نہیں دے سکتے میں تھوڑی دیر پہلے تمہارا حساب کتاب دیکھ چکا ہوں، تمہاری جتنی پونجی ہے وہ میرے علم میں ہے۔"

رالبش اپنے کمرہ سے چلایا:

گرفین! ایسی باتیں نہ کرو یہ باتیں ایک گھونسے کی طرح میرے سینے پر آکر لگی ہیں، ہم یہاں سے باہر جا کر بھی اپنا ایک اڈا بنا سکتے ہیں

اس دکھائی نہ دینے والے آدمی دانش کی آواز لب و لہجہ سے ڈان نے اندازہ کر لیا کہ اگر کوئی تدبیر بن پڑے تو یہاں سے نکل کر جانے کی اہمیت یہ لوگ بھی محسوس کرتے ہیں

لیکن اس سے کیا سروکار کہ میری پوزیشن کیا ہے اور میرے پاس کچھ ہے یا نہیں؟ بہرحال میں تمہیں ضرورت کے مطابق روپیہ دے سکتا ہوں ——— بتاؤ پھر کیا کہتے ہیں جیناچہ کہا!

جیلین نے جواب دیا۔

جب بھی ہم وقت سے پہلے نہیں جائیں گے؟

دانش نے تلخ لہجہ میں پھر اپنے کمرے سے ہانک لگائی!

ہاں اور کیا! تم تو اس حماقت سے ایک مرتبہ پھر جلنے کے لئے ہماری زندگی کو ضرور داؤں پر لگا دو گے!"

ڈان نے بھی اس گفتگو میں باقاعدہ حصہ لینا شروع کر دیا۔ کہا

اگر وہ عورت جانتی ہے کہ تم کہاں ہو اور تم سے کہاں جا کر ملنا چاہئے تو پولیس کو علم نے تمہارا ٹھکانہ کیوں سمجھ لیا ہے کہ اسے یہ نہیں معلوم کہ وہ عورت کدھر جا رہی ہے۔ یا پولیس اس کا تعاقب نہیں کر رہی ہو گی؟"



تب اس کے کہ گرفین کوئی جواب دے، دانش نے اپنے کمرے سے نمودار ہوتے ہوئے کہا!

یہ آدمی بات پتے کی کہہ رہا ہے۔ بتاؤ اگر ایسا ہوا تو کیا ہو گا؟ پھر کیا ہم ایک نئی مصیبت میں گرفتار نہیں ہو جائیں گے۔ ایسا ہی ہے تو اس ہیلین کی بچی سے کہیں اور دو چار ہو لیں گے، آخر ہمیں اس خطرہ کی جگہ یہ کیوں؟

یہ باتیں سن کر جیلین گرفین کا چہرہ تمتما اٹھا۔ اس نے ڈان پر پھر دانش پر ایک نظر ڈالی، پھر وہ دانش سے فیصلہ کن اور حاکمانہ انداز میں گویا ہوا

دیکھو میاں دانش! اس کھیل کا چیف ایکٹر اور ڈائریکٹر میں ہوں، میں جانتا ہوں کہ جو ہو رہا ہے ٹھیک ہو رہا ہے۔ ہمیں یہاں ٹھہرنا ہے، ہم یہاں ٹھہریں گے۔ جب تک ہیلین نہ آجائے ہم یہاں سے نہیں جائیں گے تم نہیں جانتے وہ کیا چیز ہے؟ یہ کس طرح ممکن ہے کہ اسے خطرہ اور مصیبت میں چھوڑ کر ہم آگے بڑھ جائیں؟ ——— نہیں یہ نہیں ہو گا۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ تمہیں اس کا تصور بھی نہیں کرنا چاہئے! ہمیں اپنے مقاصد کو ہمیں عملی جامہ پہنانا ہے اسی شہر میں!"

یہ باتیں دانش کے دل کو نہیں لگیں۔ پھر بڑبڑانے لگا۔ لیکن جیلین گرفین نے اسے بولنے کا موقع نہیں دیا۔ ڈان کو اور اسے مخاطب کرتے

ہوئے کہا!

"جو کچھ میں نے کہا: وہ تم دونوں نے سن لیا!"

پھر وہ بہت آہستہ قدم بڑھاتا ڈان کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا اور کہا

بولا!

"بلیارڈ یقیناً اب تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ زبان بند رکھو مجھے تمہارے وعظ و پند کی ضرورت نہیں ہے میں اپنا ایک سوچا سمجھا پروگرام رکھتا ہوں اور جانتا ہوں کہ وہ نہایت خوبی کے ساتھ ٹھیک ٹھاک کیا جا رہا ہے!"

دانش بڑبڑایا!

"پروگرام ——— چاہے وہ تباہ کن ہی کیوں نہ ہو!"

جیلین نے جھلا کر کہا

"دانش بک بک نہ کرو میں جو کچھ کہتا ہوں وہی درست ہے اگر وہ نہ رہا تو تم بھی نہ رہو گے!"

پھر وہ ڈان بلیارڈ سے مخاطب ہوا اور اسے نگاہ گرم دیکھتا ہوا بولا!

"میں تم سے پہلے بھی کہہ چکا ہوں اب پھر کہتا ہوں کہ خاموش رہو جو تمہارے معاملات میں دخل نہ دو خواہ کتنی ہشیاری اور چالاکی کے ساتھ تم ہم میں تفرقہ اور فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کرو لیکن یہ بیکار باتیں ہیں اپنا جال اپنے ہی پاس رکھو ہم ایسی میں پھنسنے والے نہیں ہیں خوب جانتا ہوں تم کیا کھیل کھیل رہے ہو۔"



(۶)

ایک ریسٹورنٹ میں ویب اور اس کی بیوی کیتھلین آمنے سامنے بیٹھے تھے ویب کے ہاتھ میں مچھلی کا قتلہ تھا جسے وہ مزے لے لے کر کھا رہا تھا اور کیتھلین مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی باتیں بھی ساتھ ساتھ جاری تھیں دوران گفتگو میں جیلین کا ذکر چھڑ گیا ویب نے جوش و خروش کے ساتھ تند لب و لہجہ میں کہا!

"آج سہ پہر کو وہ پیٹسبرگ سے روانہ ہو گئی، ادھر ادھر جھکائیاں دیتی ہوئی اب وہ مغرب کی طرف یعنی اس شہر کی طرف آ رہی ہے میں نے کہا تھا نا کہ یہ جرائم پیشہ لوگ چڑیوں کی طرح اپنے آشیانہ میں بسیرا لینے ضرور آتے رہتے۔"

پھر اس نے اپنی پلیٹ کو پیچھے کی طرف کھسکاتے ہوئے کہا

وہ ایک خوبصورت کار پر سفر جاری رکھے ہوئے ہے وہ ایک شہر سے دوسرے شہر میں حالات سے بے خبر اور بے پرواہ گزر رہی ہے اسے نہیں معلوم کہ اس کا تعاقب کیا جا رہا ہے۔ لیکن یہ تعاقب کرنے والی نگاہیں خواہ مخواہ اس سے چھیڑ چھاڑ کرنا یا فی الحال اسے پریشان کرنا نہیں چاہتیں، البتہ ذرا یہاں تک وہ پہنچ لے پھر اسے گرفت میں لے کر ایک ایک بات اگلوا لیں گے اور ان ہیجڑوں کے متعلق بھی اس سے معلومات حاصل کریں گے۔"

کیتھلین دیب کی باتیں سنتی رہی پھر بڑی سادگی سے اس نے پوچھا!

"کیا تم اس آدمی کی جان لینا چاہتے ہو؟"

دیب نے بے تامل کہا!

"ہاں ہاں، قطعاً ـــــ!"

لیکن فوراً ہی اسے خیال آیا کہ یہ ارادہ کیوں درست اور مناسب ہے کیتھلین پر اسے بھی واضح کر دینا چاہیئے۔ اس نے کہا!

"ذرا غور کرو جیلین گریفن جیسے خطرناک شخص کے ہاتھ میں بھرا ہوا پستول ہو اور وہ آزادانہ گھومتا پھرے، کیا یہ ہم میں سے کسی کے لیے بھی قابل برداشت صورت ہو سکتی ہے؟ ـــــ یہی وجہ تو ہے کہ میں نے



تمہیں گھر سے بلایا اور آج تم میرے دفتر ہی میں رات گزارو گی یا اگر چاہو تو اس ہوٹل میں بھی انتظام ہو سکتا ہے ـــــ دفتر یا ہوٹل اس کا فیصلہ تم ہی کرو!"

کیتھلین نے جواب دیا!

"میں تو بس تمہارے قریب رہنا چاہتی ہوں جہاں تم وہاں میں!"

دیب نے متبسم ہو کر گرمجوشی کے ساتھ کیتھلین کا ہاتھ دبایا، لیکن بہت جلد اس تبسم پر فکر مند چہرے کی تخلیق غالب آ گئی۔ دیب کی خیال آرائی اب خوف اور دہشت میں بدل چکی تھی اس نے اپنے ذہن میں ایک خاکہ بنایا تھا جو اگر تفصیلات میں نہیں تو مجموعی طور پر بہرحال صحیح تھا۔ اس کی نگاہ تصور جیلین گریفن کو دیکھ رہی تھی جس کے ہاتھ میں بھرا ہوا پستول تھا، اور وہ بے گناہ ہوں یا ستانے کو تیار تھا، لیکن کہاں؟ ـــــ کاش وہ جان سکتا کہاں؟

---

ڈان ہیارڈ کی نظریں جیلین گریفن پر ہی جمی تھیں جس کے ہاتھ میں بھرا پستول تھا، وہ اپنے آپ کو بالکل بے بس اور ناچار محسوس کر رہا تھا وہ سوچ رہا تھا اس موقع پر اگر پولیس آ جائے تو پھر ایک اندوہناک سانحہ ہوگا اور نہ آئے تو اور برا ہوگا!

یکایک راشِل نے اطلاع دی
"پھوکر! رالفی بالکل بیمار پڑ رہا ہے۔"
یہ سنتے ہی جیلین گرفن نے بڑی تیزی اور پھرتی سے پستول کی نوک ڈان کی پسلی سے لگا دی۔ دہشت کے سبب اس کا سانس اور زور سے چلنے لگا۔ پچھلے زینے پر ہاتھ سے لکڑی کے ساتھ کسی کے چڑھنے کی آواز آئی پھر دروازہ کھلا اور ایک دہشت آمیز چیخ سنائی دی۔ ڈان سر سے پاؤں تک لرز رہا تھا اور رالفی ہال میں کھڑا تھا۔ ایک نوجوان شخص آئے ہوئے کھڑے تھا۔ یہ جیلین گرفن کا چھوٹا بھائی ہینک گرفن تھا۔
رالفی نے ہینک کی گود میں مچلتے ہوئے کہا:
"مجھے چھوڑ دو مجھے جانے دو۔"
جیلین نے ہینک کو باورچی خانہ میں بھیج دیا اور خود ہال میں سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ رالفی نے باپ سے پوچھا۔
"یہ بدمعاش ہمارے باورچی خانہ میں کیا کرنے گیا ہے؟"
ڈان نے جواب دیا۔
"بیٹے! گھبرانے کی کوئی بات نہیں جو کچھ ہو رہا ہے ٹھیک ہی ہو رہا ہے۔"
یہ کہہ کر نظر اٹھائی تو رالفی کا چہرہ خوف و دہشت سے سفید ہو رہا تھا



کیونکہ جیلین گرفن ہاتھ میں پستول لیے سامنے کھڑا تھا۔ ڈان نے اُسے تسلی دیتے ہوئے کہا:
"بیٹے رالفی! میں تمہیں سب کچھ بتائے دیتا ہوں!"
لیکن رالفی کچھ سننے سمجھنے کے موڈ میں نہ تھا۔ وہ جیلین کے سامنے سے بے تحاشا بھاگا تو ڈان جانتا تھا اس کا انجام کیا ہوگا۔ وہ اسے پکڑنے کیلئے لپکا۔ الیتو رسنے بھی اسے پیار بھرے لہجے میں پکارا لیکن وہ سر پر پاؤں رکھ کر بھاگتا ہوا دوسرے کمرے تک پہنچ گیا۔ یہ سب کچھ اتنی تیزی اور پھرتی سے ہوا کہ جیلین باوجود کہ بے حد چوکنا تھا، رالفی کا ارادہ سمجھ نہ سکا کھڑا کھڑا اسے دیکھتا رہا۔ اتنے میں راشِل نے اس بچہ کو اپنی گود میں چھپا لیا۔ جیلین نے سامنے کی کھڑکی کے پردے ڈال دیے، تاکہ باہر سے یہاں کا منظر دکھائی نہ دے سکے۔ لیکن رالفی راشِل کی گود سے نکلنے کے لئے بیتاب ہو کر مچلے جا رہا تھا اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کے قطرے رخسار پر ڈھلک رہے تھے۔
اب ڈان میں تاب ضبط نہ رہی۔ اس نے جیلین اور اس کے پستول کو بالکل فراموش کر دیا۔ ڈان نے راشِل کے گال پر ایک زوردار گھونسہ جمایا۔ راشِل یہ وار نہ سہہ سکا وہ دھڑام سے زمین پر آرہا۔ اب تک اس گھر پر مرگ کا سا سناٹا طاری تھا اب ہلچل مچ گئی:
جیلین گرفن نے پیچھے سے آکر ڈان کے شانے پر پستول کا کندا زور

سے مارا۔ الینور ضبط نہ کر سکی اس کے منہ سے چیخ نکل گئی ڈان کا سارا بازو سُن ہو کر جھولنے لگا۔ پھر جیلین پستول ہاتھ میں اٹھائے دانش کے سامنے آیا اور اس کی نال اس کے پیٹ کی طرف کرتے ہوئے گرجدار آواز میں بولا:

"میں یہ انہیں پسند نہیں کرتا۔۔۔!"

دانش کی نظریں ڈان پر جمی ہوئی تھیں۔ جیلین کی یہ نظر انداز کردہ بڑبڑانے لگا۔ جیلین نے دانش کو حکم دیا:

"فوراً یاد خانے میں چلے جاؤ۔۔۔ جاؤ!"

دانش نے کہا:

"کیا آپ نے مجھے ایسا گیا گزرا سمجھ لیا ہے جو اس آدمی سے ڈر جائے!"

جیلین نے تلخ لہجے میں کہا:

"میں کچھ نہیں سننا چاہتا، میرے حکم کی تعمیل ہونی چاہیے!"

پھر جیلین چند قدم اٹھا کر الینور کے پاس آیا۔ الینور کے پاس اسے آتا دیکھ کر ڈان لرز گئی۔ اگر یہ بدمعاش سے آیا ہے تو میں اس کا کیا کر سکوں گا۔ اب تو یہ سچ مچ ہی کیا ہے بس یاد رکھو میں [illegible]۔ لیکن اس کا اندیشہ غلط نکلا۔ جیلین نے ایک اخبار کا تراشہ الینور کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا:



"اسے پڑھو۔۔۔۔ بلند آواز سے پڑھو تاکہ ڈان بھی سن سکے!"

الینور اخبار کا تراشہ پڑھنے لگی۔ ڈان کے کان اس کی آواز پر لگے ہوئے تھے۔ اس تراشے میں ہیپ [illegible] کی ایک خبر تھی کہ ایک مجرم، ایک گھر سے جہاں وہ چھپا ہوا تھا، سلامتی سے بچ نکلنے کے لیے گھر کی ایک لڑکی کو سپر بنا کر باہر نکلا۔ گو پولیس بھی کی فائرنگ سے وہ زخمی ہوا لیکن لڑکی کے پیٹ میں گولی آ کر لگی اور وہ فوراً ہلاک ہو گئی!

جب الینور یہ تراشہ پڑھ چکی تو ہال میں خاموشی طاری تھی۔ الینور نے سہم کر ڈان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ خوف کی وجہ سے اس کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا۔ ڈان جیلین کی وحشت خیزی کی داستان دل میں دہرا رہا تھا کہ جیلین پہلے سے اس نے یہ وحشت انگیز خبر اپنا نام نکالنے کے لیے کس احتیاط سے تراشہ سیف میں رکھ چھوڑا تھا!

ڈان کے دل میں جیلین کے خلاف نفرت کی لہریں اٹھ رہی تھیں۔ [illegible] بے بسی سے اس کے سامنے کھڑا تھا اور گویا زبان حال سے کہہ رہا تھا کہ اگر اس لڑکی کی طرح الینور کو بھی [illegible] کرنا چاہتے ہو تو وہ اپنے آپ کو تیار ہیں [illegible] وہ جوش [illegible]

"اے مسٹر جیلین! ڈان سے مخاطب ہو!"

"کیوں [illegible]! تمہارے پاس بھی تو کوئی پستول ہو گا!"

بے تامل ڈوان نے اقرار میں گردن ہلا دی۔ اس کے سوا اور چارہ کار بھی کیا تھا۔ وہ اب اس تازہ واردات کے بعد جیلین سے لڑنے کا خیال بھی دل میں نہیں لا سکتا تھا۔ اپنے بچے کو قربان کر کے وفاداری کا مظاہرہ نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے جواب دیا:

ہاں، بالاخانہ پر میری مسہری کے چور خانہ میں ــــ"

جیلین نے ریبیک کو پکارا۔ وہ فوراً حاضر ہو گیا اور بھاگ کا حکم ملتے ہی بالاخانہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ڈوان کا پستول تھا۔ جیلین نے سرگوشی کے انداز میں اس سے کہا:

اسے اپنی جیب میں رکھ لو۔ راتش کو نہ بتانا۔

پھر ڈوان کی طرف مڑا:

کیوں پیارے ڈوان! میری بات سے تمہیں اتفاق ہے نا؟"

ڈوان نے اقرار میں گردن ہلا دی۔ وہ اب اس نتیجہ پر پہنچا تھا کہ جیلین عجیب و غریب ہے۔ اس سے بگاڑنا دانش مندی نہیں۔ اس سے ڈرنا چاہیے اس نے بھی کچھ سوچتے ہوئے کہا:

مگر جیلین! ایک بات غور سے سن لو۔ میں اپنے گھر کے لوگوں کو قابو میں رکھوں گا۔ تم جو کچھ کرو گے، ہم وہی کریں گے بشرطیکہ وہ قابل عمل ہو لیکن اگر تم میں سے کسی نے، ہم میں سے کسی کو پھر ہاتھ لگایا تو ــــ؟"



جیلین نے برہمی کے ساتھ جواب دیا:

میں دھمکیاں نہیں سننا چاہتا!

ڈوان نے کہا:

نہیں جیلین! میں دھمکی نہیں دیتا۔ میں حقیقت بیان کر رہا ہوں۔ اگر تم میں سے کسی نے اب ہمارے کسی شخص کو ہاتھ لگایا تو اچھا نہ ہوگا۔ اگر تم اپنے آدمیوں پر کنٹرول رکھ سکو تو یقین جانو ہم ہر طرح سے تمہاری خدمت اور مدد کو تیار رہیں:

جیلین نے شاید ڈوان کی بات کا وزن محسوس کر لیا:

کیا میں نے راتش کو اس کی حرکت سے باز نہیں رکھا؟

ڈوان نے جواب دیا:

ٹھیک ہے۔

ـــــــــــ میرا خیال ہے ہم ایک دوسرے کو سمجھ چکے ہیں۔

پھر اس نے اپنی بیوی الینور کو دز دیدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے سلسلہ کلام جاری رکھا:

میں سمجھتا ہوں میں کیا کر رہا ہوں۔ ہم جان بچکے ہیں۔ کیوں الینور

الینور نے زبان سے کوئی جواب نہ دیا۔ اقرار میں گردن ہلا دی۔

# ناگہانی مصیبت

ہو سکے میں جو رفعت افلاک کے
امتحاں میں ایک مشت خاک کے



(۱)

ہال میں تُوان بیٹھا شام کے اخبار کا پہلا صفحہ دیکھ رہا تھا جس سے زیادہ اس کی نظر تصویر والے پر ہی ہوتی تھی مگر لیکن برادران ایک میز پر جھکے نسبے انہماک سے نقشہ دیکھ رہے تھے۔ تیسرا آدمی راناشیں ابھی بدستور اپنے کمرہ میں تھا۔

سینڈی، رائفل کے ساتھ صوفہ پر بیٹھی بظاہر ایک کتاب کے مطالعہ میں مشغول تھی۔ اس نے ارادۃً اپنی پیٹھ دروازے کی طرف کر لی تھی۔ البتہ بدستور راجی کرسی پر متمکن تھی۔ یہ لوگ بظاہر اس اطمینان سے بیٹھے تھے کہ کوئی باہر کا آدمی اگر دیکھتا تو یہی محسوس کرتا کہ کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے، کنبہ کے لوگ اطمینان سے پاس پاس بیٹھے ہیں۔

اس گھر کی ہر دو اس گھر کے لوگوں کی بجائے گشت کا پورا پورا انتظام مجرم

رکھا گیا تھا۔ ڈرائنگ روم کی کھڑکی سے جیلین، ڈان اور سٹرک کی نگرانی
کر رہا تھا۔ اپنے کمرے کی کھڑکی سے راشیل مکان کے پچھلی جانب گیراج اور راہداری
کو نظروں میں رکھے ہوئے تھا۔

ڈان جکڑا ہوا تھا۔ اس کی پسلی دکھ رہی تھی۔ ہر سانس کے ساتھ
ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے سینے میں کسی نے خنجر گھونپ دیا ہو۔ یہ چند گھنٹے انتہائی بے چینی
اور کرب کے عالم میں ڈان نے گزارے تھے۔ اسے ان تینوں سے زیادہ وہ غصہ
بخت و اتفاق پر تھا۔ آخر ان تینوں بدمعاشوں نے اسی کا گھر کیوں منتخب کیا
تھا۔ اس طرح کے دوسرے گھر بھی تو تھے، جن کا محل وقوع بھی ایسا ہی تھا
پھر یہ لوگ وہاں کیوں نہیں گھسے!

سہ پہر کا وقت بھی گزر گیا۔ شام ہوئی، پھر رات آ گئی۔ یہ لوگ ڈنر سے
فارغ ہو گئے۔ کھانے سے فارغ ہوتے ہی راشیل کو معلوم کرنے کی جستجو ہوئی
کہ ڈان شراب کہاں رکھتا ہے۔ گھر بھر میں ایک بوتل بھی نہیں ملی۔ راشیل کو
وہ حیرت سے ڈان کو دیکھ رہا تھا۔ بھلا یہ کیونکر ممکن ہے کہ کوئی شراب نہ پیتا ہو
اس گھر میں ... حیران رہا لیکن ایک بوتل بھی دستیاب نہ ہوئی۔ اب تو وہ
غصے سے بے قابو ہو گیا اور اس نے ڈان کو خوب خوب سنائیں۔

یکایک فون کی گھنٹی بجی۔ گھر کی خاموشی کا طلسم فون سے ٹوٹ گیا۔ ڈان
اٹھا۔ جیلین کر ... پستول سنبھالے ہال میں آ گیا۔ جیک نے فون کا چونگا



سے لگایا۔ جیلین نے ہدایت دی:

بہت ہوشیاری سے بات کرنا۔ اگر کوئی ملاقات کو لینے مجھے پوچھے تو
بتا دینا کہ اگر اس گھر کے کسی آدمی سے کوئی بات کرنا چاہتا ہو تو بھی کوئی
حرج نہیں۔ اس بات چیت میں ہم حارج نہیں ہوں گے!

سینڈی کا فون تھا۔ اس نے بات چیت شروع کر دی

ہاں جیک! میں بول رہی ہوں ـــ ہاں ہاں ـــ میں سینڈی
ہوں ـــ کچھ طبیعت شکستہ ہے ورنہ اور کوئی بات تو نہیں ـــ
ہاں، کچھ زکام سا ہو گیا ہے، اس لئے آواز بھرائی ہوئی ہے ـــ نہیں جیک
نہیں ـــ؟

پھر وہ کافی دیر تک ادھر کی باتیں سنتی رہی۔ بعد میں گویا ہوئی:

نہیں نہیں، جیک میری مجبوری کو محسوس کرو ـــ کیا تم میری معذرت
نہیں قبول کرو گے؟ ـــ آج نہیں کل ـــ خدا حافظ!

سینڈی، فون اپنی جگہ پر رکھ کر جیلین کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی
اس نے دریافت کیا:

کیا میں گزر جاؤں؟

سینڈی کے لب و لہجے سے طنز اور حقارت کا اظہار ہو رہا تھا

جیلین نے کہا!

"ہاں، تم کہہ سکتی ہو۔ ہو سکتا ہے تم میرے اندازے سے زیادہ سمجھ دار ہو ۔۔۔۔ پھر تو ذرا ابھی فوراً تم کسی سے گفتگو کر رہی تھیں، کیا کوئی دوست تھا؟ میرا مطلب ہے، بولنے والا قریب بیٹھا؟"

وہ؟ ۔۔۔۔ اس کا نام ہے اچھوتی ایجنٹ ۔۔۔۔!

یہ کہہ کر وہ پھر بدستور صوفے پر آکر بیٹھ گئی۔

ڈان نے رالفی کو مخاطب کیا!

"بیٹے! اب تمہیں بستر پر جا کر سو جانا چاہیے!"

رالفی بغیر کسی احتجاج کے اٹھا اور شب بخیر کہہ بالا خانے پر جانے کے لیے ہال میں داخل ہوا۔ ڈان بھی اس کے ساتھ سونے کے وقت پہنچنے کی دعا بتاتا ہوا چلا۔ ایجلین نے اس بات پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ سنجیدگی سے دونوں کو گھورتا رہا۔ ڈان کی نظر جیسے ہی ایجلین پر پڑی۔ اس کی نگاہوں میں ایک عجیب قسم کی کیفیت جھلکتی نظر آئی جس سے اشتیاق بھی جھلکتا تھا اور نفرت بھی لیکن شاید دونوں ہی چیزیں نمایاں تھیں!

رالفی نے اوپر جا کر جلدی جلدی شب خوابی کا لباس پہنا اور غسل خانہ میں جا کر برش سے دانت صاف کرنے لگا۔ ڈان اس کے بستر پر بیٹھا تھا: سب سے اہم فقرہ جو کچھ میں کہنا چاہتا ہوں، وہ اسی دس برس کے بچے سے کہوں۔ رالفی آکر بستر پر لیٹ گیا پھر باپ سے بولا!



"یہ لوگ بدمعاش تو نہیں معلوم ہوتے؟"

ڈان نے جواب دیا

"یہ اول درجے کے بدمعاش ہیں!"

رالفی بولا!

"آپ ان سے بہت زیادہ خوفزدہ معلوم ہو رہے ہیں؟"

ڈان نے کہا!

"ہاں بیٹے! میں ان بدمعاشوں سے بہت زیادہ خوفزدہ ہوں اور تمہیں بھی ان سے ڈرنا چاہیے!"

رالفی بولا!

"ممی بھی بہت زیادہ خوفزدہ دکھائی دیتی ہیں۔ لیکن سینڈی تو ذرا بھی خوفزدہ نہیں نظر آتی۔ میں بھی ان سے خائف نہیں ہوں!"

ڈان نے سوچا اب حقیقت حال اس بچے پر واضح ہی کر دینا چاہیے اس نے اس کے کان سے منہ لگایا اور تھوڑی دیر تک سرگوشی کے انداز میں اسے حالات سے آگاہ کرتا رہا۔ رالفی نے سب کچھ سن چکنے کے بعد کہا "ممی پچھلے زینے سے دبے پاؤں اتر جائیں کا رالش کو پتہ بھی نہ چلنے پائے گا ۔۔۔!"

ڈان نے کہا!

لیکن بیٹے! اگر تم یہاں سے بھاگ کر پولیس اسٹیشن اور چلے بھی گئے تو جانتے ہو کیا ہوگا؟ — یہ لوگ تمہاری امی اور بہن کو فوراً گولی مار دیں گے۔

رالفی رونے لگا۔ اس نے کہا:

لیکن میں ہرگز ان لوگوں کے ساتھ نہیں جاؤں گا۔ یہ مجھے ضرور اپنے ساتھ لے جائیں گے۔"

تمہیں لے جائیں گے؟"

کیا آپ نے اخبار کا وہ تراشہ نہیں سنا جو ممی زور زور سے پڑھ رہی تھیں؟ میں نہیں چاہتا کہ میرا بھی حشر ہو جو نیویارک میں اس لڑکی کا ہوا تھا

ڈان نے پھر رالفی کو سمجھانے کی کوشش کی:

نہیں بیٹے! وہ ہرگز تمہیں اپنے ساتھ نہیں لے جائیں گے، کسی کو بھی نہیں لے جائیں گے۔ وہ ایسا کر ہی نہیں سکتے اور اگر انہوں نے ایسا ارادہ کیا، تو میں سمجھ لوں گا۔ تم فکر نہ کرو!

لیکن آپ کر ہی کیا سکتے ہیں؟ اب تو آپ کے پاس پستول بھی نہیں رہا!"

تم سو جاؤ اور ابھی فکر نہ کرو۔ میری بات کا اعتبار کرو۔ وہ قطعی تمہیں اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتے۔



ڈان رالفی سے باتیں کر کے نیچے اتر آیا۔ یہاں ایلنور بدستور اپنی جگہ پر بیٹھی تھی۔ سینڈی بھی بازو پر سر ٹیکے صوفے سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔ ڈان بھی آ کر ان لوگوں کے پاس بیٹھ گیا۔

اب کافی رات ہو چکی تھی!

# (۴)

حاکم شہر کے دفتر میں وہ بیٹھا فون کا انتظار کر رہا تھا۔ جس نے ہیلن لیبر کے تعاقب میں جو لوگ چھوڑ رکھے تھے ان کی رپورٹ کا بے تابی اور اضطراب کے ساتھ منتظر تھا۔ رات کے سناٹے میں فون کی گھنٹی بجی۔ وہ لپک کر چونکا، اٹھایا اور سننے لگا۔ ایک منٹ کے بعد اس نے کہا:

اپنا کام جاری رکھو، نگرانی کرتے جاؤ

اور فون رکھ دیا۔

بات یہ ہوئی کہ ہیلن لیبر تعاقب کرنے والوں کی نظر بچا کر کھسک گئی تھی۔ یہ خبر سن کر وہ دانت پیسنے لگا۔ اپنی مٹھیاں بھینچنے لگا۔

ہیلن بڑی تیز رفتاری سے کار چلا رہی تھی لیکن تعاقب کرنے والے اسے چھوڑے بغیر (ا) کا پیچھا کیے جا رہے تھے۔ کار کی رفتار چونکہ حد سے زیادہ



تیز تھی لہٰذا پولیس والوں نے اسے رکنے کا اشارہ کیا۔ وہ گھبرا گئی اور کار روکنے کے بجائے اور زیادہ تیزی سے بھاگ نکلی۔ پولیس والے بھی پیچھے دوڑے لیکن وہ انہیں دھوکا دینے میں کامیاب ہو گئی۔ جب یہ دور رہ گئے، وہ کار سے اتری اور غائب ہو گئی۔ پولیس والوں کو اس کی کار مل گئی مگر وہ نکل گئی۔ وہ سانپ کی طرح بل کھاتی اپنے بل میں داخل ہو گئی۔ گرفتاری سے بچ کر وہ سکھ کا سانس لے رہی تھی۔ اب وہ دیگر لوگوں سے بچ نکلنے کی تدبیریں کر رہی تھی۔

(۴۳)

جیلن گرلفن لیبارڈ کے مکان میں موجود تھا، لیکن ڈان لیبارڈ، جیلن ہی کی ہدایت کے مطابق گھر سے باہر کار پر انتظار کر رہا تھا. راشن جیلن کی ناعاقبت اندیشی پر اسے ملامت کر رہا تھا لیکن جیلن کو اطمینان تھا کہ ڈان وہی کرے گا جو اسے کرنا چاہئے، جس کا اسے حکم دیا گیا ہے. کیونکہ اس کی بیوی لڑکی، لڑکا سب یہیں ہیں. وہ غداری کر کے اپنے خاندان کو موت کے گھاٹ نہیں اتروا سکتا. بے شک ڈان اس وقت آزاد تھا، وہ پولیس کو فون کر کے گرلفن پر اور ان اور راشن کو گرفتار کرا سکتا تھا لیکن ایلنور، سینڈی اور رالف کا کیا حشر ہوگا. پولیس والے ناکہ بندی کر کے گرلفن کا اور اس کے ساتھیوں کا راستہ بند کر دیں گے ان کا یہی فرض ہے اور وہ وہی کریں گے وہ سوچنے لگا لیکن میرا فرض تو یہ ہے کہ اپنے خاندان کو ہلاک نہ ہونے دوں



اور کوئی شبہ نہیں جیلن نے تمام پہلوؤں کو نظر میں رکھ کر ڈان کو گھر سے باہر بھیجا تھا.

ڈان لیبارڈ کار پر جا رہا تھا. اس نے کار ایک شراب خانہ کے دروازے پر روکی تھوڑی سی بیئر خریدی پھر کار میں بیٹھا اور اسے لے کر اپنے گھر کی طرف روانہ ہوگیا. گھر کے سامنے پہنچ کر کار روکی اور بیئر کی بوتل ہاتھ میں لے کر اوپر چڑھ گیا. راشن چابکدستی سے آگے بڑھا اور اس نے شراب کی بوتل ڈان کے ہاتھ میں سے جھپٹ لی. ڈان نے ہال پر ایک نظر ڈالی. دفعتہً اس نے تلخ لہجہ میں سوال کیا!

سینڈی کہاں گئی؟

ایلنور نے جواب دیا!

چارلس رائٹ کسی نہ کسی طرح پہنچ گیا تھا. سینڈی نے اسے اندر نہیں آنے دیا، خود اس کے ساتھ چلی گئی ہے.

جیلن نے کہا!

میں نے لڑکی سے بات کر لی ہے اور مطمئن ہوں وہ باہر جا کر ہمارے خلاف کوئی احمقانہ اقدام نہیں کر سکتی جیسے تم نے نہیں کیا میں نے سینڈی کو بتا دیا تھا کہ اگر اس نے کوئی غلط قدم اٹھایا تو اس کا انجام تم لوگوں کے لئے کتنا ہولناک ہوگا. راشن کا خیال ہے میں نے اسے گھر سے باہر جانے کی

ہے

جازت دے کر حماقت کا ارتکاب کیا —— کیسل ہارڈ! کیا تمہارا
بھی یہ خیال ہے کہ میں نے اجازت دے کر حماقت کی ہے؟"

ڈان نے کہا:

"نہیں —— بالکل نہیں۔"

جیلی نے ایک قہقہہ لگایا اور کہا:

"تم بھلے آدمی ہو۔ اچھا اپنی جگہ بیٹھ جاؤ، میں رالنسن کے ساتھ دو ایک
ہلکے دو چار گھونٹ پی لوں!"

ڈان کمرہ میں ٹہلنے لگا۔ الفیوڈ نے اس سے کہا:

"سینڈی کے بارے میں کیوں فکر مند ہوتے ہو۔ وہ کوئی غلط قدم اٹھا
کر ہم لوگوں کے لئے مصیبت کا سامان نہیں پیدا کرے گی ——!"

ڈان نے جواب دیا:

"ہاں! یہ بالکل خیال ہے۔"

کہنے کو تو ڈان نے یہ کہہ دیا لیکن درحقیقت وہ سوچ رہا تھا
کہ اگر سینڈی نے پولیس کی مدد حاصل کرنے کے خیال سے کوئی غلط قدم اٹھا لیا
تو کیا ہوگا؟



## (۴)

سینڈی کے چہرے پر افسردگی اور اضمحلال کی کیفیت طاری تھی اس میں
شوخ و شنگ لڑکی کو اتنا سنجیدہ دیکھ کر چارلس رائٹ کو حیرت ہو رہی تھی
وہ اسے اپنی کار میں ریسٹوران تک لایا تھا۔ دونوں پاس پاس ایک
میز پر بیٹھے کافی کی پیالیاں سامنے رکھی تھیں چارلس کئی گھونٹ پی چکا
تھا لیکن سینڈی بت بنی خاموش خاموش بیٹھی تھی۔

چارلس بار بار پوچھتا تھا کہ تم چپ کیوں ہو؟ افسردہ اور مضمحل کیوں
ہو؟ خلاف عادت اور خلاف معمول آج سنجیدہ کیوں نظر آرہی ہو! مگر وہ
سرد مہری کے ساتھ ایک ہی جواب دیتی:

"طبیعت سست ہے۔ نزلہ زکام نے پریشان کر رکھا ہے۔ دیکھو ہوا بھی
کیسی ٹھنڈی چل رہی ہے —— اوہ!"

لیکن چک ان باتوں میں کب آنے والا تھا سینڈی کو زکام آج ہی لاحق
ہوا تھا، طبیعت پہلے ہی سست ہوتی تھی نہ ٹھنڈی ہوئی آج ہی چلنا شروع
کیا تھا جس لڑکی کا یہ عالم ہو کہ دفتر میں بھی اگر ٹھنڈ پڑ جائے تو چھینکے اور کھانسے
بغیر نہ رہے، وہ آج اتنی خاموش، اتنی اداس اور پھر یہ کیسا زکام ہے جس
کی کوئی علامت موجود نہیں۔ نہ چھینک نہ ریزش ـــــ یا الٰہی یہ ماجرا
کیا ہے؟

خشک مزاج اور چڑچڑی لڑکیوں سے چک کو وحشت ہوتی تھی چک
نے زندگی کا جو فلسفہ اپنایا تھا وہ یہ تھا کہ زندگی مختصر ہے، شادی جھمیلا ہے،
محبت ایک وقتی جذبہ ہے جسے ہمیشہ نہیں کیا جا سکتا لہٰذا زندگی کا لطف
جب اور جتنا اٹھا سکتے ہو اٹھاؤ۔ اس فلسفہ پر وہ سختی سے عامل تھا۔

لیکن سینڈی کا معاملہ شروع ہی سے دوسرا تھا۔ اگرچہ وہ اس نظریہ
کے مطابق نہ تھی، پھر بھی اس میں کچھ ایسی جاذبیت تھی کہ اس کے لئے اور اس
کے سامنے وہ اپنا ہر فلسفہ بھول جاتا تھا۔

سینڈی آج مسلسل اس سے جھوٹ بولے جا رہی تھی فون پر بھی یہ
غلط ہی کہا کہ طبیعت سست ہے۔ گھر سے نکل کر جب اس کے ساتھ آئی تو
بھی یہ جھوٹ تھا کہ اسے زکام ہے اور اس وقت اس نے اپنی جو کیفیت
بتائی وہ بھی غلط تھی اور اب وہ بالکل خاموش تھی جس نے چک کو اور



زیادہ پریشان کر رہا تھا اس لئے کہا!

"سنتی ہو سینڈی! میں اسے برداشت نہیں کر سکتا کہ تم چپ کا روزہ
رکھے بیٹھی رہو اور میں بھنور بنا تھا اسے سامنے خشک رہوں ـــــ تمھیں بتانا
پڑے گا کیا بات ہے؟ کیوں اتنی دل گرفتہ اور اداس نظر آ رہی ہو؟"

سینڈی نے کہا!

"مجھے افسوس ہے کہ تمھیں میری وجہ سے تکلیف پہنچ رہی ہے"
اور پھر وہ کچھ نہ کہہ سکی۔ اس کے ہونٹ لرزنے لگے، آواز گلوگیر ہو گئی
اور وہ چک کے سینے سے لگ کر زور زور سے سانس لینے لگی۔

یہ کیفیت دیکھ کر چک گھبرا گیا اس نے سینڈی کو سہارا دیا اور پھر ایک
تاثر کے عالم میں کہا!

"شاید تمھارے والدین مجھے تمہارے قابل نہیں سمجھتے؟"

چک کے یہ الفاظ سن کر سینڈی کا دل بھر آیا۔ وہ اس کے ان بے ساختہ
الفاظ سے بہت متاثر ہوئی۔ اس کا دل اس طرح پھڑک رہا تھا جیسے پنجرے میں
چڑیا بے طرح پھڑپھڑاتی ہے۔ اس کا جی چاہا کہ چک سے سب کچھ کہہ دے اور اپنا
راز دار بنا لے اس نے کہا!

"چک! مجھے غلط نہ سمجھو، تمھیں کیا معلوم
باقی الفاظ ابھی حلق سے زبان تک نہ آئے تھے کہ اسی جیلن گر لیلی کی

دھمکی یاد آ گئی اس نے چلتے وقت کہا تھا:
"زبان بند رکھنا، ورنہ تمہارے باپ، ماں، بھائی، کسی کی خیر نہیں۔"
یہ الفاظ اس کے کانوں میں گونجنے لگے۔ وہ خاموش ہو گئی۔ چک نے کہا
"ہاں سینڈی! مجھے کیا نہیں معلوم؟ ——— بتاؤ؟"
وہ گھبرائے ہوئے لہجہ میں بولی
"مجھے گھر پہنچا دو!"
"ارے یہ کیا؟ ——— کیوں آخر؟"
"خدا کے لئے مجھے گھر پہنچا دو۔ مجھ سے کچھ نہ پوچھو، میں کچھ نہیں جانتی
کچھ نہیں کہہ سکتی؟"
"تم ابھی کیا کہہ رہی تھیں؟ ——— بات تو پوری کر دو۔"
"میں کچھ نہیں کہہ رہی تھی صرف یہ کہہ رہی تھی کہ مجھے میرے گھر پہنچا
دو، خدا کے لئے مجھ پر رحم کرو!"
چک سے لے کر گھر کی طرف چل پڑا ——— وہ سوچ رہا تھا
مسٹر لیپارڈ مجھے ایک بھی غیر ذمہ دار اور نامعقول آدمی سمجھتے ہیں، شاید انہوں
نے سینڈی سے کہا ہو؟
"چک تجھ سے شادی نہیں کرے گا۔ وہ کھلاڑی قسم کا آدمی ہر وہ
کسی سے بھی شادی نہیں کر سکتا۔ وہ بھلا ذمہ داری کا بار کیا جانے!"



اور اس سادہ لوح لڑکی نے باپ کی بات کو حق سمجھ کر یقین کر لیا ہو گا؟
مسٹر لیپارڈ کی رائے میرے بارے میں کچھ غلط تو نہیں، مگر وہ مجھے نرا
آوارہ کیوں گردانتے رہے ہیں!
یہی سوچتے سوچتے سینڈی کا گھر آ گیا۔ چک نے اتر کر کار کا دروازہ
کھولا لیکن سینڈی بے حس و حرکت خاموش بیٹھی رہی ——— شاید وہ اترنے
کی سکت نہ رکھتی تھی یا اترنا نہ چاہتی تھی۔ بہر حال چک آگے بڑھا
اور اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر اسے عجیب نظروں سے دیکھنے لگا
دفعتاً سرگوشی کے انداز میں سینڈی نے کہا:
"کیا تمہارے پاس ایک پستول ہے؟"
یہ سوال سن کر وہ بھونچکا رہ گیا۔ بڑی مشکل سے اپنی کیفیت پر قابو پاتے
ہوئے اس نے کہا:
"کیا کہہ رہی ہو سینڈی؟"
سینڈی نے کوئی جواب نہیں دیا اور بھاگتی ہوئی اپنے گھر کی طرف
بڑھی۔ وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے لپکا۔ مکان کے نزدیک دروازے پر پہنچ کر سینڈی
نے کہا:
"چک بھول جاؤ اور معاف کر دو ——— سب کچھ بھول جاؤ،
سب کچھ معاف کر دو ———!"

چیک نے اس کے لرزتے ہوئے ہاتھوں سے چابی لے لی اور دروازہ
کھولتے ہوئے کہا!

"نہیں ـــــــ میں تمہیں اندر نہیں جانے دوں گا، اس طرح تم نہیں
جا سکتیں، میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں، مجھے بھی اندر رہنے دو۔"

سینڈی نے بلند آواز سے بگڑتے ہوئے لہجے میں کہا!

"نہیں یہ نہیں ہو سکتا، تم اندر نہیں آ سکتے، باہر ہی رہو خبردار اندر
قدم نہ رکھنا، میں اکیلی جاؤں گی مجھے جانے دو۔"

یہ کہہ کر وہ جلدی سے اندر داخل ہو گئی اور دروازہ بند کر لیا۔ چیک
کار میں آ کر بیٹھ گیا، جبکہ دروازے کی کنجی جو اس نے سینڈی سے لی تھی، اب تک اس
کے ہاتھ میں تھی وہ چابی اس نے جیب میں رکھ لی اور روانہ ہو گیا۔ اس کے دماغ
میں دو روز کے یہ سوال گھوم رہا تھا کہ سینڈی ہلیارڈ جیسی لڑکی کو کیا خوف
پیش آ سکتی ہے ـــــ مجھے سب سے پہلے یہی سوال حل کرنا ہے۔



# (۵)

ڈان کے کانوں میں پچھلا دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز آئی رات
گئے اجازت پا کر وہ سونے کے لئے بستر پر آ گیا پاس ہی الینورہ کا بستر تھا
بجلی سے مدھم لیکن مسلسل باتوں کی آواز سن کر ڈان چونک کر اٹھ کھڑا ہوا
ہال کے زینے پر پہنچ کر اس نے پکارا!

سینڈی ـــ

پیچھے سے الینور کی کانپتی ہوئی آواز آئی

"ڈان کیا بات ہے؟"

ڈان نے الینور سے محبت بھرے لہجے میں کہا!

"تم ڈرتی ہو؟"

پھر اس نے وہی الفاظ دہرائے!

"مسٹر ڈی ۔۔۔!"

ڈائننگ روم یکایک بقعۂ نور بن گیا۔ ہال کا زینہ بھی روشن ہو گیا۔ ڈان کے کان میں زینے کی طرف جاتے ہوئے دانش کی آواز آئی جو شراب کے نشے میں دھت تھا!

"ہینک! کیا کر رہے ہو تم!"

ڈان وہیں رک گیا اس نے دیکھا، جیلن گرالفین بھی ڈائننگ روم میں پہنچ گیا، پستول اس کے ہاتھ میں تھا۔ سینڈی برتنوں کی الماری سے لگی کھڑی تھی۔ دانش اس کے سامنے کھڑا تھا اور ہینک کو گھور رہا تھا جو میز پر سنجیدگی سے بیٹھا تھا۔ کمرہ شراب کی بو سے مہک رہا تھا۔ ڈان نے ایک چشم زدن ساری صورت حالات کا اندازہ لگایا۔ دانش کی آواز پھر گونجی۔ وہ ہینک سے کہہ رہا تھا!

"میں پوچھتا ہوں کیا بات ہے؟ کیا ماجرا ہے تم کیوں آئے؟ میں تو اس لڑکی کی تلاشی لے رہا تھا؟"

ڈان نے دیکھا ہینک اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی آنکھوں میں ایک طرح کی چمک سی نمایاں ہوئی۔ پھر اس نے سینڈی سے ایک ایک لفظ تول تول کر کہا

"جائیے آپ اوپر جائیے اور سو رہیے جا کر"



دانش بول پڑا!

"نہیں، نہیں، ہرگز نہیں، یہ نہیں جا سکتی اس خوبصورت لڑکی کی تلاشی اچھی طرح سے لینی چاہیے"

ہینک نے بڑے سہمے ہوئے لہجہ میں کہا

"اسے جانے دو دانش"

دانش نے منہ بگاڑ کر ہینک کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا!

"آہا! اب تم بھی مجھے حکم دینے لگے، ہوش میں ہو صاحبزادے؟"

ہینک نے نہایت متانت کے ساتھ کہا!

"ہاں! اس وقت ۔۔۔۔ تمہیں میرا حکم ماننا ہی پڑے گا!"

ہینک کو نظر انداز کرتا ہوا دانش پھر سینڈی کی طرف بڑھا لیکن ہینک آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا اس کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا اور اس کے سر پر تان کر ایسا گھونسہ لگایا کہ وہ لڑکھڑا گیا اور اس کے سر سے خون بہنے لگا ہینک نے پھر بڑی ملاحت سے سینڈی کو مخاطب کیا

"آپ اوپر جائیے!"

سینڈی آ کر ڈان کے پاس کھڑی ہو گئی۔ دانش اپنا سر سہلا رہا تھا اتنے میں ایک ہلکی سی غراہٹ سنائی دی اور ہینک کی طرف ایک ہاتھ بڑھا مگر ہینک پرے ہٹ گیا اور اب اس کے ہاتھ میں ایک آٹومیٹک پستول

تھا جیلن گرافین چلایا!
"رینگ تم گدھے ہو ۔۔۔ خبردار!"
رانش رینگ کے پستول کو آنکھیں جھپکا جھپکا کر دیکھے جا رہا تھا۔ یہی پستول تھا جو جیلن نے رینگ کو فوق سے چھین کر عطا کیا تھا۔ رانش وہیں کھڑا بیوقوفوں کی طرح دونوں بھائیوں کو گھورے جا رہا تھا، پھر وہ زہر خند کرتا ہوا رینگ سے گویا ہوا:
"ہٹ جاؤ میرے پاس سے ہٹ جاؤ ۔۔۔ بھوت!"
رینگ تو وہیں کھڑا رہا لیکن رانش بڑبڑاتا ہوا دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ جیلن اپنے بھائی کو کھڑا تاک رہا تھا۔ پھر اس نے سینڈی سے کہا:
"جائیے، آرام کیجئے جا کر!"
سینڈی نے رینگ پر ایک نظر ڈالتے ہوئے کہا:
"شکریہ، بہت بہت شکریہ!"
پھر اس نے ڈان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا وہ دونوں زینے کی طرف بڑھے تھے۔ وہ سے زینے پر پہنچ کر الینور بھی مل گئی
اتنے میں دروازہ بند ہونے کی آواز ڈان کے کانوں میں آئی جیلن نے خطرہ کی بو محسوس کر لی اور چلایا:
"ڈان! آگے نہ بڑھو!"



پھر وہ رینگ سے بولا:
"ان دونوں کی نگرانی کرتے رہو!"
اور پھر وہ دوڑتا ہوا دوسرے کمرہ کی طرف گیا جہاں اندھیرا تھا۔ کئی مرتبہ فرنیچر سے ٹکرایا، پاؤں میں چوٹ آئی۔ لیکن گالیاں بکتا دوڑتا رہا۔
رانش گھر سے باہر نکل چکا تھا۔ جیلن بھی اس کا تعاقب کرتا باہر نکل گیا تھا۔ ڈان نے دفعتاً محسوس کیا، یہ اچھا موقع ہے ۔۔۔ دو آدمی جیلن اور رانش گھر سے باہر جا چکے ہیں۔ سینڈی نے آہستہ سے باپ کا شانہ دبایا، جس سے اس نے محسوس کیا کہ وہ بھی یہی سوچ رہی ہے۔
ان بدمعاشوں کے نرغے سے نجات حاصل کرنے کا اس سے بہتر موقع کیا ہو سکتا تھا۔ رانش باہر، جیلن گرافین باہر، لیکن یہ رینگ جو پستول لئے کھڑا تھا اس کا ہو گیا۔ چند سیکنڈ میں اس نے فیصلہ کر لیا۔ پلک جھپکتے میں گھر گھر کے سارے دروازے اندر سے بند کر لئے گئے اور یہ کنبہ اطمینان سے بالاخانے پر پہنچ گیا جو جیلن کی زد سے باہر تھا۔ ڈان اب بڑی آسانی سے جیلن اور رانش کو مجبور کر سکتا تھا کہ وہ میں جھپیں اور جہاں جا رہے چلے جائیں یہی موقع تھا یہی آخری چارہ کار رہ گیا۔ البتہ یہ مسئلہ ابھی تک درپیش تھا کہ رینگ سے پستول کس طرح لیا جائے۔ یکایک ڈان کا اشارہ پا کر سینڈی بے ہوش ہو کر فرش پر گر پڑی

# ہلچل

غالب کچھ اپنی سعی سے لہنا نہیں مجھے
خرمن جلے اگر نہ ملخ کھائے کشت کو



## (۱)

سینڈرا کی اچانک بے ہوشی سے ڈان پریشان ہو گیا۔ اس نے ہینک سے جو پاس ہی کھڑا تعجب کے عالم میں یہ منظر دیکھ رہا تھا، کہا

"اگر تکلیف نہ ہو تو ہاتھ بڑھاؤ تاکہ ہم دونوں مل کر سینڈرا کو اٹھا لیں"

لیکن ہینک ویسا کا ویسا کھڑا رہا۔ اس نے اپنی جگہ سے جنبش تک نہ کی

ڈان نے پھر کہا!

"کیا تم نہیں دیکھ رہے ہو، میری لڑکی کس حالت میں ہے؟ کیا تم میں ذرا سی انسانیت بھی نہیں ہے کہ دکھ کے ماروں کے ساتھ کچھ بھی ہمدردی کر سکو؟"

یہ سن کر ہینک آگے بڑھا۔ ایک ہاتھ میں پستول تھا، دوسرا ہاتھ اس نے سینڈرا کے شانے کے نیچے رکھ کر زور لگایا

ڈان اسی موقع کا منتظر تھا۔ اس نے ایک لمحہ بھی تامل کئے بغیر ہینک کے پستول والے ہاتھ پر زور سے گھونسا مارا۔ پستول ہاتھ سے چھوٹ کر فرش پر گر پڑا۔ ڈان اسے قبضہ میں لینے کے لئے لپکا اور اسے اٹھا لینے میں کامیاب ہوگیا۔ یکایک پیچھے سے ایک دردناک چیخ سنائی دی۔ مڑ کر دیکھا تو ہینک سینڈی کے پاس کھڑا تھا۔ وہ اس کی کلائی دانتوں سے کاٹ رہی تھی اور وہ درد سے بے حال ہوا جا رہا تھا۔

ڈان نے بڑی بے رخی کے ساتھ تہدید آمیز لہجہ میں ہینک سے کہا

"جائیے نیچے تشریف لے جائیے۔ خیریت اسی میں ہے!"

پھر وہ سینڈی سے مخاطب ہوا۔

"بیٹی! دروازے میں تالا لگا دو اور اوپر چلی جاؤ"

پھر اس نے الیسو سے کہا:

"ایلی! جلدی کرو وقت کم اور مرحلہ نازک ہے۔ تم ٹیلیفون پر رہو اور دالفی کو اپنے ساتھ رکھو لیکن دیکھنا اسے کھڑکی سے ہٹائے رکھنا کہیں وہ کمبخت نیچے سے گولی نہ چلا دیں"

سینڈی نے باپ کے ارشاد کی فوری تعمیل کی۔ پچھلا دروازہ بند کر دیا اور اوپر چڑھ گئی۔ ہینک آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا سامنے والے دروازہ کی طرف بڑھا۔ ڈان نے للکارا:



"بھاگو ــــ اتر جاؤ جلدی سے"

ہینک نے سامنے والا دروازہ کھولا۔ ڈان نے اسے دھکا دے کر باہر نکال دیا اور پھر اوپر بالا خانے جانے کے لئے مڑا۔ یکایک اس نے الیسو کی چیخ سنی وہ تیزی سے اوپر چڑھا۔ الیسو دالفی کے کمرے سے نکل رہی تھی وہ روتی جاتی اور کہتی جا رہی تھی:

"دالفی میرا بچہ ــــ ڈان! دالفی نہیں ہے۔ وہ گیا۔"

ڈان ابھی پوری طرح صورت حالات کو سمجھ نہ سکا تھا کہ نیچے سے آواز آئی۔ جیلن کہہ رہا تھا:

"دوست ہلیارڈ! ابھی ہم نہیں جائیں گے۔ پچھلا دروازہ جلدی سے کھول دو اور جو پستول تمہارے پاس ہے اسے نیچے پھینک دو"

یہ سن کر ڈان لرزہ براندام ہوگیا۔ سینڈی کا حال غیر ہو گیا۔ جیلن نیچے سے چلا رہا تھا

"ہلیارڈ! سنو! سنو!"

ان الفاظ میں دھمکی تھی، تنبیہ تھی، حکم تھا ــــ:

پہلے تو ڈان کو اپنے کانوں پر یقین نہ آیا لیکن حقائق اپنے آپ کو منوا کر رہتے ہیں۔ اس نے بہت جلد محسوس کر لیا کہ اس کی فتح عارضی تھی جیلن کے مقابلہ میں وہ ایک مرتبہ پھر ہار گیا۔ اس نے سنا۔ دالفی درد بھرے لہجہ میں کہہ

رہا تھا!

بابا! بابا ——!

ان الفاظ میں کتنا درد تھا، کتنی اذیت تھی کتنا خوف تھا، ڈان نے اچھی طرح محسوس کر لیا۔ جیلن کی آواز پھر اس کے کانوں سے ٹکرائی!

پیارے ڈان! ابھی موقع ہے اسے ضائع نہ کرو، اگر ہم چلے گئے تو ابھی ہمارے ساتھ چلنے کا دروازہ کھول دو تو ہم تمہیں معاف کر دیں گے، سب کچھ بھول جائیں گے، جو کچھ ہو چکا ہے اس کا کوئی مواخذہ نہیں کریں گے۔"

ڈان نے ہار مان لی:

میں ابھی دروازہ کھولنے کے لیے نیچے اتر رہا ہوں!"

جیلن نے کوئی جواب نہیں دیا لیکن اس کے قہقہے کی سائیں سائیں آواز ڈان نے سن لی —— یہ فتحمندانہ قہقہہ تھا!

ڈان نے سینڈی کو وصیت کی:

بیٹی! بیڈ روم کا دروازہ خوب اچھی طرح سے بند کر لو، اگر نیچے سے تمہیں گولی چلنے کی آواز آئے تو جس طرح بھی ہو پولیس کو فون کر دینا ورنہ نہیں!

ڈان پچھلے زینے سے نیچے اترا اور پھر اس نے عقبی دروازہ کھول دیا!

جیلن نے کہا!



اس طرح کہنا مان لیا کرو تو پھر ہماری عقامدی کیوں بگڑے ——

لیکن پستول اور ادھر بڑھا دو!"

ڈان نے پستول نیچے پھینک دیا، اس کے علاوہ وہ اور کر ہی کیا سکتا تھا۔

سب سے پہلے جیلن نمودار ہوا، اس کے پیچھے پیچھے رالفی۔ ڈان رالفی سے مخاطب ہوا!

اوپر جاؤ بیٹے!"

رالفی نے باپ کے ارشاد کی تعمیل کی اور ننگے پاؤں دوڑتا ہوا زینہ پر چڑھا اور اوپر چڑھ گیا۔ دروازہ کھلا اور رالفی اندر لے لیا گیا۔

جیلن ڈان کے سامنے کھڑا تھا۔ اب جینک بھی آ گیا تھا اور جیلن کے شانہ سے شانہ ملائے ایستادہ تھا۔

دانش نے آج بڑی بے ہودگی کی۔ اسے ضرور سزا ملے گی، تاکہ وہ یہ محسوس کرے کہ ہمارے اس چھوٹے سے گروہ کا اصل سردار کون ہے؟

یہ کہہ کر اس نے دانش کے دو تین ہاتھ جھاڑ دیے، پھر پستول کا کندہ مارا جس سے وہ بلبلا گیا۔ ڈان نے اس منظر سے کوئی دلچسپی نہ لی وہ اپنے بستر پر جا کر لیٹ گیا۔

صبح آنکھ کھلی تو بدن کا بند بند درد کر رہا تھا اس نے ... ہوئے

بولی۔ الینور کا ٹھنڈا لیکن محبت سے بھرپور ہاتھ اس کی پیشانی اور گالوں پر رینگنے لگا۔ وہ سرگوشی کے لہجہ میں کہہ رہی تھی!

ڈان! بات کرنے کی کوشش نہ کرو۔ جنبش بھی نہ کرو۔ یونہی چپ چاپ لیٹے رہو۔ سنتے ہو نا میں کیا کہہ رہی ہوں؟"

الینور کا ہاتھ اب تک ڈان کے چہرے پر گردش کر رہا تھا اس محبت بھرے ہاتھ کے لمس نے اسے اقرار پہ مجبور کر دیا اس نے گردن ہلا کر اقرار کر لیا۔

الینور نے اسے بتایا!

میں نے تمہیں خواب آور دوا پلا دی تھی۔ تاکہ تم آرام سے سو اور کچھ دیر کے لئے ذہنی پریشانی کے بحران سے آزاد ہو جاؤ۔ اب تقریباً صبح ہو چکی ہے اگر طبیعت ٹھیک ہو تو کچھ باتیں تم سے کرتی ہیں؟"

ڈان کے منہ سے بے ساختہ نکلا

رالفی — میرا بچہ میرا بیٹا!

الینور نے اطمینان دلایا!

وہ اچھی طرح ہے — بے خبر سو رہا ہے!

ڈان نے سوال کیا

اور وہ کمینے ذلیل اور بدمعاش لوگ؟"



الینور نے بتایا!

وہ ابھی تک یہیں ہیں۔ سینڈی اور رالفی کے کمرہ میں ان کا ایک آدمی بھی ڈٹا ہوا ہے باقی دونوں خبیث مکان کے پچھلے حصہ میں ہیں۔"

پھر بڑے اثر انگیز لہجے میں اس نے کہا!

ڈان! آج تم نے بڑی نادانی کی حرکت کی — خطرناک، ہولناک اور وحشت انگیز بھی! میں تم سے محبت کرتی ہوں پیارے میں تم پہ جان چھڑکتی ہوں۔ خدا کے لئے اب کبھی ایسا نہ کرنا ان حرکتوں کا نتیجہ یہ ہو گا کہ تم قتل کر دیے جاؤ گے میں تم سے التجا کرتی ہوں اپنے آپ کو قابو میں رکھو — وعدہ کرو اب تم کبھی ایسا نہیں کرو گے؟"

ڈان نے سرگوشی کے لہجہ میں بے دلی کے ساتھ کہا!

وعدہ کرتا ہوں؟

الینور بولی!

ہم تمہیں پرستم زدہ نہیں دیکھنا چاہتے۔ ہمیں تمہاری زندگی عزیز ہے ہمیں تمہاری ضرورت ہے۔ تمہاری تندرستی کی تمہاری زندگی کی!

ڈان کے ذہن میں کچھ خیالات کلبلا رہے تھے لیکن یہ وقت ان باتوں کے لئے مناسب نہ تھا پھر بھی اس نے پوچھا

کیا عورت جس کا یہ لوگ انتظار کر رہے ہیں نہیں آئی!

الفیور نے بتایا؛

نہیں وہ نہیں آئی شاید تھک کے اس نے آدھی رات کے بعد فون کیا تھا میری سمجھ میں نہیں آتا ان باتوں کا مطلب ہے؛ بہرحال یہ ذلیل لڑکی نہیں پر جان رہی ——— اچھا پیارے ڈوان؛ تم ابھی بستر سے دراز ہو کوشش کرو شاید نیند آجائے تو ذرا دیر اور سو رہو!

یہ کہہ کر الفیور اپنے اوپر قابو نہ رکھ سکی وہ جھکی اور اس نے ڈوان کے ٹھنڈے گال پر اپنے گرم گرم ہونٹ رکھ دیئے ڈوان ہمیشہ سے الفیور کو چاہتا تھا لیکن اب یوں محسوس کر رہا تھا جیسے آج سے زیادہ اس نے اپنی بیوی کو کبھی نہیں چاہا تھا ایک عجیب طرح کا سکون محسوس ہوا پھر وہ کروٹ بدل کر لیٹ گیا ذرا دیر میں نیند نے اسے آ دبوچا!



Rekhta

## (۳)

دوسری صبح!

جیلن گرلیفن میز کے سرے پر بیٹھا ہوا تھا اس کے ہاتھوں میں ایک جلتا ہوا سگریٹ تھا۔ سامنے ڈوان اس کے پہلو میں الفیور اور اس کے ساتھ سنیڈی اور اس سے ملا ہوا لیفی ہر ایک کے چہرے پر الگ الگ تاثرات عیاں تھے۔

جیلن گرلیفن نے ان لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا!

حالات نے پلٹا کھایا ہے دوستو! ہمیں جس دوست کی آمد کا انتظار تھا اب اس کا آنا ممکن نہیں بات یہ ہے کہ حکومت کے سپاہی اسے گرفتار کرنے کی فکر میں ہیں بہرحال اب ہمارا پروگرام کچھ اور ہو گا ہمیں یہاں سے جانا ہے لیکن جب تک کام نہ انجام پا جائیں ہم جا بھی نہیں سکتے ایک

مختصری مدت تک ہمارا قیام بہر حال یہاں رہے گا!"

ڈان نے پوچھا!

"لیکن کب تک آپ یہاں قیام کا ارادہ رکھتے ہیں؟"

جیلس نے جواب دیا۔

"ڈاک سے میرا ایک خط آنے والا ہے اسی کا انتظار ہے۔ وہ
آنے تو ہم رخصت ہوں!"

"وہ خط کب آئے گا؟"

"اسے آج ہی کی ڈاک سے آنا چاہیے!"

پھر کچھ سوچتا ہوا وہ بولا۔

"جب تک اس گھر کا ہر کام معمول کے مطابق ہونا چاہیے کوئی ایسی
بات نہ ہونے پائے جو کسی دوسرے کے لئے غیر معمولی ہو تا ہم ورینیٹی تو دفتر
جاو جیسے روز جایا کرتے تھے البتہ وہ بچہ رالفی نہیں جائے گا ——— آج
اسے گھر پر رہنا ہی چاہیے۔ کچھ طبیعت بھی خراب معلوم ہوتی ہے اس کی!"

ڈان نے جواب دیا!

"لیکن میں کہہ چکا ہوں! میں خود بیمار ہو رہا ہوں کوشش کروں تو
بھی آج دفتر نہیں جا سکتا، کسی طرح بھی نہیں!"

جیلس نے تحکم آمیز لہجہ میں کہا!



"تمہیں جانا ہی پڑے گا!"

ڈان بولا:

"نہیں، میں نہیں جا سکتا دفتر فون کیے دیتا ہوں کہ طبیعت خراب
ہے نہیں آؤں گا۔ میرا اس طرح کبھی کبھی نہ جانا بھی معمول کے مطابق ہی ہے!"

جیلس گرفتھ نے سیدھے سیدھے لہجے میں کہا:

"لیکن یہ تو سوچو پھر معاملہ کس طرح چلے گا؟"

"کیوں؟ اس کا میرے جانے یا نہ جانے سے کیا تعلق؟"

"بڑا گہرا تعلق ہے! ——— وہ تمہارے ہی نام، تمہارے دفتر
کے پتہ سے آئے گا! ——— اب سمجھے کچھ؟"

ڈان نے فیصلہ کن انداز میں کہا:

"میں اپنی بیوی کو یہاں چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔ تمہارا بدمعاش شرابی ساتھی
یہاں ہے اور میں ایلینور کو چھوڑ جاؤں؟ یہ ناممکن ہے۔ رات کا واقعہ میں بھولا
نہیں ہوں۔"

جیلس نے ڈان کو قائل کرنے کی کوشش کی:

"وہ اوپر چلی جائیں اور وہیں رہیں۔ مارشی یہاں رہے گا۔ میں
اسے ایک لمحہ کے لیے بھی یہاں سے کھسکنے نہ دوں گا۔ یہ میرا ذمہ!"

"نہیں رات کے واقعہ کے بعد میں مارشی پر بھروسہ نہیں کر سکتا۔ میں

نہیں جاؤں گا!"

"تم میرے معاملے پر بھروسہ نہیں کرتے! تم مجھ پر اعتماد نہیں کرتے!
ضد نہ کرو، جاؤ بے فکر ہو کر اپنے دفتر جاؤ اور جیسے ہی وہ خط تم نے اسے
لے کر اپنے بینک جاؤ اور اس میں جو لفٹ رکھے ہیں ان کے چھوٹے چھوٹے
نوٹ زیادہ سے زیادہ دس دس پاؤنڈ کے لے آؤ۔ جب تک تم نہیں آ
جاتے رالفی اور الینور یہیں رہیں گے انہیں کسی طرح کا گزند نہیں پہنچے گا
مطمئن رہو!"

ڈوان اب بھی متامل تھا لیکن الینور نے یہ فیصلہ کر دیا:

"تم جاؤ میں اوپر جاتی ہوں وہیں سارا دن گزار دوں گی رالفی میرے
ساتھ رہے گا اگر ان میں سے کسی نے بھی اوپر آنے کی جسارت کی تو جانتے
ہو میں کیا کروں گی؟ میں چیخ چیخ کر آسمان سر پر اٹھا لوں گی تاکہ یہ مجبور ہو کر مجھ
پر گولی چلا دیں تم میری فطرت اور طبیعت سے واقف ہو ذرا بھی فکر نہ
کرو اور چلے جاؤ ---- ٹھہرو! میں تمہارا برساتی کوٹ لے آؤں بارش
زوروں کی ہو رہی ہے کہیں تم بھیگ نہ جاؤ۔"

الینور کوٹ لینے گئی تو ڈوان نے جیلن اور اس کے بھائی پر ایک نظر
ڈال کر ان کی نیت ٹٹولنے کی کوشش کی اتنے میں ایلی کوٹ لے کر آ گئی اور
خود ہی اسے پہنانے لگی کوٹ پہن کر اس نے گرم جوشی سے ایلی کا ہاتھ دبایا اس



کے رخسار پر بوسہ دیا لیکن بغیر کچھ کہے نظریں گھما رہی ہیں۔ بوسہ دیا اور جانے کے
لیے تیار ہو گیا۔ جاتے جاتے اس نے رالفی سے کہا:

"تم نے سن لیا مسٹر جیلن کیا کہتے ہیں؟ اوپر اپنی ماں کے پاس بیٹھے
رہنا۔ کیا مجال ہے جو کوئی تم تک پہنچ سکے۔ سمجھ گئے نا؟"

رالفی نے اقرار میں گردن ہلا دی۔

ڈوان باہر آیا۔ بارش ہو رہی تھی تیر کی طرح بدن میں چبھنے والی ہوائیں
چل رہی تھیں۔ سیٹی کار میں بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی جیسے ہی ڈوان بیٹھا
اس نے کار اسٹارٹ کر دی۔ ڈوان کے دل میں طرح طرح کے وسوسے
آ رہے تھے وہ سوچ رہا تھا۔ رالف اب بیدار ہو چکا ہو گا کیا واقعی جیلن اسے
قابو میں رکھ سکے گا؟ اسے بیہودگی اور بدتمیزی سے روک سکے گا؟

## (۱۳)

ڈان اپنے دفتر پہنچا اور کام میں لگ گیا تھوڑی دیر کے بعد ڈاک کا تھیلا آیا۔ ڈان انتظار نہ کر سکا، وہ خود اسی کلرک کے کمرہ میں پہنچ گیا جو ڈاک چھانٹا کرتا تھا کلرک نے اس کے سامنے خطوط کا ڈھیر چھانٹ ڈالا جو خطوط ڈان کے تھے، اس کے حوالے کر دئے ——— لیکن ان خطوط میں وہ خط نہ تھا جس کا انتظار تھا۔

اب کیا کیا جائے؟ دوسری ڈاک کے آنے میں کئی گھنٹے کی دیر تھی اور دنیا کی کوئی طاقت اسے وقت سے پہلے نہیں لا سکتی تھی۔ اس مرتبہ پھر وہ اپنے آپ کو شکست خوردہ محسوس کرنے لگا۔ وہ پھر اپنے دفتر میں جا کر بیٹھ گیا میز پر جو کاغذات رکھے تھے انہیں الٹنے پلٹنے لگا پھر اس نے ایک سادہ سلپ اٹھائی قلم ہاتھ میں لیا اور لکھنے لگا:



چند بے گناہ لوگ اس کار میں بیٹھے ہوں گے۔ جو تین سزا یافتہ مفرور مجرموں کو جن کی آپ کو تلاش ہے لے جا رہی ہو گی اگر آپ نے گولی چلائی تو ان بے گناہوں کا خون آپ کی گردن پر ہو گا۔ بیکس کی تحریر ہے، اس کی جستجو نہ کیجئے، ورنہ ان لوگوں کو سخت نقصان پہنچ جائے گا جنہوں نے کوئی گناہ نہیں کیا ہے!"

ڈان نے یہ تحریر ایک مرتبہ پھر ان الفاظ میں اسے بند کیا، پھر لفافہ نکالا اور پتہ لکھا!

"سٹاک ویل پولیس ہیڈ کوارٹر"

پھر اس نے فون اٹھایا، گھر کے نمبر ڈائل کیے،

"ایلی! ——— وہ لوگ کہاں ہیں؟"

ایلی نے جواب دیا:

"بیچے ——— میں ولی کے ساتھ اوپر موجود ہوں ——— تم ٹھیک ٹھاک ہو نا؟"

ڈان نے سوال کیا:

"کوئی خاص بات؟ ——— کچھ؟"

ایلی نے بتایا:

"کوئی خاص بات تو نہیں ہاں، مسٹر پیٹرسن آئے تھے وہی جو کو ڈاکٹ

جیلن چلایا!

"ہینک! ـــــ وہ بوڑھا آدمی کدھر گیا؟"

ہینک نے بتایا!

"سامنے والے گھر کے دروازے پر کھڑا ہے اس کے ٹرک کا پچھلا حصہ
یہاں سے صاف نظر آ رہا ہے!"

دانش نے پھر اپنی تجویز پیش کی!

"پھر تو بڑی آسانی سے وہ پکڑا جا سکتا ہے ابھی!"

ہینک بھی خاموش نہ رہ سکا اس نے جیلن کو یقین سے کہا

"ٹھیک تو ہے! یہ آدمی چلنے نہ پائے۔ اسے قابو میں کر لینا چاہیے!"

ایلینور ان باتوں سے بہت پریشان ہوئی

وہ بولی

"مسٹر جیلن! یقین کیجئے پیٹرسن پر اسرار اور مشتبہ آدمی نہیں ہے
وہ ایک بھلا آدمی ہے۔ ابھی آپ نے اُسے دیکھا تو تھا کیا وہ کوئی برا آدمی لگتا
ہے؟"

جیلن نے برہم ہو کر جواب دیا!

"خاموش ـــ!"

پھر اپنا پستول دانش کی طرف بڑھا دیا اور ایلینور سے کہا!



"شاید تم یہ چاہتی ہو کہ بڈھا پیٹرسن یہاں کی بھنک پا کر کے پولیس طلب
کر بلا لائے۔ اپنی بھولی تو رہنے دو!"

دانش نے پستول بیئرنگ کے جیکٹ میں رکھ لیا۔ یہ ڈان کا جیکٹ تھا
جو اس نے ہتھیا لیا تھا۔ وہ عقبی دروازے کی طرف بڑھا لیکن جیلن کی آواز سن
کر ٹھٹک گیا!

"اگر کسی مصیبت میں پھنس جاؤ تو پھر ادھر کا رخ نہ کرنا!"

دانش نے بے پروائی سے کہا!

"مصیبت؟ ـــــــ ہونہہ!"

---

اور ٹھیک اسی وقت جب یہ سب کچھ ہو رہا تھا ڈان پیار ڈیک
ہوٹل میں داخل ہوا۔ یہاں اس کا کوئی شناسا نہیں تھا اس نے ایک چھوکرے کو
بلایا اس سے جلدی جلدی کچھ باتیں کیں چھوکرا سر ہلاتا رہا پھر ایک سفید لفافہ ڈان
نے اسے تھمایا اور دس روپے کا ایک نوٹ لیں نوٹ لیتے ہی وہ تیزی سے
باہر نکلا اور سیدھا پولیس اسٹیشن کی طرف روانہ ہو گیا۔ ٹھیک اسی شہر پہ
جہاں حاکم شہر کے دفاتر واقع تھے ـــــ

# (۵)

پیٹرسن اپنے ٹرک کی طرف بڑھا کیونکہ یہاں بھی صاحب خانہ سے ملاقات نہ ہو سکی تھی چونکہ گٹھیا کا مریض تھا، اس لئے چڑھنے میں خاصی دشواری پیش آئی۔ یہاں ایک آدمی پہلے سے بیٹھا نظر آیا۔ پیٹرسن بالکل نہ سمجھ سکا کہ یہ کیا معاملہ ہے کہ اس آدمی نے کہا۔

"آیئے جناب تشریف لایئے!"

پیٹرسن نے نظر اوپر اٹھائی تو اس آدمی کے ہاتھ میں بھرا ہوا پستول بھی دکھائی دیا۔ اس شخص نے پیٹرسن سے کہا:

"موڑ چلاؤ گھبرانے کی ضرورت نہیں رفتار بھی زیادہ تیز نہیں ہونی چاہیئے ——— مشرقی سمت چلنا ہے!"

پیٹرسن نے گاڑی اسٹارٹ کر دی پہلو میں جو خوفناک آدمی بیٹھا تھا



اسے کن انکھیوں سے دیکھا، چند لمحوں کے بعد پیٹرسن نے اس آدمی کو پہچان لیا۔ چوروں سے ماؤز کر لیارڈ کے گیریج میں جو کار نظر آئی تھی، وہ کس کی تھی، اور ریڈیو پر جن مفروروں کے بارے میں اس نے خبریں سنی تھیں، وہ کون تھے؟

پیٹرسن نے مشرقی سمت گاڑی موڑتے ہوئے کہا:

"بہت اچھا حضور، جدھر حکم ہوگا، اسی طرف یہ خادم چلے گا۔"

اس مؤدبانہ انداز گفتگو سے وہ شخص خوش ہو گیا لیکن پیٹرسن اس وقت ہر چیز نوٹ کئے ہوئے تھا۔ اسے مسز لیارڈ یعنی الینور کا سہما ہوا چہرہ یاد آ رہا تھا۔ یقیناً اس کے سر پر کوئی پستول لئے کھڑا تھا، اسی لئے تو وہ اتنی ہراساں نظر آ رہی تھی۔ کاش یہ سب کچھ میں نے وہیں محسوس کر لیا ہوتا! ایسا ہوتا تو سیدھا ریب کے پاس پہنچ جاتا، وہ یقیناً پوری پوری مدد کرتا۔ ریب اسے اچھی طرح جانتا تھا، وہ اس کے باپ کا دوست تھا اور دونوں میں خوب خوب تاش کی بازیاں ہوا کرتی تھیں۔ جیب ٹٹولی تو ایک کاغذ نکلا۔ جی چاہا اس پر کوئی اشارہ لکھ کر پھینک دے۔ ممکن ہے ریب تک پہنچ جائے۔ لیکن پھر اس نے اپنا یہ ارادہ ملتوی کر دیا۔ ممکن ہے اسی طرح لیارڈ کے گھر والے کسی اور مصیبت میں پھنس جائیں۔ اسے رہ رہ کر اپنے اوپر غصہ آ رہا تھا۔ اس کی نبض کی رفتار سریع ہو گئی تھی اور گٹھیا کے درد نے اس کے ٹانگوں کو بیکل کر رکھا تھا

یہ دونوں شہر کے مشرقی جانب جا رہے تھے۔ بڑی خاموشی سے اس نے ٹرک کے دروازے کا کھٹکا کھولا اور بلند آواز سے کہا:

"مسٹر ــــــ میں قسم کھا کر وعدہ کرتا ہوں کہ میں کسی سے آپ کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں کہوں گا۔"

پیٹرسن کی ان باتوں سے اس آدمی نے کافی لطف لیا اور قہقہے لگاتے ہوئے کہا:

"گھٹنوں کے بل جھک کر دعا کیوں نہیں مانگتے؟"

انہی باتوں میں ٹرک کا دروازہ کھل گیا۔ سامنے پیٹرسن کو گیسولین پمپ نظر آیا جو اب بہت قریب آ گیا تھا۔ یہاں ایک سروس اسٹیشن بھی تھا لیکن مدت سے بیکار پڑا تھا۔ جیسے ہی ٹرک پمپ کے قریب پہنچا، وہ ٹرک کے پمپ سے ٹکراتا ہوا کود پڑا۔ چوٹ کافی آئی لیکن اس نے نظر انداز کی جلدی سے اٹھا اور سیدھا بلڈنگ کی طرف سر پر پاؤں رکھ کر بھاگا۔ ابھی وہ بلڈنگ تک نہیں پہنچا تھا کہ سناٹے میں پستول کی گولی اس کی پیٹھ سے ٹکرائی پھر وہ چکرا کر گر پڑا۔ دوسری اور تیسری گولی لگنے کا اسے احساس ہی نہ ہو سکا۔

---

ڈان ملیار دفتر میں بیٹھا تھا کہ گھر سے فون آیا۔ وہ سننے لگا۔ چیں بہ جبیں ہو کر اس نے کہا:



"ایلا، یہ میں کیسے کر سکتا ہوں؟ ڈوریس نے میں ابھی ایک گھنٹے کے قریب وقت باقی ہے۔ اب دو بجنے والے ہیں۔"

یہ کہہ کر وہ پھر سننے لگا۔ ایلینور جو کچھ کہہ رہی تھی اس بات سے یقین نہ آیا۔ اس نے فون اپنی جگہ پر رکھ دیا اور کھڑا ہو گیا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ جیلین گرفن نے ایلینور کے ذریعے ہدایت کیوں کی تھی کہ جو کچھ وہ کر رہا ہے کرنے کے بجائے۔ انتقام کا ایک تیز جذبہ اس کے سینے میں ابھرا۔ وہ محسوس کر رہا تھا اسے دھوکا دیا گیا ہے۔ ڈوریا اس وقت تک فون کے ذریعے نہیں پہنچا گیا تھا جب تک گرفن نے گذشتہ رات اس عورت سے بات نہ کر لی۔ لہذا آج وہ نہیں مل سکتا۔ ملاقات کل ملے گا۔ گرفن یہ سب جانتا تھا۔ وہ کسی بہانے سے ڈان کو آج کے دن گھر سے باہر رکھنا چاہتا تھا تاکہ اسے دفتر میں دیکھ کر لوگ یہ سمجھیں کہ گھر پر سب خیریت ہے کوئی خاص بات نہیں۔

لیکن یہ غلط تھا۔ بہرحال ایک مخصوص نوعیت کا حادثہ رونما ہو کر رہا۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد ڈان اور ہیڈی ایک شاپنگ سینٹر کے سامنے شہر کے مشرقی حصے میں پہنچ چکے تھے۔ یہ دونوں یہاں کیوں آئے تھے؟ کیا بات تھی؟ جو کچھ ہونے والا تھا، جیلین گرفن کو اس کا سان و گمان بھی نہ تھا۔

## (۶)

راشیل کی سانس دھونکنی کی طرح چلتے چلتے ٹھیک ہو گئی تھی لیکن اس
حادثہ کے بعد جو چوٹ آئی تھی اور جو زخم لگا تھا اس میں ٹیس ہو رہی تھی ٹرگ
کو چہرے سے اشارہ کرنا ممکن نہ تھا اس کا بھاری بھرکم جسم چور چور ہو رہا تھا
آج کا حادثہ یاد کر کے وہ دل ہی دل میں کھسیانی ہنسی ہنسنے لگا



## (۷)

چک وائٹ نے بلیارڈ سے کہا:
"سینڈی ابھی ذرا دیر میں آتی ہے، وہ مسٹر جیلیرٹن سے ہدایات حاصل
کر رہی ہے۔"
چک کو بلیارڈ کے ڈگمگاتے ہوئے قدموں اور اترے ہوئے چہرے سے
حالات کا کچھ کچھ اندازہ ہو گیا تھا
ڈالن نے پوچھا:
"کتنی دیر میں آ جائے گی وہ؟"
چک نے جواب دیا:
"میں کچھ نہیں کہہ سکتا ـــــ تشریف رکھئے ڈاکٹر! کیسے آنا ہوا؟"
ڈالن نے اس استفسار کا کوئی جواب نہیں دیا اور کہا:

"اسے بلاوہ؟ معاملہ بے حد نازک ہے میں انتظار نہیں کر سکتا!"

مسٹر ٹیلیارڈ؟ جیک نے کہا کیا کوئی خاص بات ہے؟ میرا مطلب یہ ہے کہ وہ خاص بات کیا سینڈی سے تعلق رکھتی ہے یا اس کا آپ کی ذات سے تعلق ہے یا وہ کسی اور سے متعلق ہے؟ جیک نے دل گرفتگی اور پریشانی کے عالم میں عادتاً طور پر سر ہلایا۔ میرا مقصد آپ کے ذاتی اور اندرونی معاملات کی ٹوہ لگانا اور تفتیش کرنا نہیں ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ سینڈی ــــ"

ڈان نے ٹوکا:

"ہاں! کہو، رک کیوں گئے؟ سینڈی ــــ آگے؟"

"نہیں، میں کچھ کہہ سکتا! مجھے اس نے کچھ نہیں بتایا۔"

"جیک! خیال آرائی سے زیادہ کام نہ لیا کرو۔"

"نہیں، میں خیال آرائی سے کام نہیں لیتا! کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ سینڈی بہت پریشان ہے، حواس باختہ ہے، کھوئی کھوئی سی رہتی ہے، کیوں؟ آخر کیوں؟ اس نے کچھ کہنا چاہا، مگر نہ کہہ سکی ــــ"

"کیا کہنا چاہا؟"

"میں کیا جانوں؟ ــــ ہاں اس نے کچھ کہا ضرور!"

"یہی تو پوچھتا ہوں کیا کہا؟"



پھر گزشتہ رات کا سارا واقعہ جیک نے ڈان کو سنا دیا۔ گھر سے نکلنا، پریشان ہونا، چپ چاپ رہنا، کسی بات کا ٹھیک سے جواب نہ دینا، کچھ سوچنا، کھویا کھویا سا رہنا، پھر یکایک گھر واپس چلنے کا مطالبہ کرنا، راستے میں رونے لگنا اور پھر ایک پستول کا مطالبہ کرنا۔ یہ سب کچھ اس نے ڈان ٹیلیارڈ کو بتانے کے بعد کہا:

"آخر ان باتوں سے میں کیا نتیجہ نکالوں؟"

"یہ تمہارا کام نہیں ہے۔ ان باتوں میں اپنے آپ کو خواہ مخواہ نہ الجھاؤ۔"

"درست فرمایا۔ یہ میرا کام نہیں ہے لیکن ــ"

"نہیں جیک! لیکن ویکن سے کام نہیں چلنے کا۔ یہ تمہارا معاملہ نہیں ہے اس سے تم الگ ہی رہو تو بہتر ہے!"

"مسٹر ٹیلیارڈ! اسے نہ فراموش کیجئے کہ اگر یہ سینڈی کا معاملہ ہے تو میرا بھی ہے۔"

ڈان نے غور سے جیک کو دیکھا اور کہا:

"اچھا یہ معاملہ ہے؟"

"بے شک!" جیک نے کہا "خواہ آپ پسند کریں یا نہ پسند!"

"ان باتوں پر گفتگو کرنے کا اس وقت موقع نہیں ہے!"

پھر اس نے پوچھا:

"آخر مسٹر چیپرین کس کمرے میں بیٹھے ہیں؟"

"میں سینڈی کو کیا اسے کا نام ہوں، وہ ابھی لایا!"

چک جب چیپرین کے کمرے میں پہنچا، سینڈی اٹھ رہی تھی۔ چک بھی سینڈی کے ساتھ ساتھ واپس آیا وہ اپنے باپ سے کچھ کہنے لگی۔ ڈان نے بھی کچھ جواب دیا پھر وہ اپنا کوٹ ہاتھ میں لے کر آگے بڑھی۔ ڈان اس کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔

انھیں جاتا دیکھ کر چک نے اپنے الفاظ خود دہرائے

اگر یہ سینڈی کا معاملہ ہے تو پھر میرا معاملہ ہے!

پھر اس نے کوٹ پہنا، اور دفتر سے نکل آیا



# خودداریِ ساحل

حریفِ جوششِ دریا نہیں خودداریِ ساحل
جہاں ساقی ہو تو باطل ہے دعوےٰ ہوشیاری کا

(۱)

چک نے جب سینڈی کو کار وہاں کے اس حصہ کی طرف جاتے دیکھا جہاں اس نے اپنی کار پارک کی تھی وہ گھبرا گیا۔ اسے اندیشہ پیدا ہوا کہ جب تک وہ اپنی کار باہر نکالے، سینڈی تیز رفتاری سے کار میں بیٹھی اور ایک اس کا یہ اندیشہ کچھ زیادہ غلط بھی نہ تھا۔ سینڈی اور ڈان جا چکے ہوں گے اور لمحہ بھی ضائع کئے بغیر روانہ ہو گئی۔ اس کا رخ شمال کی طرف تھا اور قبل اس کے کہ چک اپنی کار میں بیٹھے اور اسے اسٹارٹ کرے، وہ نظروں سے اوجھل ہو چکی تھی۔

وسط شہر میں دوپہر سے لے کر شام تک چونکہ آمدورفت زیادہ رہتی تھی اس لئے کار آہستہ آہستہ چلانا پڑتی تھی۔ یہ حسن اتفاق چک کے لئے بہت کارگر ثابت ہوا۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد اس نے سینڈی کی کار کو جا لیا



جو اب مشرق کی طرف جا رہی تھی۔ اس نے تعاقب شروع کر دیا۔ سینڈی کی کار کو نظر کے سامنے رکھنا تو کچھ دشوار نہ تھا لیکن وہ اس کی کوشش کر رہا تھا کہ سینڈی اسے عقب نما آئینہ سے بھی نہ دیکھ سکے۔ اس نے تعاقب جاری رکھا لیکن ذرا ہٹ کر۔

وقتاً فوقتاً کسی حادثہ یا واقعہ کے سبب شہر میں سائرن کا بجنا کوئی خلاف توقع چیز نہ تھی چنانچہ جب چک نے سائرن کی آواز سننے کے بعد اپنے پاس سے حاکم شہر کی کاریں سے گزرتے دیکھیں تو اسے ذرا بھی تعجب نہ ہوا لیکن جب ایمبولنس بھی اس طرف گئی تو اسے تشویش پیدا ہوئی اسے خیال ہوا شاید شہر کے مشرقی علاقہ میں کوئی حادثہ ہوا ہے۔ تو کیا ڈان ہلیارڈ اور سینڈی اسی سلسلہ میں ادھر گئے ہیں!

تھوڑی دیر کے بعد سینڈی کی کار شہر کے آخری کنارہ پر واقع ایک تنگ سڑک کے سامنے جا کر رکی۔ سائرن کی آواز کافی فاصلہ سے اب تک آ رہی تھی شمال مشرق کی طرف جنگل کی پشت سے۔ ایک کونے پہ جہاں ایک سروس اسٹیشن تھا چک نے بھی اپنی کار روک لی۔ سروس اسٹیشن کے آدمی کو اس نے کار کے قریب آنے دیا خود ہی اترا اور ہوا کی نالی کی پچھلے پہیہ کے پاس جھک کر دیکھ بھال کرنے لگا لیکن سینڈی کی کار پر نظر برابر جمی ہوئی تھی۔

یکایک ایک آدمی سروس اسٹیشن کی عمارت سے باہر نکلا اور سینڈی

کی کار کے پاس جا پہنچا۔ اسے دیکھتے ہی ڈوان باہر نکلا اور یہ شخص اپنے بھاری
بھرکم جسم کو گھسکاتا ہوا سینڈی کے پاس بیٹھ گیا پھر ڈوان بھی آ بیٹھا وہ ڈرائیو
کیا اور کار پھر چل پڑی۔

چک نے بھی اپنی کار فوراً اسٹارٹ کی اور تعاقب کرتا ہوا روانہ ہوگیا
لیکن احتیاط کے ساتھ اس طرح کہ سینڈی اسے پہچان کر تاڑ نہ لے۔ چک
سوچ رہا تھا یہ کون شخص ہے؟ بلیارڈ کا اس شخص سے کیا تعلق ہو سکتا ہے؟
یہی سوچتا وہ تعاقب کرتا رہا۔ وہ سینڈی کی کار سے کافی فاصلہ پر چل رہا
تھا کیونکہ سینڈی اگر اس کی کار کی جھلک بھی دیکھ لیتی تو فوراً پہچان لیتی اور یہ
مناسب نہ تھا۔ اسی اثنا میں بلیارڈ کا مکان آیا۔ سینڈی کی کار گھر کے احاطہ
میں داخل ہوگئی اور چک حیرت میں ڈوبا واپس آگیا



## (۲)

ایک لاش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ٹام فرگسن نے ویب کو
کہا:

"یہ کیا ماجرا ہے؟ ہم کہاں آ پھنسے؟ کچھ سمجھ میں نہیں آتا"

ویب گیسولین کے دو گرے ہوئے پیپوں کی طرف بڑھا۔ لال رنگ
کا ٹرک جو سامنے کھڑا تھا اس سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے وہ چیزیں
جو مسٹر پیٹرسن کی جیب سے برآمد ہوئی تھیں سامنے پھیلا لیں۔ ایک چمڑے
کا بٹوا، چار روپے روپے کے نوٹ، پیتل کے ٹکڑے، کچھ ردّی کا غذ
آٹھ دس معمولی رقموں کے چیک جو اسے مزدوری کے عوض لوگوں نے
دیئے تھے۔ بس یہ تھی اس کی کل کائنات!

یکایک ٹام فرگسن نے ویب سے سوال کیا!

اس کی پیٹھ پر گولی چلائی گئی اور وہ بھی تین مرتبہ لیکن پیٹھ پر کیوں؟"

وہب نے کچھ سوچتے ہوئے جواب دیا:

"یہ عجیب سوال ہے — لیکن اس نے پھر کار گیسولین پمپ سے کیوں ٹکرایا ہے — یا یہ صرف ایک ایکسیڈنٹ ہے — تباہ تمہارا کیا خیال ہے؟"

ٹام نے کہا:

"لیکن ذرا یہ لائسنس نمبر تو دیکھو یہ اس کار کا ہے جسے ہم تلاش کر رہے ہیں، جو جیلن گرفن نے چھپایا ہے۔ یہ لائسنس نمبر شوپیئر اس کے پاس کہاں سے آیا؟"

وہب نے جواب دیا،

"ہاں یہ ایک اہم سوال ہے اس سے یہ آسانی معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ کار کہاں ہے۔ ہمیں معلوم کرنا چاہیے، ہیریسن آج کہاں کہاں گیا، ٹام! یہ کام تم کرو اور یہ بھی معلوم کرو کہ ہیریسن کن لوگوں کے ہاتھوں ردی بیچنے جایا کرتا تھا"

پھر لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ کار کی طرف بڑھا اور گویا ہوا:

"بہر حال یہ لائسنس نمبر ہمارے قبضے میں ہے اب کار کا پتہ چلانا ہمارا کام ہے۔"



(۳)

جیلن گرفن اس وقت کچھ پریشان نظر آ رہا تھا اس نے ڈان ہیلیارڈ سے کہا:

"تباؤ اس کمبخت کار کا ہم کیا کریں؟ دانش تو اسے ٹھکانے لگانے
تباؤ تم کیا کر سکتے ہو؟"

ہیلیارڈ نے خشک رویّے اور تند لہجے میں کہا:

"اگر تم اس معاملے میں گرفتار ہوئے تو تمہارے اس ناپاک کام میں رفاقت اور اعانت کا سلسلہ میں برابر جاری رکھوں گا تو یہ تمہاری غلطی ہے۔"

جیلن نے ڈان کے ان الفاظ کو کوئی اہمیت نہ دی۔ انھیں واہی بکواس سمجھا۔ اس نے ایک قہقہہ لگایا اور ڈان کے کشادہ کاندھے پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا:

"تم بھلے آدمی ہو!"

ڈان بگڑ گیا

"نہیں، میں بالکل بھلا آدمی نہیں ہوں!"

جیلین نے اصرار کیا!

"نہیں، تم بھلے آدمی ہو صرف یہی نہیں کہ بھلے آدمی ہو بلکہ کچھ غیر معمولی صلاحیتیں بھی رکھتے ہو بس یہ کوتاہی ہے کہ کبھی کبھی معقولیت کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دیتے ہو!"

ڈان نے کوئی جواب نہیں دیا جیلین کہتا رہا:

"ذرا غور تو کرو میں کس پوزیشن میں آگیا ہوں۔ میں اس وقت تک یہاں سے نہیں جا سکتا جب تک روپیہ نہ آجائے اور مجھو کہ ہینگ برابر یہی رٹے جا رہا ہے کہ چلو۔ بہر حال صبح تمہارے دفتر میں رقم آجائے گی پھر ہم یہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔"

ہینگ اپنے کمرے میں کھڑا ان دونوں کی باتیں ایک دیوار سے ٹیک لگائے سن رہا تھا۔ اسے ان باتوں سے سخت اختلاف تھا وہ محسوس کر رہا تھا کہ اب یہاں ٹھہرنا خطرہ کو دعوت دینا ہے، لیکن فیصلہ تو جیلین ہی کے ہاتھ میں تھا۔

ڈان بلیارڈ نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا!



"میری سمجھ میں نہیں آتا تمہیں کیا جواب دوں! ———— اس سیڈان کار کا جہاں تک تعلق ہے وہ میرے گیراج میں بالکل مخفی رکھی ہے یہاں کوئی بھی اس کا سراغ نہیں لگا سکتا اور اگر تم اسے یہاں سے باہر لے جانے پر یقیناً پکڑے جاؤ گے!"

جیلین نے یقین سے کہا!

"یہ کار تو یہاں سے ضرور جائے گی لیکن اسے لے کر میں نہیں جاؤں گا، تم جاؤ گے میرے دوست ڈان بلیارڈ سمجھے؟ تم لے جاؤ گے اسے!"

جیلین کے ان الفاظ کا جواب سکوت سے ملا وہ کہہ رہا تھا:

"جیسے ہی تاریکی بڑھے، تم گیراج میں جاؤ، سیڈان کار میں جو لائسنس پلیٹ لگی ہوئی ہے اسے اتار دو اور سینڈی کی کار والی پلیٹ اس پر لگا دو تم کافی سمجھدار آدمی ہو۔ مجھے یقین ہے اگر کسی موقع پر پکڑے بھی گئے تو جواب دہی کر لو گے میرا جہاں تک تعلق ہے مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے کیونکہ میں تمہاری دوستی رنگ سے واقف ہوں! ———— ہینگ! تم نے سنا کسی آدمی پر بھروسہ کر لینا بھی بڑے گُر کی بات ہے!"

ہینگ کے خیالات اس وقت تلخ ہو رہے تھے۔ اس نے دل ہی دل میں کہا!

"جی ہاں جناب! آپ کا دیا ہوا سبق میں نے یاد کر لیا ہے!"

اس سبق کے اندر جو صداقت چھپی ہوئی تھی وہ اسے بھی محسوس کر رہا تھا۔ جیلین یاد دلا رہا تھا کہ تم یہاں سے نکل چلنے کا مطالبہ کرتے رہو۔ اس مطالبہ کی یاد دہانی کے ساتھ ساتھ وہ اسے خبردار بھی کر رہا تھا کہ بلیارڈ پہ صرف اسی وقت اعتماد کیا جا سکتا ہے جب اس کی ہتھیلی کا کوئی آدمی جائے پاس یرغمال کے طور پر موجود ہو۔ یہی وجہ تھی کہ جیلین نے فیصلہ کر لیا تھا کہ یہاں سے جاتے وقت وہ اکیلا نہیں جائے گا بلکہ البیٹو اور رواسی کو بھی لیتا جائے گا۔ لیکن ہینگ مانع آیا۔ اس نے سینڈی کے بارے میں خاص طور پہ پوچھا تھا۔ لیکن ہینگ کے جسم نے اس کی سرکشی کا جذبہ کرودھ کر دیا تھا۔ اس نے اپنے شانوں کو اچکاتے ہوئے اس سے اتفاق کر لیا اور کہا:

"اچھا! جیسا تم کہو۔ کسی طرح تمہارا مزاج ٹھکانے پر تو آئے۔ دیکھو ہینگ! مجھ پر تیرا دھاک بھی نہ چڑھایا کرو۔ اس سے میری طبیعت برگشتہ ہو جاتی ہے!"

ہینگ نے ایک چلتی سی نظر سینڈی پر ڈالی، وہ ڈوان کو تک رہی تھی۔ ہینگ کو پچھلی رات والی بات یاد آ گئی جب اس نے بڑے بے لاگ انداز میں کہا تھا:

"مسٹر گریفن! آپ کا بہت بہت شکریہ!"



سینڈی کے وہ الفاظ اس کا انداز، وہ معصومیت، وہ لجاجت اور طرزِ کلام، ہینگ کے دل میں کھب جا سکتا تھا۔۔۔!

ڈوان بلیارڈ نے جیلین کی باتوں کے جواب میں کہا:

"میں تمہارے لئے یہ کر سکتا ہوں کہ اس پیڈل کا رکوا دے جا کر دیا میں پھینک دوں!"

ہینگ بہت سو سینڈی کو تکے جا رہا تھا اور اب محسوس کر رہا تھا کہ دل میں کچھ گدگدی سی ہو رہی ہے اور یہ گدگدی محبت ہی کی ہو سکتی ہے محبت۔۔۔ زندگی بھر تو یہ مرض اس نے پالا نہیں تھا۔ لیکن آج کسی طرح بھی اس کی زد سے اپنے آپ کو نہ بچا سکا۔۔۔ خود بخود دل میں ہے اک شخص سمایا جاتا!

ڈوان نے جو کچھ کہا تھا جیلین نے اسے سنجیدگی سے سنا، پھر وہ گویا ہوا:

"اگر تم مجھ سے داؤں کھیلنا چاہتے ہو، تو یاد رکھو، مجھے بھی داؤں کرنا آتا ہے!"

جیلین کی یہ باتیں سن کر ہینگ کے دل میں نفرت، حقارت اور غصہ کی آگ بھڑک اٹھی وہ سوچنے لگا یہ شخص داؤں کی بات کر رہا ہے، ڈوان کے اہل و عیال کو سپر کے طور پر استعمال کرنے کا یہ پہلا واقعہ نہیں تھا۔

جیلن اس سے پیشتر بھی ایسا کر چکا تھا لیکن اسنے سفاکانہ و وحشیانہ طور پر
آج سے پہلے اس نے کبھی اپنا ارادہ بے نقاب نہیں کیا تھا۔ ہیچنگ کے
دل میں اسوقت جیلن کے خلاف صرف نفرت تھی۔ اگرچہ جیلن ہمیشہ اس
پر مہربان رہا تھا۔ یہی ایک شخص تھا جس کی شفقتوں کے سایہ میں اسے سکون
ملتا رہا تھا۔ یہی تھا جس نے باپ کے استبداد اور ماں کی دراز دستیوں
سے اسے ہمیشہ بچایا تھا اور یہی وجہ تھی کہ وہ جیلن کا ادب بھی کرتا تھا اور اس
سے محبت بھی لیکن اسوقت تو ایک ہی جذبہ کارفرما تھا۔ نفرت ـــ
جیلن سے انتہائی اور سخت ترین نفرت! اس کے علاوہ سب کچھ وہ فراموش
کر چکا تھا حتیٰ کہ یہ خیال تک اس کے دل سے نکل گیا تھا کہ پولیس تاک میں
ہے اور ممکن ہے اسی وقت آ جائے اور دھر لے!



(۴)

ریڈی اور کوشا کر کف تھانے کی ہجرت کے سلسلے میں جن لوگوں نے مسٹر
پیٹرسن کو چیک دیے تھے ان کا صحیح پتہ اور نشان ڈائریکٹری میں تلاش کرتے کرتے
ڈیب کو پسینے آ گئے تھے اس کے معنی یہ تھے کہ جن لوگوں نے نقد ادائی کی تھی
وہ بھی آس پاس ہی کے رہنے والے تھے!

ڈیب نے زیر بحث علاقہ کا نقشہ سامنے اپنی ڈیسک پر رکھتے ہوئے
ٹام سے کہا!

مجھے یقین نہیں آتا کہ یہ مفرور کہیں اس علاقہ میں ان سے بڑھ کر بھی
بیوقوف اور کون ہو سکتا ہے کہ مسٹر پیٹرسن کو ہلاک کرنے کے بعد یہیں ڈٹے
رہیں لیکن یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ایک زندہ و بیدار شہر میں آدمی اس
طرح کیسے غائب ہو سکتے ہیں جیسے ہوا میں تحلیل ہو گئے ہوں۔ نہیں وہ

یہیں رہیں اور انھیں پکڑنا ہے۔ دیکھو ایسا کرو ہمارے پاس چار کاریں ہیں
انھیں ہر طرح سے آراستہ اور مسلح کر کے چاروں کونوں پر متعین کر دو۔ شہر
کی تمام بڑی بڑی سڑکوں کی اس طرح بآسانی نگرانی ہو سکے گی!"

ٹام غور سے ویب کی باتیں سن رہا تھا۔ ویب نے سلسلہ کلام جاری
رکھتے ہوئے کہا:

"میرا خیال ہے کہ وہ لوگ بھاگنے کے لئے اندرون شہر کا راستہ
نہیں اختیار کریں گے" ۔۔۔۔ یہ کہہ کر ویب نے اپنے آپ کو کرسی پر پھیلا
دیا اور ایک ٹھنڈی سانس لی۔

"معزز حضرات! میں اس مداخلت کی معافی چاہتا ہوں!" ۔۔۔۔
دروازے کے پاس سے ایک آواز سنائی دی۔ یہ مسٹر کارسن پولیس ہیڈ
کوارٹر کے ایک اعلیٰ عہدہ دار تھے۔ مسٹر موصوف اندر داخل ہو گئے
اور انھوں نے اپنی بات جاری رکھی "سٹی پولیس بعض وجوہ سے جن کا مجھے
علم نہیں بڑی دیر سے اس معمہ کو حل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔"

یہ کہہ کر مسٹر کارسن نے ویب کو سفید کاغذ کی ایک چٹ تھما دی
جس پر روشنائی سے چند سطریں تحریر تھیں۔ کارسن نے بتایا:
"یہ چٹ پولیس آفس میں دوپہر کو پہنچی۔ کسی ہوٹل کا ایک بچہ لے کر
گیا تھا اور جس آدمی نے یہ چٹ بھجوائی تھی، اس کے بارے میں جب



سوال کیا گیا تو اس نے کم از کم چار حلیے بتائے۔"

ویب نے وہ چٹ پڑھی پھر ٹام فرسٹن کی طرف بڑھا دی۔ ٹام نے
اسے پڑھ کر پہلے تو ہونٹ سکیڑ کر زور سے سیٹی بجائی پھر کہا:

"اب ہم جان گئے!"

"احمق!" ۔۔۔۔ ویب بڑبڑایا۔

"وہ آدمی یقیناً موقع واردات پر موجود ہے میرے دوست!" کارسن
جلدی میں بول پڑا۔

"لیکن ذرا اس بدنصیب شخص کا تصور تو کرو جو خود اپنے گھر میں اس
بری طرح پھنس گیا ہے۔۔۔"

یکایک کارسن کی نظر نقشے پر پڑی جو ویب کی ڈیسک پر رکھا تھا
اس نے نقشہ اٹھا لیا اور پوچھا:

"یہ کیا ہے؟"

ویب نے کرسی پر پہلو بدلتے ہوئے کہا

"یہ ہے ۔۔۔ یہ میں موقع واردات کا جائزہ لینے کے لئے کچھ
اندازے قائم کر رہے ہیں ۔۔۔ لیکن یہ چٹ لکھنے والا کون ہو سکتا ہے"
کارسن نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا

"ویب ذرا اس مجبور اور بدنصیب شخص کی جگہ اپنے آپ کو رکھو میرے

خیال ہے اس نے یہ چٹ پھینک کر عقلمندی کا ثبوت دیا ہے۔ اس کا کم از کم جو
نتیجہ نکل سکتا ہے وہ یہ ہے کہ پولیس والے ان بدمعاشوں کے ساتھ بھیجی ہوئی
کسی عورت یا بچہ کو شوٹ نہیں کریں گے۔ یہی اس چٹ کا مقصد ہے۔
بتاؤ تم اس کی جگہ ہوتے تو کیا یہی نہ کرتے؟"
ٹام کرسٹن نے بے تعلقی سے ویب کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے
کارسن سے کہا!
"اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ کا وہ مجبور اور بے بس شخص یعنی یہ چٹ لکھنے
والا عقلمند آدمی اپنا کام کر گیا۔ اپنے معصوم متعلقین کو فائرنگ سے بچا لے گیا!"
"ہاں!" ——— ویب نے کہا "ٹام! یقیناً میں بھی وہی کرتا جو
اس شخص نے کیا ہے۔ اسے یہی کرنا چاہئے تھا!"



## (۵)

ڈان ہلیارڈ اس حقیقت سے باخبر تھا کہ وہ جس کار کو ڈرائیو کر رہا ہے
پولیس اس کی تلاش میں سرگرداں ہے لیکن چونکہ اس کی لائسنس پلیٹ
ہینڈرکی کی کار سے بدل گئی تھی اس لئے کسی حد تک یہ اطمینان بھی تھا کہ شاید
پولیس پوچھ گچھ نہ کرے نیز اس کار کی اصلی لائسنس پلیٹ کو ڈان نے بڑی
ہوشیاری سے ایک سنسان گلی کے قریب جھاڑی میں پھینک دیا تھا اور
اسے یقین تھا کہ یہ حرکت کسی نے نہیں دیکھی۔
لیکن تھوڑی دور آگے بڑھنے کے بعد محسوس ہوا کہ ایک موٹر تعاقب
میں چلی آرہی ہے۔ ڈان نے پھرتی کے ساتھ بائیں طرف کار موڑی پھر داہنی
طرف۔ اس کے بعد رفتار دھیمی کر دی۔
پچھلی کار کی دونوں ہیڈ لائٹس کار کے عقب نما شیشے سے صاف دکھائی

دے رہی تھیں۔

ڈوان نے گھبراہٹ کا اظہار نہیں کیا۔ وہ کار دائیں بائیں موڑتا خوں کار مکان کے احاطے میں لے گیا اور قبل اس کے کہ اس کا تعاقب کرنے والا پہنچ سکے، اس نے لائٹ بجھا دی اور وہ سبز سیڈان کار گیراج میں داخل کر دی۔ پچھلی کھڑکی سے وہ باہر جھانک رہا تھا اور اپنی بے ترتیب سانس درست کرنے کی بھی کوشش کر رہا تھا۔

لیکن تعاقب کرنے والی کار سنو پیچھے ہی اپنی رفتار تیز کی ساری سڑک پر روشنی کا سیلاب آ گیا۔ کار کے پرشور ہارن سے سارا محلہ گونج گیا۔ لیکن وہ رکی نہیں گزر گئی اب اس کی رفتار مدھم ہو گئی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا چلانے والا تذبذب میں ہے۔ وہ کار جب سامنے سے گزری تو اس نے اندازہ لگایا کہ وہ پولیس کار نہیں تھی اور اس سے ذرا اطمینان ہوا کار کے نکل جانے کے بعد وہ باہر آیا اور جدھر سے آیا تھا اسی طرف چلا گیا لیکن جب وہ دریا کے پل سے گزر رہا تھا تو حیرت کے ساتھ پھر محسوس کیا کہ وہی کار پھر پیچھے آ رہی ہے یہ کیا ماجرا ہے؟ یہ کون شخص ہے؟ لیکن جواب سمجھ میں نہ آیا۔

اب وہ اس جگہ کے قریب آ چکا تھا جو منزل مقصود تھی وہ آہستہ آہستہ اس کی طرف چلنے لگا جو کار مل کے آنے جانے سے بجائے خود ایک راستہ سا بن گئی تھی کیونکہ دائیں بائیں، درختوں کے جھنڈ اور جھاڑ جھنکار کے



باعث صحیح راستے کا اندازہ مشکل تھا۔ اسی طرح چلتا چلتا وہ ایک بڑی سی چٹان کے پاس پہنچ گیا نیچے دریا تیزی سے لیکن خاموشی کے ساتھ بہہ رہا تھا۔ یہی موقع تھا اس کار سے چھٹکارا پانے کا۔ یہ جگہ سنسان تھی، پھر بھی اندیشہ تھا کہ اگر کار اوپر سے نیچے پانی میں گری تو کافی شور ہو گا اور اس کی آواز دور دور تک جائے گی لیکن ڈوان حوصلہ مند آدمی تھا۔ وہ خطرات سے کھیل سکتا تھا اس نے ذرا بھی تامل کئے بغیر کار کی رفتار تیز کی، دروازہ پہلے ہی کھول رکھا تھا۔ بجلی کی سی تیزی سے کار آگے بڑھی، بجلی کی سی تیزی سے وہ اس پر سے پھاندا۔ پر کار درختوں، جھاڑ جھنکار اور چٹانوں سے ٹکراتی ہولناک شور کے ساتھ دریا میں گر پڑی۔ آس پاس کا سارا علاقہ خوفناک جھاڑ سے کانپ اٹھا کئی منٹ تک چھپاکے کی گونج فضا میں ٹکراتی رہی۔ کار کا گرنا ایسا معلوم ہوتا تھا کوئی عفریت ہے جو چیخ رہا ہے اور موت و زیست کی کشمکش میں مبتلا ہے۔ بہرحال کار کو دریا کی لہروں نے اپنی آغوش میں لے لیا اور تہہ تک پہنچا دیا۔ فضا پھر خاموش ہو گئی۔ جیسے کچھ ہوا ہی نہ تھا۔

کار پر سے کودتے ہوئے ڈوان زخمی نہیں ہوا لیکن اس وقت اس کا سارا بدن کانپ رہا تھا۔ اب اس کے لئے ایک مصیبت یہ تھی کہ یہاں سے گھر تک کئی میل پاپیادہ چلنا تھا کیونکہ سیڈان کار تو تہہ دریا کی جا چکی تھی۔ اب ڈوان پھر اسی راستے پر پاپیادہ چل رہا تھا۔ جدھر سے ابھی گھبرا

پہلے وہ بے رنگ کی سیڈان کار پر ہوا سے باتیں کرتا آیا تھا۔ جیلین گرفتھ نے پہلے ہی ڈان کی پیٹھ ٹھونکتے ہوئے میٹھے لب و لہجہ میں، لیکن پوری صفائی کے ساتھ فیصلہ کر دیا تھا کہ یہ مسافت پیدل ہی طے کرنا اور وہ بھی اس وقت سواری کا بندوبست ہو سکتا تھا۔ ڈان کے لئے ہر ہر قدم سو سو من کا ہو رہا تھا۔ پاؤں الگ درد کر رہا تھا، جسم الگ کانپ رہا تھا۔ وقت کا تقاضا یہ تھا کہ سر پہ پاؤں رکھ کر بھاگے درد کا فرمان یہ تھا کہ ایک دم ہی اختیار کر دو ورنہ گئے!

ذرا دیر کے بعد ایک کار قریب آ کر کھڑی ہو گئی۔ ڈان نے کار پر نظر ڈالی تو ایسا اندازہ ہوا جیسے وہ سے پہلے بھی دیکھتا رہا ہے۔ دل دھڑکنے لگا کہیں یہ پولیس کار تو نہیں ہے۔ اتنے میں کار کا دروازہ کھلا، ایک آدمی باہر اترا اور اس کی طرف بڑھا، اس آدمی کو دیکھ کر اس کا جی چاہا کہ منہ موڑ لے لیکن بیکار جی چاہا بھاگ چلے، لیکن ناممکن۔۔۔ پاؤں میں جنبش کرنے کی طاقت ہی کہاں تھی!

مسٹر جیلارڈ! آئیے میں اپنی کار پر آپ کو گھر تک پہونچا دوں!

یہ چاک رائٹ تھا۔

ڈان کچھ نہ کہہ سکا۔ چاک نے کہا

آئیے، آئیے! آپ تھک گئے ہوں گے اور زیادہ تھک جائیں گے



یہ کار حاضر ہے، تشریف رکھیے! آپ کو گھر تک پہونچانے کی خدمت میں بخوشی انجام دوں گا!

ڈان ہکا بکا رہ گیا۔ اس کی قوت گویائی اس وقت سلب ہو چکی تھی جو اس جواب دے چکے تھے۔ ایک بے بس معمول کی طرح وہ کار میں داخل ہوا اور چپ چاپ ایک مجرم کی طرح بیٹھ گیا۔ سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائی، آنکھیں بند کر لیں، ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ کھو گیا ہے لیکن چاک کی آواز نے خاموشی کے اس طلسم کو قائم نہ رہنے دیا!

مجھے معلوم ہونا چاہیئے یہ ماجرا کیا ہے!

ڈان جیسے خواب خرگوش سے بیدار ہو گیا اس نے آنکھیں کھول دیں اور بجائے جواب دینے کے سوال کیا

کیا یہ کار تمھاری اپنی ہے؟

چاک نے جواب دیا۔

جی نہیں! ۔۔۔ یہ میرے والد کی ہے ان سے میں نے مستعار لی ہے! میری کار خراب ہو گئی تھی!

ڈان جیلارڈ کے دل سے آواز آئی چاک غلط کہہ رہا ہے!

پھر ڈان کے ذہن نے یاد دلایا کہ یہ وہی کار ہے جو اس کا تعاقب کر رہی تھی سیڈان کار جب وہ اڑا جا رہا تھا۔ تو یہی کار تھی، جو اس کے پیچھے

پیچھے رواں دواں تھی۔ اس نے سوچا کیا چک میرا تعاقب کر رہا تھا؟
لیکن کیوں
ڈان نے التماس کی
تم مجھے گھر چھوڑنے جا رہے ہو، شکریہ ____ لیکن ایسا کرو گھر کے پاس ہی جو شراب خانہ ہے، اس کے قریب اتار دو، پھر وہاں سے چند ہی قدم کا فاصلہ تو رہ جائے گا پیدل چلا جاؤں گا آج رات میری کار کھو گئی اس کا رنگ سبز تھا۔ وہ میری پرانی بیوک کار تھی جس پر میں سیر و تفریح کے لیے نکلا کرتا تھا!
چک نے کوئی جواب نہیں دیا۔ کار رفتہ خاموشی کے ساتھ راستہ طے کرتی رہی۔ کئی میل اسی طرح گزر گئے۔ ڈان کے دل میں خیال آیا ____
کیا چک کو میں نے قائل کر لیا؟ کیا اسے میری باتوں کا یقین آ گیا؟
دل نے ابھی اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا تھا۔ کہ شراب خانہ آ گیا۔ یہ وہی شراب خانہ تھا جہاں سے کل رات ڈان نے وہسکی کی ایک بوتل راستے کے لیے خریدی تھی۔ چک نے کار روک لی اور کہا:
لیکن یہاں سے تو آپ کا مکان کافی دور ہے!
نہیں کوئی بات نہیں۔ کار کی گھڑگھڑاہٹ سن کر سینڈی جاگ جائے گی میں اسے پریشان نہیں کرنا چاہتا
چک نے ان باتوں کا کوئی جواب نہ دیا!



خدا حافظ!"
کہا اور کار اسٹارٹ کر دی
ڈان کھڑا رہا۔ جب چک کی کار کی عقبی لائٹ آنکھوں سے اوجھل ہو گئی، تب وہ آگے بڑھا
لمبے لمبے ڈگ رکھتا چلتا رہا یہاں تک کہ اپنے گھر کے احاطہ میں داخل ہو گیا۔ گھر میں یا گھر سے باہر کسی طرح کی نقل و حرکت نظر نہ آئی۔ ہر طرف ایک سناٹا سا محسوس ہوتا!
وہ گھر میں داخل ہوا تو دیکھا کیا ہے وہ کمرہ خالی پڑا ہے جس پر چیلین قبضہ جمائے تھا۔ خود بخود ذہن میں سوال پیدا ہوا۔
یہ خالی کیوں ہے؟"
اتنے میں دوسرے کمرے سے سینڈی آتی دکھائی دی وہ سامنے آئی تو اس کے چہرے کا اتار چڑھاؤ سمجھنے کی کوشش کرنے لگا۔ سینڈی کا چہرہ بالکل سفید ____ زرد نہیں ____ نظر آ رہا تھا۔ وہ کانپتی ہوئی آواز میں بولی
" ڈارلنگ ____!"

# گردش

○

رات دن گردش میں ہیں سات آسماں
ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبرائیں کیا



بے روزگاری سے نجات دلانے والی

## ٹیکنیکل کتابیں

| کتاب | قیمت | |
| --- | --- | --- |
| جدید الیکٹرک گائیڈ | | ۲۵/- |
| " " وائرنگ | " | ۳۵/- |
| " ریڈیو گائیڈ | " | ۲۵/- |
| " موٹر وائنڈنگ | " | ۲۵/- |
| " الیکٹرک گیس ویلڈنگ | " | ۲۰/- |
| کمپیوٹر گائیڈ | " | ۲۰/- |
| جدید صابن سازی | " | ۲۰/- |
| " ٹیکنیکل ٹرانسفارمر گائیڈ | " | ۲۰/- |
| جدید گھڑی سازی | " | ۳۰/- |
| " ٹیکنیکل ایمپلی فائر گائیڈ | " | ۳۰/- |
| ڈیزل انجن گائیڈ | " | ۱۵/- |
| پٹرول انجن گائیڈ | " | ۳۵/- |
| T.V. ریپیئر گائیڈ | " | ۱۲/- |
| کلر T.V. گائیڈ | " | ۳۵/- |
| موم بتی و کھلونے بنانا | " | ۱۲/- |
| آئینہ سازی | " | ۱۲/- |
| جدید موٹر گائیڈ | " | ۱۵/- |
| موٹر ڈرائیوری گائیڈ | " | ۱۲/- |
| فوٹو گرافی | " | ۱۵/- |

## کتاب والا

۲۷۹۴، پہاڑی بھوجلہ، دہلی ۱۱۰۰۰۶

(۱)

چند لمحوں تک ڈوان ہیلیارڈ ہال میں بے حسی و حرکت کھڑا رہا اس دہشت ناک منظر سے وہ اتنا سہما ہوا تھا جیسے زمین نے پاؤں جکڑ لیے ہوں اس نے دیکھا الینور پچھلے زینے پر کھڑی ہے دہشت کے سبب اس کی آنکھیں کچھ عجب طرح کی نظر آ رہی تھیں سیڑھی اس کے پیچھے دروازہ سے لگی کھڑی تھی جیلین گریفن ہال کے سامنے ڈرائنگ روم میں پڑا تھا ڈوان تھا ذہن کی نظر رالفش پر گئی اس کا چہرہ تمتما رہا تھا نظر آ رہا تھا اس نے وقفہ دیا اور کہا اور اس کی آنکھوں کی طرف گھور کر

رالفی کہاں ہے؟ ڈوان نے پوچھا

بالا خانہ پر! الینور نے جلدی سے کہا سو رہا ہے:

جیلین گریفن کی آنکھیں غصہ سے چمکنے لگیں:

اب مجبور ہو کر مجھے رالفش سے کہنا پڑے گا کہ وہ اس بچے کرے کو



ٹھیک کرے۔ یہ تو ہر کام بگاڑ دینے پر تلا ہوا ہے۔

پستول ہٹاؤ سامنے سے ڈوان نے خشک لہجہ میں کہا۔

نہ جانے یہ ڈوان کے خشک لہجہ کا اثر تھا یا اس کی بھاری بھرکم شخصیت کا جیلین گریفن ایک قدم آگے بڑھا اور رالفش کے سامنے آ کھڑا ہوا۔

اب یہ بات بھول جاؤ جیلین نے ناصحانہ انداز میں کہا الینور نے فون پر اس طرح بات کی کہ معاملہ پر پردہ پڑا رہ گیا مطلق کسی طرح کا شبہ نہیں ہونے پایا؟

یہ ایک مبہم بات تھی کہ ڈوان کو دریافت کرنا چاہیے تھا۔ ماجرا کیا ہے؟ یہ کیا ہو رہا ہے رالفی نے کیا کیا؟ الینور نے بگڑی بات کس طرح بنائی۔ لیکن واقعات اس تیزی سے پلٹا کھا رہے تھے کہ جنبش ہی کا موقع نہ تھا۔

رالفش نے پستول کی نالی نیچی کر لی اس کے چہرے پر ایک عجیب طرح کی بھیانک کیفیت طاری تھی اس کے چہرے کے پٹھے ایسا معلوم ہوتا تھا اکڑ گئے ہیں وہ کہنے لگا۔

براہ کرم اب آپ مجھ پر احکام نہ صادر کیجئے مجھے جو کچھ کرنا ہے کر کے رہوں گا۔

اور پھر بڑی تیزی سے اس نے پستول اونچا کیا لیکن اس وقت نشانہ پر ڈوان نہیں خود جیلین گریفن تھا۔

رالبش اس وقت واقعی کو فراموش کر چکا تھا۔ رالبش نے جو کچھ کیا اور ایسا کیا تھا۔ رالبش قتل تک پر تیار ہو گیا تھا ـــــ اسے بھی بھول گیا تھا۔ ڈان اس غیر متوقع صورتِ حال کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ جیلین گرلفن ٹکٹکی لگائے اسے دیکھ رہا تھا۔

پستول کا رُخ اپنی طرف دیکھ کر جیلین نے ایک قہقہہ لگایا، لیکن جب اس نے رالبش کا چہرہ دیکھا تو اس کی ہنسی رک گئی۔ وہ سنجیدہ ہو گیا۔ اس نے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر سے، پھر دانت پیستے ہوئے کہا:

"آؤ رالبش، آجاؤ!"

یہ سن کر رالبش ایک وحشی درندے کی طرح غرایا۔ اس کی یہ غراہٹ بڑی ہولناک اور دہشت خیز تھی۔ اس کا کھلا ہوا منہ ایک غار کی طرح نظر آ رہا تھا۔ جیلین گرلفن نے کانپتی ہوئی آواز میں تیوری چڑھاتے ہوئے کہا:

"تم بدمعاش ہو؟"

یہ چند الفاظ غیر معمولی طور پر خطرناک ثابت ہوئے۔ رالبش نے گُھوڑ دبا کر گولی کا دہانہ جیلین کے پیٹ میں گھونپ دیا، جس کی تکلیف سے وہ تلملا اٹھا اور فرش کی طرف پھسلتا ہوا گرنے لگا۔ بے چینی کے عالم میں بار بار وہ اپنی ٹھوڑی کو کھجا رہا تھا۔

"اب میں بدمعاش ہوں گرلفن!" رالبش نے جھلا کر کہا: "اسی لیے تو



تمہارا گندہ کلام کر رہا ہوں۔ تم ـــــ تم ہی تو میرے سردار ہو، بدمعاش کے آقا، سردار، حاکم ـــــ کیا یہ واقعہ نہیں ہے؟ میں وہی تو ہوں، جس نے جیل کے داروغہ کا صفایا کیا۔ میں ہی تو تھا جس نے اس بوڑھے کسان کا خاتمہ کیا ہے ـــــ"

رالبش کی یہ للکار جاری تھی کہ ادھر سے ایک اور آواز آئی جس سے سارا ہال گونج اٹھا!

رالبش! اس کمینہ شخص کو اٹھا کر فرش پر پھینک دو!

رالبش نے نظر اٹھائی، لیکن کوئی نظر نہ آیا۔ لیکن یہ ہینک گرلفن تھا جو گو نظروں سے اوجھل تھا، لیکن برابر رالبش کو خطاب کر رہا تھا۔

"رالبش! کیا سوچ رہے ہو؟ کیا دیکھ رہے ہو؟ یہی موقع ہے اٹھاؤ اٹھا کر نیچے مار دو اس کم بخت کو۔"

ڈان حیرت کے عالم میں کھڑا رالبش کو دیکھ رہا تھا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا، رالبش واقعی جیلین پر فائر کر دے گا۔ جیلین دروازے سے لگا کھڑا تھا۔ ایک طرف تکلیف سے بے چین تھا، دوسری طرف رالبش اور ہینک کی اس گستاخی اور جرأت پر پیچ و تاب کھا رہا تھا۔ اتنے میں رالبش نے پستول اٹھا کر بالا خانے پر پھینک دیا۔

بالا خانے پر کسی طرح کی نقل و حرکت نہیں ہو رہی تھی۔ سارے گھر

پر ایک طلسمی سکوت چھایا تھا۔ آخر جیلین آگے بڑھا اور اس نے وہ پستول اٹھا لیا۔ اب اس میں مجبوری آڑے آگئی تھی۔ اس نے اپنے شانے اچکائے۔ پھر ڈان کی طرف دیکھا۔ ڈان نے جیلین گریفن کے چہرے پر شرمندگی کے آثار دیکھے شاید وہ اس خیال سے جھینپ رہا تھا کہ رابنسن نے اس کی اتنی بے عزتی کر ڈالی اور یہ سب لوگ غیر جانبدار تماشائی کی طرح اس کی ذلت اور رسوائی کا منظر دیکھتے رہے۔ ڈان سوچنے لگا۔ اس کا انجام کیا ہوگا؟ اب گریفن کیا کرے گا؟ کون سا قدم اٹھائے گا۔ ظاہر ہے وہ چپ چاپ تو یہ سب کچھ برداشت نہیں کر سکتا!

ہال پر سکوت چھایا ہوا تھا، ایک مرگ آسا سناٹا۔ اتنے میں ڈان نے اپنی پیٹھ سیڑھی کو ایک گہرا سانس لیتے ہوئے محسوس کیا اور اب خاموشی کا طلسم ٹوٹ گیا۔ ہیتک گریفن بالا خانہ سے نیچے اتر آیا تھا اور ڈرتا ہوا ہال میں داخل ہو گیا تھا پہلے تو وہ آخری سیڑھی پر دروازے کے رکا۔ رابنسن پر ایک جھلتی سی نظر ڈالی جو اب تک پتھر کی طرح کھڑا ڈگمگا رہا تھا پھر اس نے اپنے بھائی جیلین گریفن پر ایک نظر ڈالی اور اس کے بعد وہ بالکل سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ اور اس نے جیلین گریفن سے فیصلہ کن اور تحکمانہ انداز میں کہا۔

"ہمیں چلا جانے دو!"



یہ سنکر جیلین نے تیوریاں چڑھائیں، لیکن کوئی جواب نہ دیا۔

"اب بھاگنا بیکار ہے جیلین!" ہیتک نے کہا۔ "اب نہ ہم تعاقب کرنے والے سپاہیوں کو روک سکتے ہیں۔ نہ رابنسن کو۔ معاملہ خاصا طویل ہو چکا ہے اور مدت بھی خاصی طویل ہوتی جا رہی ہے۔ پولیس بہرحال یہاں پہنچ کر رہے گی، خواہ جلد، خواہ بدیر۔ وہ لوگ گونگے نہیں ہیں۔ اور نہ وہ معطل ہوگئی ہے جیسے اس چھوکری رالفی نے اپنی عرضداشت تھما دی تھی۔ میں تو کہتا ہوں، ہماری دیکھ بھال برابر ہو رہی ہے!"

"ناسمجھی کی بات مت کرو!"

"نہیں، میں ناسمجھ نہیں ہوں!" ہیتک نے چیختے ہوئے کہا۔ "لیکن میں پھانسی کی کرسی پر بھی بیٹھنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ بہتر یہی ہے کہ مجھے اور رابنسن کو جانے دو۔ تم جانو اور تمہارا کام۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ پولیس کے سپاہی غافل بیٹھے رہیں گے؟ وہ ہماری ٹوہ میں نہیں لگے ہیں؟"

"خاموش!" جیلین گریفن نے سخت لب و لہجہ میں کہا

"دو آدمی جیلین، صرف دو! بات مجھ سے کر لو!"

جیلین نے اپنے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا:

"تمہاری یہ خواہش پوری ہو جائے گی۔ لیکن ابھی نہیں!"

"پھر کب؟"

"بہت جلد ـــــــ زیادہ رقم کے لئے دو، جو آ رہی ہے۔"

"تم موت کے پنجرہ میں قید ہو چکے ہو۔ روپیہ اگر ہاتھ آ گیا تو کیا کرو گے؟"
ہینک اس وقت جوش اور جذبہ کے عالم میں اور علیحدہ آ وقت بکے جا رہا تھا۔ ڈنبش خاموش تھا اور اس کے چہرے سے کسی طرح کے تاثرات کا اظہار نہیں ہو رہا تھا۔

"سنو، میری بات غور سے سنو!" جیلین گرفن نے کہا۔ "جب تک روپیہ نہ مل جائے نہیں بہرحال یہاں ٹھہرنا ہے۔ میں ریٹ کو سزا دینا چاہتا ہوں، اس کا قتل کرنا چاہتا ہوں۔ یہ کام صرف فلیک کر سکتا ہے اور جب تک اس کی مٹھی گرم نہ ہو، وہ کیوں ایسے خطرناک کام میں ہاتھ ڈالنے لگا؟"
ہینک نے بیزاری سے کہا:
"ٹھیک ہے تو تم ٹھہرو، میں چلا!"
گرفن نے کوئی جواب نہ دیا۔ دوسرے لوگ بھی خاموش تھے۔ ہال پر پھر سناٹا چھا گیا۔ تھوڑی دیر بعد گرفن کی آواز نے یہ سکوت توڑ دیا۔ کہہ رہا تھا
"اگر تم نہیں رکتے تو جاؤ، ذبح ہو جاؤ، پکڑے جاؤ گے اور جہاں سے بھاگ نکلے ہو، وہیں کتوں کی طرح مارے جاؤ گے ـــــ شاید ایک ہی گھنٹے کے اندر۔"
ہینک گرفن ساتھ والے دوسرے کمرے میں چلا گیا، جہاں روشنی ہو رہی



نفی جیلین گرفن نے گرجتے ہوئے کہا۔
"تمہیں وہی کرنا پڑے گا جو میں کہوں۔ میں ہی تمہیں یہاں تک لایا ہوں میرے ہی ساتھ تمہیں روانہ ہونا پڑے گا۔ جہاں اور جدھر بھی میں جاؤں!"
ہینک کے قدم آگے بڑھتے رہے۔ جب وہ کمرہ میں پہنچ گیا تو اس نے تلخ لہجہ میں جواب دیا۔
"ہاں، یہ ٹھیک ہے، تم ہمیں یہاں تک لائے! لیکن کیا یہ کوئی عافیت کدہ ہے؟ کیا یہ موت کا پنجرہ نہیں ہے؟ یہاں سے جو راستہ جاتا ہے، وہ سیدھا موت کی کرسی تک جاتا ہے! کیا یہی وہ منزل ہے جہاں تک ہمیں لے جانا چاہتے ہو؟ بہرحال جو کچھ کرنا چاہو، کرو، جہاں جانا چاہتے ہو جاؤ لیکن مجھے الگ کر دو۔ میں تمہارے ساتھ نہیں ہوں ـــــ لیکن اگر تم میرے ساتھ چلنا چاہو تو آ سکتے ہو، آؤ!"
"بکواس بند کرو!"
دونوں نے اپنے اپنے پستول سنبھال لئے۔ ہینک نے اپنے سر کو جنبش دیتے ہوئے کہا:
"اس اقدام سے میرا دل ٹکڑے ٹکڑے ہوا جا رہا ہے۔ لیکن میں مجبور ہوں۔ اس کے سوا کوئی اور چارۂ کار نہیں ـــــ!"
یہ کہہ کر ہینک گرفن مڑا اور نکل بھاگا۔ اس کے قدم بڑے زور

زور سے پڑ رہے تھے جن کی گونج حاضرین کے کان محسوس کر رہے تھے

دانش نے کہا!

"ہینگ کار بھی لے جائے گا، اور یہ بہت زیادہ بُرا ہوگا۔"

یہ سنتے ہی جیلن گرفن نے ہاتھ بڑھا کر لائٹ آف کر دی۔ سارے ہال میں اور دوسرے کمروں میں تاریکی چھا گئی، پھر وہ سامنے والی کھڑکی کے پاس آیا، اس کا پٹ کھولا اور آگے کی طرف جھک کر گویا ہوا۔

"خبردار! کار کے قریب مت جانا ۔۔۔ او کمینے خبیث! بھاگ جا، ادھر نہ جا!"

لیکن جیلن گرفن کی یہ چیخ پکار، صدا بصحرا ثابت ہوئی۔ ہینگ کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ اس نے گیراج سے بینڈی والی کار نکالی اور دروازہ کھولا، اس پر بیٹھا ذرا دیر تک کچھ گڑگڑاہٹ سی ہوئی، اور پھر وہ کار ہوا سے باتیں کرتی روانہ ہوگئی۔

کار کی گڑگڑاہٹ کے شور میں ڈان نے جیلن گرفن کے چیخنے چلانے کی آواز سنی۔ وہ برا بھلا کہتا اور گالیاں دیتا، ہینگ کو روکنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ نہ جانے کہاں جا چکا تھا!



(۷)

ہینگ بڑی تیزی سے کار اڑاتا چلا جا رہا تھا۔ کافی دور نکل جانے کے بعد اس کی نظر پولیس پیٹرول کار پر پڑی۔ اس نے پھرتی سے اپنی کار دائیں طرف موڑی، تاکہ پیٹرول کار کے پاس سے اسے نہ گزرنا پڑے۔ تھوڑی دور جا کر اس نے دوسری پیٹرول کار دیکھی۔ اب کوئی موقع نہ تھا کہ وہ اسے کترا کر یا نظر انداز کر کے آگے بڑھ سکے۔ اس نے خطرہ محسوس کر لیا۔ جیب میں ہاتھ ڈالا اور پستول مٹھی میں دبا لیا اور طے کر لیا، ضرورت پڑتے ہی فائر سے داغ دے گا۔ اس کی ہتھیلیاں سرد اور پسینے سے تر ہو رہی تھیں۔ اس نے اپنی ایک بہت بڑی اور خطرناک غلطی محسوس کر لی تھی اور وہ غلطی یہ تھی کہ وہ جس کار میں آیا تھا اس کی لائسنس نمبر کی پلیٹ نہیں تھی۔ اگر پیٹرول کے سپاہیوں نے دیکھ لیا تو خیریت نہیں۔ یہی سوچ کر اس نے کار کے عقب نما آئینے سے پیچھے

نگاہ دوڑائی۔ یہ دیکھ کر مطمئن ہو گیا کہ دو سپاہیوں نے جیپ کی طرف غور کیا، نہ اس کا پیچھا کر رہے ہیں۔

ہیمیلاک نے کار کا رخ مغرب کی طرف موڑا اور تقریباً دو میل تک آگے جانے کے بعد اس نے محسوس کیا کہ بلیارڈ ہاؤس کے قریب ہی پولیس کی دو کاریں کھڑی تھیں۔ اس کے معنی یہ تھے کہ بلیارڈ کا گھر اب خطرے میں گھر چکا ہے۔ وہ سوچنے لگا میرا خیال درست تھا۔ میرا اقدام صحیح ہے۔ وہاں مزید رکنے کے معنی اپنے آپ کو تباہی اور بربادی کے غار میں دھکیلنے کے تھے اچھا ہوا جو میں وہاں سے کھسک آیا۔ اب پولیس والے میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ہیں آزاد ہوں۔ لیکن اگر واقعی پولیس اس گھر میں پہنچ گئی تو جیلین کا حشر کیا ہوگا؟ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ سینڈی پر کیا گزرے گی؟ سینڈی ــــ!

وہ سوچ رہا تھا۔ میں اب بلیارڈ ہاؤس سے باہر ہوں، وہ وہاں پر جو حال کیا ہو رہا ہوگا اس سے مجھے مطلب نہیں، پرواہ نہیں۔ اس کا کوئی اثر مجھ پر نہیں پڑ سکتا۔ لیکن جیلین گرفن جو کچھ کرنے والا ہے، اس کا انجام کیا ہوگا؟ وہ ضرور سینڈی کو سپر بنا کر اپنے ساتھ کار میں بٹھا کر لے جائے گا۔ تا کہ جو کچھ بھی بگڑے، وہ سینڈی پر بھی گزرے۔ وہ ہلاک ہو تو سینڈی کی زندگی بھی موت سے ہم آغوش ہو جائے۔

رات گزرتی چلی جا رہی تھی۔ وہ رواں دواں شکاگو کی طرف جا رہا تھا



اس کا پروگرام یہ تھا کہ صبح ہوتے ہوتے شکاگو پہنچ جائے پھر وہ پولیس کی دسترس سے باہر ہوگا۔ لیکن اس اطمینان کے ساتھ ساتھ کچھ پریشانیاں بھی تھیں۔

کہیں پٹرول نہ ختم ہو جائے اور بیچ راستے میں کار دغا دے جائے

پھر ایک اور مصیبت بھی تو تھی ـــــ یعنی جیب خالی تھی چلتے وقت ڈان کے کمرے میں اس نے میز کی دراز کھولی تھی۔ اس میں چند سکے پڑے تھے بس وہ جیب میں ڈال لئے تھے۔ اس معمولی رقم سے بھلا کیا کام چلے گا؟ اور پھر شکاگو کوئی معمولی شہر تو نہیں۔ اتنے بڑے شہر میں نہ کوئی دوست آشنا ہے نہ ہمدرد اور غمخوار کیسے کام چلے گا۔ اگر ضرورت پڑی تو وہاں کون کام آئے گا؟ دشواری اور مشکل کس طرح حل ہوگی۔

## (۴)

بلیارڈ کے سامنے گھر میں اس وقت گھپ اندھیرا چھایا تھا۔ رات کے گیارہ بج چکے تھے۔ رالفی کے کمرہ میں ڈان نے ایک چھوٹا سا لیمپ روشن کر رکھا تھا۔ رالفی بستر پر پڑا خراٹے لے رہا تھا اور وہ چپ چاپ بیٹھا اپنے بیٹے کو تک رہا تھا۔

ڈان کے دل میں بغاوت اور سرکشی کا جو طوفان اٹھ رہا تھا وہ اب بیٹھ چکا تھا۔ وہ ذہنی بے بسی محسوس کر رہا تھا۔ وہ کچھ بھی تو نہیں کر سکتا تھا۔ یہ جیلن اس سے جو مطالبہ کر رہے تھے، اس کا پورا کرنا اس کے بس سے باہر تھا۔ لیکن انکار بھی تو ممکن نہ تھا۔ آخر یہ صورت کب تک قائم رہے گی؟ جو کچھ ہو رہا تھا جو کچھ ہو چکا تھا، یہ سب اتنی تیزی اور سرعت سے ہوا تھا کہ وہ یہ بات سوچ سکا کہ ان دھمکیوں اور کارروائیوں کا آخر انجام اور مقصد کیا ہے۔۔۔ چاک ٹٹ



۔۔۔ پولیس کار ۔۔۔ دانش اور جیلین کا تصادم ۔۔۔ ہینک گریفین کا تن تنہا چل کھڑا ہونا۔ دانش اور جیلین گریفین کے پُراسرار معاملات، کبھی میسل، کبھی ڈنگا ۔۔۔ آخر یہ سب کیا ہے ہوا ۔۔۔ اور اب کیا ہوگا؟

ڈان نے جیسے ہی دروازہ بند کیا، رالفی اسے گھورنے لگا۔

''وہ مس سولیفٹ تھیں۔'' رالفی نے کہا۔ ''وہ پانچویں درجہ کو پڑھاتی ہیں یہاں نہ جانے کیوں طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔ ورنہ میں تو کھیل رہا تھا۔''

''خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ مس سولیفٹ نے جو کچھ کیا، بہتر ہی کیا۔'' ڈان نے بے حس و حرکت بیٹھے ہوئے کہا۔

رالفی کو ایسا محسوس ہوا جیسے اس کا باپ اس سے کچھ خفا ہے۔ رالفی کو اپنے باپ کی موجودگی پر تعجب ہو رہا تھا اور ڈان یہ سوچ رہا تھا کہ جیلن کے احکام کی تعمیل وہ کیونکر کر سکے گا۔ کیا یہ اس کے بس میں ہے؟ پھر جیلن گریفین نے ڈان سے کہا۔

جب تم باہر گئے تھے، رالفی کی معلم آئی۔ اس نے رالفی کی صحت کے بارے میں اظہار تشویش کیا اور پوچھا آج وہ اسکول کیوں نہیں آیا۔ میں تو اپنے کمرہ میں تھا اور اس خطرناک سوال کے نتائج سے نپٹنے کی ترکیب سوچ رہا تھا، لیکن تمہاری بیوی نے عقلمندی سے کام لیا اور بگڑی ہوئی بات بنالی۔ مس سولیفٹ کی تسلی ہوگئی اور اس نے کسی طرح کے شک و شبہ

کا اظہار نہیں کیا۔ اتنے میں رالفی نے ایک کتاب مس سولیفنٹ کو لے دی اور اس سے کہا: "اسے اسکول لیتی جایئے۔" کوئی ایک گھنٹے کے بعد وہ پھر آئی۔ اسے رالفی کی دی ہوئی کتاب میں ایک تحریر ملی، وہ پڑھنے لگی، "رالفی نے جو کچھ لکھا ہے میں اس پر بالکل یقین نہیں کرتی، لیکن ایلینور کا فرض ہے کہ وہ اپنے خود سر لڑکے پر کڑی نگرانی رکھے، اور اسے اس طرح کے مواقع نہ دے۔ پیارے ڈیڈ! میں تمہیں ایک موقع دیتا ہوں، تم اپنے لڑکے کو سنبھال لو، اسے تنبیہ کرو، بلکہ میں تو کہتا ہوں اسے ایک تھپڑ مارو اور تاکید کر دو آئندہ ایسا نہ کرے، ورنہ پھر میں مجبور ہو کر دالشن کو یہ معاملہ سونپ دوں گا وہ سخت گیر آدمی ہے۔ ذرا دیر میں صاحبزادے کو راہ راست پر لے آئے گا۔"

رالفی! ڈان نے کہا: "گزشتہ رات کتنی ہولناک تھی، بھول گئے؟ یاد رکھو اس مرتبہ ضرور وہ ہم میں سے کسی نہ کسی کو شوٹ کر دیں گے ——— پھر اس کی آواز ایک دردناک کراہ میں تبدیل ہو گئی۔ اس نے کہا: "بیٹے رالفی! کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمہاری بے گناہ ماں کو یہ لوگ مار ڈالیں؟"

رالفی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"نہیں نہیں! میں نے اس رقعہ میں جو کچھ لکھا تھا وہ صرف یہ تھا کہ ہمیں مدد کی ضرورت ہے۔ ہم اس گھر میں قیدی کی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں ——— کیوں بابا، کیا ہم قیدی نہیں ہیں؟"



رالفی! ڈان نے بلند آواز سے کہا: "کیا تم چاہتے ہو تمہاری ماں مار ڈالی جائے؟ آخر تم معاملہ کی نزاکت سمجھتے کیوں نہیں؟ تم اتنے ننھے بھی نہیں ہو۔" یہ کہہ کر ڈان نے رالفی کے بازو پکڑ کر اسے جھنجھوڑ ڈالا۔

ذرا تامل کے بعد ڈان نے بظاہر اسے جھنجھوڑتے ہوئے، سرگوشی کے انداز میں کہا: "رالفی بیٹے سنو! چیخ چیخ کر رونا شروع کر دو۔ شاباش زور سے ہاں خوب زور زور سے رونا شروع کر دو!"

لیکن رالفی پر کوئی اثر نہ ہوا۔ وہ بھونچکا سا اپنے باپ کو دیکھ رہا تھا، ڈان نے پھر اسے چھوڑ دیا۔ دالشن کو دکھانے کے لئے ڈان نے جو سلوک رالفی سے کیا تھا، اس سے دل ہی دل میں وہ بہت غمگین ہو رہا تھا۔ بہر حال اس کی تدبیر کارگر ثابت ہوئی اور رالفی صاحب نے بھوں بھوں رونا شروع کر دیا آنکھوں سے آنسو برس رہے تھے اور حلق سے بلند آہنگ نغمات کا سلسلہ جاری تھا رالفی کے گریۂ بے اختیار سے ڈان نے ایک طرح کا سکون سا محسوس کیا۔ پھر اس نے اسے گود میں اٹھا کر سینے سے لگا لیا۔ رالفی کے آنسو ڈان کے رخسار پر گر رہے تھے ڈان نے بہت نرم اور شفقت آمیز لہجہ میں رالفی سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"روئے جاؤ بیٹے! خوب زور زور سے چیخ چیخ کر، ہاں سلسلہ ٹوٹنے نہ پائے؟"

## (۴)

چک رالف دل ہی دل میں خود اپنے آپ سے مخاطب تھا۔ وہ کہہ رہا تھا صبح ہوتے ہی اصل حقیقت معلوم ہو جائے گی۔ وہ اپنی جاب کی کار میں اڑا چلا جا رہا تھا اور خیالات ذہن کی پراسرار نقل و حرکت میں الجھے ہوئے تھے۔ اس نے سوچا۔ صبح میں سینڈی سے ملوں گا اور وہ سب کچھ بتانے گی معلوم ہو جائے گا ماجرا کیا تھا۔ پھر اس طرح ادھر ادھر کے چکر کاٹنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اس نے اپنے دل سے کہا۔ میں اس گھر کے کم از کم دس پھیرے کر چکا ہوں۔ مگر ذہن کی نقل و حرکت کی گرہ نہ کھل سکا۔ آخر مسٹر ہلیارڈ نے جھوٹ بول کر اپنے تئیں شرابی کیوں ظاہر کیا بھلا اس من گھڑت کہانی پر یقین کیا جا سکتا ہے۔ اگر وہ واقعی شرابی تھے تو اپنے گھر کے احاطے میں بغیر شراب کی بوتل کے کیسے داخل ہو گئے اور قدم



کے اندر قدم کیوں نہ رکھا؟ اور پھر یہ بات بھی تو ہے کہ ان کے قدموں میں ذرا بھی لڑکھڑاہٹ نہیں تھی۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتے گھر کی طرف بڑھ رہے تھے

اضطراب ـــــ ہاں یہی صحیح لفظ ہے۔ مسٹر ہلیارڈ اور سینڈی دونوں سراپا اضطراب نظر آ رہے ہیں۔ لیکن کیوں؟ کس سبب سے؟ آخر وجہ اضطراب کیا ہے؟

اسی پیچ و تاب میں اس کی نظر عقب نما آئینہ پر پڑی تو اسے ایک سرخ رنگ کی روشنی دکھائی دی۔ یہ اس بات کی علامت تھی کہ پیچھے آنے والی کار سے روکنے کا تقاضا کر رہی ہے۔ اس نے تیوری چڑھائی۔

"کیوں؟"

اور پھر وہ انتظار میں بیٹھ گیا کہ دیکھئے پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے؟

(۵)

ہیلن نیمیر پُراسرار طور پر ادھیو کے مقام کولبس کے آس پاس کہیں غائب ہو گئی تھی اور عین اس وقت جب وہب کو با اطمینان ہو گیا تھا کہ ہیلن شہر کے آس پاس ہی کہیں موجود ہے کیونکہ وہ گمنام خط بہر حال اسی سے متعلق تھا کہ اس کمبخت ہیلن نے گم ہو کر ایک نیا مسئلہ پیدا کر دیا۔ وہ بڑی بیتابی کے ساتھ اس کا منتظر تھا کہ اس سلسلہ میں کوئی نئی اطلاع ملے۔

"جیسے ہی وہ ملے اسے فوراً یہاں لے آؤ!" وہب نے ایک باوردی سپاہی کو ہدایت دی "اور وہاں پٹرول کاروں کو جہاں تک ممکن ہو، نظر سے اوجھل رکھو!"

پھر وہ شام نرسن سے مخاطب ہوا!

"شام! دیکھو تو یہ کتنا مشتبہ اور پُراسرار ماجرا ہے؟ ایک آوارہ گرد نوجوان



ایک خوبصورت کار میں برابر ایک ہی گڑتو کے پھیرے کر رہا ہے۔ کیا یہ بات خلاف قانون نہیں ہے؟"

"آخر وہ اسی گڑتو کے پھیرے کیوں لگائے جا رہا ہے" شام نرسن نے پوچھا "ضرور اس سے پوچھ گچھ کرنی چاہیئے اسے بلاؤ"

وہب نے اس نوجوان آدمی کو ٹوکا اور اس سے پوچھ گچھ شروع کر دی مگر نوجوان کے چہرے پر نہ ہراس کے آثار تھے نہ دہشت کے۔

وہب نے اس سے سوال کیا؟

"کیا یہ گشت تفریح کے سلسلہ میں ہو رہی ہے؟"

"میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا جناب!"

"کچھ پیئے ہوئے ہو؟"

"بالکل نہیں!"

"ذرا اپنا لائسنس تو دکھانا۔ ہے نا؟"

بغیر کسی تامل کے نوجوان نے بٹوے سے لائسنس نکالا اور وہب کے سامنے پیش کر دیا۔

"چارلس رائٹ!" وہب نے زور زور سے پڑھنا شروع کیا۔

"ہاں جناب چارلس رائٹ صاحب! آپ کرتے کیا ہیں؟"

"ہپ برن اور ہیلن کے نام سے جو وکیلوں کا دفتر ہے اس میں وکیل

ہوں؟ یہ دفتر گارڈین بلڈنگ میں واقع ہے۔"

"ٹھیک ـــ مگر اپنے بارے میں اگر ممکن ہو تو کچھ اور بتائیے۔"

"کچھ اور کیا بتاؤں؟ جو آپ نے پوچھا، بتا دیا۔ کچھ اور پوچھیے کچھ اور بتا دوں گا ـــ!"

ان باتوں سے جزبز ہو کر ویب اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے تند اور تلخ لہجے میں کہا:

"سنیے مسٹر رائٹ! ذرا سنبھل کر بات کیجیے اگر آپ کوئی بات نہیں چھپائیں گے تو یقیناً آپ کو کسی زحمت سے دوچار نہیں ہونا پڑے گا ـــ بتائیے! اتنی دیر سے آپ اس گراؤنڈ کے پھیرے کیوں لگا رہے ہیں؟ ظاہر ہے کسی فٹ بال کے میچ میں تو آپ حصہ نہیں لے رہے ہیں؟"

"اس سے کوئی بحث نہیں؟" چارلس رائٹ نے کہا؟ "یہ بتائیے؟ ان سوالات سے آپ کا مقصد کیا ہے؟"

ویب نے ذرا کرخت لہجہ میں کہا!

"تین مجرم شیربے ہاٹ جیل سے مفرور ہیں۔ کیا آپ نے اخبار میں یہ خبر نہیں پڑھی؟ کیا آپ نے ریڈیو نہیں سنا جو لگاتار یہ خبر نشر کر رہا ہے؟"

چارلس رائٹ نے اقرار میں سر ہلایا۔ ویب نے کہا۔

"ہمیں کامل یقین ہے، یہ تینوں چھپے ہوئے ہیں شہر میں اور یہ مسٹر



رائٹ! یہ بالکل ممکن ہے کہ آپ جہاں کے چکر کاٹ رہے ہیں، اسی اطراف میں یہ مجرم چھپے ہوں ـــ بتائیے میرا شبہ بے بنیاد تو نہیں ہے؟" ویب نے پھر ذرا برہم ہوتے ہوئے پوچھا: "آپ کچھ جانتے ہیں اس سلسلے میں؟"

چارلس رائٹ نے جواب دیا:

"بالکل نہیں!"

"خبردار!" ویب نے گرجتے ہوئے کہا: "مجھ سے جھوٹ بولنے کی کوشش نہ کرو۔ تمہارا چہرہ ایسا لگ رہا ہے، جیسے تم سے کوئی جرم سرزد ہوا ہو!"

چارلس رائٹ نے ویب کو مطمئن کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا!

"نہیں، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ کو غلط فہمی ہوئی۔ بات صرف اتنی ہے کہ یہیں قریب میری ایک گرل فرینڈ رہتی ہے، میں اس چکر میں گھوم رہا تھا کہ آپ نے سوالات کا تار باندھ دیا!"

"مسٹر رائٹ! آپ کی اس گرل فرینڈ کا نام کیا ہے؟"

"جی اس کا نام؟ ـــ اس کا نام ہے ایلن!" چارلس رائٹ نے کہا: "وہ ابھی تھوڑی دیر ہوئی اپنے گھر گئی ہے!"

"آپ نے اسے دیکھا تھا کہ وہ اپنے گھر گئی ہے؟"

"جی ۔۔۔ کیا پوچھا آپ نے؟ آج وہ ایک دوسرے شخص کے ساتھ کہیں باہر گئی تھی، یہی وجہ ہے کہ میں اس کا پتہ لگانے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن اس کے سوا اور کوئی بات نہیں۔ کیا اس واقعہ پر میرا دل ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جانا چاہیئے؟ مجھے فکرمند نہیں ہونا چاہیئے؟ شک کی حالت کے جذبات کیا مجھ پر اثر انداز نہیں ہو سکتے؟"

"مسٹر رائٹ آپ ٹھیک کہتے ہیں۔ واقعی آپ کو شک سے جل مرنا چاہیئے لیکن براہ کرم اس کا پتہ تو بتا دیجئے!"

"اس کے گھر کا ٹھیک ٹھیک پتہ تو مجھے نہیں معلوم" چارلس رائٹ نے جواب دیا۔ "لیکن وہ میرے دفتر ہی کی بلڈنگ میں کام کرتی ہے۔ اس کا گھر ووڈ آکسفورڈ اسٹریٹ میں ہے۔"

"ٹھیک ہے، ٹھیک ہے!" ویب نے رائٹ پر ایک نظر ڈالتے ہوئے آہستہ سے کہا۔ "اچھا تو اپنے گھر تشریف لے جائیے اور آرام سے سو رہیئے!"

چارلس رائٹ واپس جانے کے لئے مڑا لیکن ویب کی آواز سن کر وہ پھر رک گیا۔

"ایک اور بات، مسٹر رائٹ! میں چاہتا ہوں، آپ یہ رقعہ پڑھ لیں، اور پھر ذرا سوچئے کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ وہ کون آدمی ہو سکتا ہے جس نے



یہ رقعہ لکھا ہے؟"

رائٹ نے ویب کے ہاتھ سے وہ رقعہ لے لیا اور پڑھنے لگا۔ ویب اسے ٹکٹکی لگائے دیکھ رہا تھا اور محسوس کر رہا تھا کہ اس رقعہ کے پڑھنے کے بعد جو تاثرات اس پر طاری ہوئے تھے وہی رائٹ پر بھی طاری ہیں۔

رقعہ پڑھنے کے بعد رائٹ نے کہا:

"میرا خیال ہے یہ بڑی خطرناک بات ہوگی۔ اگر مجرموں کے ساتھ بے گناہ لوگ بھی پھنس جائیں؟"

ویب نے ایک تاثر کے عالم میں کہا:

"ہاں بہت زیادہ خطرناک!"

"میرا خیال ہے۔" "اس کے آگے چارلس رائٹ نے کچھ نہیں کہا، اس نے دروازہ کھولا اور باہر چلا گیا۔

ٹام پلسٹن نے ویب سے کہا:

"کیوں نہ آکسفورڈ اسٹریٹ میں ایلن کے گھر کا سراغ لگایا جائے ممکن ہے وہاں سے کچھ پتہ چل سکے؟"

ویب نے جواب دیا:

"کیا حرج ہے لیکن آؤ پہلے ذرا نقشہ پر تو ایک نظر ڈال لیں کیا سارے نام درج ہو گئے؟"

"وہاں بہت بڑا حصہ ناموں کا درج کر لیا گیا ہے، لیکن اس فہرست
پر پورا بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ اتنا وقت کہاں تھا کہ سارے ناموں کی
پڑتال کی جا سکے۔ کوئی ڈائرکٹری بھی اس وقت پاس نہیں ہے!"

ویب نے نقشہ کو دیکھتے ہوئے کہا!

"گسفرڈ اسٹریٹ — یہ دیکھو!"

ویب اور شام ونسٹن نے مل کر نقشہ دیکھنا شروع کیا۔ دونوں کے
سر میز پر جھکے تھے اور نظریں نقشہ پر جمی تھیں، پھر ویب اٹھ کھڑا ہوا۔
اس نے کہا:-

"شام! مجھے تو اس محلے میں سرے سے ایلن کا نام ہی نظر نہیں آتا۔
لیکن —

"اچھا شام ایک کام کرو۔ ایلن کو تو چھوڑو۔ ذرا وہ جگہ تو معلوم کرو
جہاں چارلس رائٹ رہتا ہے۔ نیز یہ کہ واقعی اس کی گرل فرینڈ کون ہے
اور کہاں بودوباش رکھتی ہے؟ اگر صبح تک ان باتوں کا پتہ تم نہ چلا سکے، تو
مسٹر رائٹ کو پھر اس دفتر میں آ کر جواب دہی کرنا پڑے گی!"



( ٦ )

ویب کے دفتر سے نکل کر جیک رائٹ روانہ ہوا اور بہت جلد خیالات
پریشان نے پھر اسے گھیر لیا۔ وہ اپنے آپ سے کہنے لگا:

"اب معلوم ہوا، اصل معاملہ کیا ہے؟ — میں نے جو کچھ سوچا تھا
بات تو اس سے کہیں زیادہ سنگین اور خطرناک نکلی!"

یہی سوچتے سوچتے اس نے کار کا رخ جنوب کی طرف یعنی اپنے ال
کے گھر کی جانب موڑ دیا۔ وہاں پہنچ کر کار گیرج میں رکھی اور اس کے بعد
اپنی سیاہ رنگ کی چھوٹی سی کار میں آ بیٹھا اور کلب جانے کے ارادہ
سے باہر نکلا اور روانہ ہو گیا۔ اس کے کانوں میں مینڈی کے الفاظ گونج رہے
تھے!

"جیک کیا تم ایک پستول دے سکتے ہو؟"



Rekhta

وہ دل ہی دل میں ایک ہیرو بننے کا خواب دیکھ رہا تھا۔ اب وہ سب کچھ سمجھ چکا تھا۔ وہ سینڈی کو اس مصیبت سے نکالنا چاہتا تھا کہ نازک موقع پر وہ ہلیارڈ کی مدد کرنا چاہتا تھا۔ وہ جان گیا تھا کہ سینڈی یہ نہیں چاہتی کہ پولیس کو اس کے گھر کا پتہ لگے۔ نہ مسٹر ہلیارڈ کی یہ خواہش ہے کہ وہ پولیس کے چکر میں آئیں۔

سینڈی اس وقت یقیناً گھر پر ہوگی!

رانٹ نے کار کا انجن اسٹارٹ کیا اور چل پڑا۔ اس کے دماغ میں خیال آرہا تھا کہ پولیس کو صورت حال کی اطلاع دے دینی چاہیئے۔ پولیس کو تاریکی میں رکھ کر وہ کوئی معقول کام نہیں کر رہا ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ پولیس کسی ایک آدمی کا نام تو نہیں، جسے اعتماد میں لے لیا جائے۔ پولیس تو ہر طرح کے لوگوں پر مشتمل ہے۔ یہ ڈیلا ٹیلا سا آدمی جو ہے تب اسی کو دیکھو، یہ جس طرح مفروروں کے لئے خطرناک ہے، اتنا ہی ہلیارڈ ہاؤس کے بے گناہ اور معصوم مکینوں کے لئے بھی ہو سکتا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ان تینوں مفروروں کو گرفتار کرے یا قتل کرے اور اس طرح اپنی ترقی کا راستہ ہموار کرے۔ لیکن ان بے چاروں کا کیا ہوگا؟ ہلیارڈ کے گھر والوں کا!

آخر کار رانٹ نے کار کلب کے سامنے آکر روک دی۔ وہ اندر



پھر جب شام کے اخبارات اٹھائے اور ان کی ورق گردانی کرنے لگا تو ان میں تینوں مفروروں کی تصویریں بھی شائع ہوئی تھیں۔ ان کے کھردرے اور نفرت انگیز چہرے دیکھ کر اس کے دل میں تلخی سی پیدا ہوئی۔ اس وقت اس کے دل و دماغ پر صرف ایک ہی خیال چھایا ہوا تھا۔ ڈان ہلیارڈ اور اس کے اہل و عیال عالم تصور میں ڈان کا چہرہ نظر آیا۔ فوراً ہی اس کے دل میں احترام کا جذبہ ابھر آیا۔ اور اسی جذبے کے ساتھ ایک اور جذبہ بھی۔ یہ شرم و ندامت کا جذبہ تھا اسے افسوس ہو رہا تھا کہ اس نے آج مسٹر ہلیارڈ کو سبک نظروں سے دیکھا تھا۔ ان کی زندگی ناکارہ، سست اور بیکار سی محسوس کی تھی لیکن جو شخص اس بے جگری سے حالات کا مقابلہ کر رہا ہو، وہ بے کار اور ناکارہ نہیں ہو سکتا۔

پھر اس نے سوچا، ڈان ہلیارڈ تو جو کچھ بس میں ہے کر رہا ہے، لیکن حضرت رانٹ! آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ اپنی گراں مایہ متاع کی خاطر بھی کچھ کر سکنے کی ہمت رکھتے ہیں؟

یہ سوچ کر اس نے پستول کو مضبوطی سے اپنی مٹھی میں لے لیا اور طے کر لیا کہ خاموشی کے ساتھ اور سب کچھ فراموش کر کے ہلیارڈ ہاؤس پہنچ جائے اور ان مفروروں کی سرکوبی جس طرح بھی ہو سکے کرے اور ہیرو کا مقام حاصل کرے۔ اس نے پھر جیب میں ہاتھ ڈالا۔ ایک سخت سی

جیمز نے اس کی انگلیاں مروڑ کر نکال کر دیکھا تو معلوم ہوا یہ کنجی ہے جو
سینڈی کے ہاتھ سے اس کے ہاتھ میں آئی تھی۔ یہ ہلیارڈ ہاؤس
کے عقبی دروازہ کی کنجی تھی!
وہ سوچنے لگا، کیا اس کنجی کو محفوظ طریقہ پر استعمال کرنے کی
کوئی صورت نکل سکتی ہے؟



( ۷ )

حالات کے بدلتے ہوئے رُخ سے ناواقف ہینک گرفن ایک
ایسی کار پر سفر جاری رکھے ہوئے تھا، جس پر لائسنس کی پلیٹ نادرتی کی
گھسٹے ہوئے ڈان ہلیارڈ نے سینڈی کی کار سے لائسنس پلیٹ نکال کر سبز
رنگ کی سیڈان کار پر لگا دی تھی اور اب وہ ویسٹ دریا کی تہ میں
پہنچ چکی تھی۔ ہینک شہر کے مغربی کنارے کی طرف جا رہا تھا۔ ارادہ یہ تھا کہ
جلد از جلد شارٹ شام پر پہنچ جائے۔ وہ جلد از جلد بلی سے بھی رابطہ قائم
کرنا چاہتا تھا اس لئے سوچ رہا تھا کہ اگر کوئی ذہن نشین آجائے تو اس سے
کچھ ضروری باتیں کرلے۔ سوچتے سوچتے اسے خیال آیا کہ ایک ادھر ایک
مقام ایسا ہے جہاں سے یہ مشکل حل ہو سکتی ہے۔ اور وہ مقام ہے شیڈ
ریستوران۔ صرف اسی طرح وہ بلی سے رابطہ قائم کر سکے گا، مرغوس شہر کی حد

جلد از جلد آ سکتا تھا کہ وہ بھی یہاں آکر اس سے مل جائے۔ اور پھر دونوں
ایک ساتھ شکار کو یعنی اس وقت ہیلن ٹیمر کو تلاش کر لیں۔ اس جال سے نکلنے
اور اس جنجال سے نجات پانے کی یہی صورت ہے۔

اب اس نے کار کا رخ موڑا اور شارع عام کی طرف چل پڑا۔ اتنے
میں ایک چھوٹا سا ٹرک آتا دکھائی دیا۔ ہینک نے اپنی کار کو اس سے بچانے
کے لئے دائیں طرف موڑ دیا اور پھر کچھ آگے جا کر کار روک دی اور اتر پڑا
سڑک کے کنارے ٹیلیفون بوتھ سے چند قدم آگے چل کر وہ رک گیا۔ پھر کچھ سوچتا ہوا
فون کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ ڈائریکٹری اٹھائی اور ہیلن ٹیلرڈ کے گھر کے نمبر
تلاش کرنے لگا جو حروف تہجی کے اعتبار سے وہ نمبر ڈھونڈ سکا۔ اس کی طبیعت
جھنجلا رہی تھی

بہرحال نمبر مل گئے۔ اس نے آہستہ آہستہ ڈائل گھمایا۔ پھر فون کی گھنٹی
دوسری طرف بجنے کی آواز سنی آواز آئی:-

"میں ہیلن ٹیلرڈ بول رہا ہوں!"

ہینک نے الجھتے ہوئے سانس کے ساتھ کہا:

"میں مسٹر جیکس سے بات کرنا چاہتا ہوں۔"

یہ وہی نام تھا جسے ہیلن نے دوسروں کو مغالطہ میں رکھنے کی خاطر اپنے لئے
اختیار کیا تھا۔ ابھی دوسری طرف سے کوئی جواب نہیں ملا تھا کہ ہینک نے



دیکھا، ایک باوردی سپاہی ریستوران کے اندر داخل ہوا اور کاؤنٹر کے
پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔ یہ ایک نوجوان شخص تھا اور کاؤنٹر پر جو آدمی متعین تھا
اس سے گفتگو کر رہا تھا۔ اتنے میں ہینک کے کان میں آواز آئی:-

"ہیلو، ہیلو ـــ کون ہے؟"

"ہینک!" ہینک نے آہستہ سے کہا۔ پھر سرگوشی کے لہجہ میں دوبارہ
اپنے الفاظ دہرائے "میں ہینک بول رہا ہوں!"

اس سے زیادہ ہینک کچھ نہ کہہ سکا۔ کیونکہ وہ سپاہی اب کاؤنٹر سے
ہٹ کر ٹہلتا ہوا اسی طرف آ رہا تھا جہاں ہینک بیٹھا ہیلن سے باتیں کرنے
کی کوشش کر رہا تھا۔ سپاہی کو قریب آتا دیکھ کر ہینک اور زیادہ گھبرا گیا۔ اس
سے اور تو کچھ نہ بن آیا۔ اس نے فون اپنی جگہ رکھ دیا۔ گفتگو کا سلسلہ منقطع کرکے
وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ چاہتا تھا۔ اس سپاہی کی نظر سے جلد از جلد اوجھل ہو جائے
کیونکہ اگر گرفتاری عمل میں آگئی تو اس کا لازمی نتیجہ موت کی کرسی کی صورت
میں نکلے گا۔ یہ سوچ کر اس نے بظاہر بڑی بے پروائی سے اپنے ہاتھ نیچے گرا
لئے اور واپس جانے لگا۔ لیکن سپاہی نے اسے روک لیا اور کہا:

"مسٹر وہ سیاہ رنگ کی گاڑی تمہاری ہی ہے نا؟"

سپاہی کے لہجہ میں کسی طرح کی سختی اور درشتی نہیں تھی۔ یہ ایک سادہ سا
سوال تھا۔ اس کی تہہ میں کوئی اور بات نہیں تھی۔ کیونکہ سپاہی کو ہینک کے

بارے میں بہتر ہی نہیں تھا کہ یہ مفروروں میں سے ایک آدمی ہے۔ لیکن
ہینک تو دوسرے ہی عالم میں تھا۔ اس کا دل چور تھا۔ وہ خود مجرم تھا لہٰذا اس
سادہ سوال سے بھی گھبرا گیا۔ اس نے گھبرائے ہوئے لہجہ میں کہا:

"جی ہاں وہ کار میری ہی ہے! ۔۔۔ مگر آپ یہ کیوں پوچھ رہے ہیں؟"

سپاہی نے جواب دیا:

"اس لئے کہ آپ کی کار پر لائسنس کی پلیٹ نہیں ہے: ۔۔۔ کیوں
نہیں ہے؟"

ہینک کے ہاتھ جیب میں تھے پستول اس کی گرفت میں تھا۔ اس
نے سوچا، دیر سے فائر کر دوں اس سپاہی پر تاکہ بات ختم ہو۔

سپاہی نے پھر پوچھا۔

"بتائیے آپ کی لائسنس پلیٹ کہاں ہے مسٹر؟"

اس مرتبہ سپاہی کے لہجہ میں ذرا سختی تھی ہینک نے سوچا اب بات
بڑھنی نہیں چاہیے یہیں ختم ہو جانی چاہیے اس نے جیب سے پستول
نکالا اور دو گولیاں داغ دیں۔ گولی سپاہی کے سینے میں لگی، وہ چکرایا اور دھڑام
سے فرش پر گر پڑا۔ پستول کی آواز سے سارا کمرہ گونج گیا اور کمرہ میں بارود کا
دھواں پھیل گیا۔ ہینک نے بے سوچے سمجھے ایک مرتبہ پھر فائر کیا۔ اس
مرتبہ گولی کسی آدمی کے نہیں لگی، البتہ کھڑکی کے شیشے چکنا چور ہو گئے اور



اس کے بعد پستول ہاتھوں میں لئے لئے وہ بھاگ کھڑا ہوا۔

باہر نکلا تو ٹرک اس کی کار کا راستہ روکے کھڑا تھا۔ وہ تیزی سے بھاگ رہا تھا
بھاگتا گرتا پڑتا وہ اپنی کار کے قریب پہنچا۔ لیکن یہاں دوسرا سپاہی اس
کا منتظر تھا۔ اسے دیکھتے ہی اس کے کان میں جیلن گرلیفن کے وہ الفاظ گونجنے
لگے، جو اس نے اس وقت کہے تھے، جب ہینک، ملیارڈ کا گھر چھوڑ کر
بھاگ رہا تھا۔

"تھوڑی ہی دیر میں تم پھر پکڑے یہاں لائے جاؤ گے!"

اس وقت ہینک پر ایسی سراسیمگی طاری تھی کہ نہ اس کے اعصاب قابو
میں تھے نہ ہوش و حواس۔ وہ حد سے زیادہ گھبرایا ہوا تھا۔ موت سامنے
نظر آ رہی تھی۔

اسی اثنا میں ٹرک پر بیٹھے ہوئے سپاہیوں نے گولی چلائی۔ وہ اس
کے سینے کے بجائے پاؤں کا نشانہ بنا رہے تھے۔

یہ کیفیت دیکھ کر وہ پھر سر پہ پاؤں رکھ کر بھاگنے کی کوشش کرنے
لگا۔ اسے یہ اندازہ نہیں تھا کہ اس کے قدم کس سمت اٹھ رہے ہیں؟ وہ
بے تحاشہ بھاگ رہا تھا۔ چاہتا تھا کسی طرح شارع عام پر پہنچ جائے اور
وہاں کوئی پناہ گاہ تلاش کرے لیکن اب مایوسی غالب آتی جا رہی تھی۔ مایوسی
کی شدت نے اس کی رفتار پر اثر کیا اور وہ آہستہ آہستہ چلنے لگا۔ وہ ایک

فٹ پاتھ سے ٹکرایا۔ اس اثنا میں ایک گولی سنسناتی ہوئی آئی اور اس کے شانے کو چھیدتی نکل گئی۔ ساتھ ہی ساتھ خون کا فوارہ اُبلنے لگا۔ درد کی شدت نے اسے بے حال کر دیا۔ دماغ گھومنے لگا۔ آنکھوں کے نیچے اندھیرا آ گیا۔ پاؤں ڈگمگانے لگے۔ اب وہ ایک قدم بھی آگے نہ بڑھ سکا۔ ایک دفعہ تڑپا اور دھڑام سے گر پڑا — موت اس پر غالب آ گئی تھی۔ وہ واقعی دکا ہو گیا تھا جس کا اس نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔ لیکن بھلا اس بے بسی سے دم توڑ سکتا تھا؟



# دام

دامِ صیاد ہے ہمہ رنگ زمیں
اب مفر کی کوئی صورت ہی نہیں

# ناول ہی ناول

بنت حوا — ایم اس ریحانہ چودھری — ۳۰/-
مقدس آگ — " — ۳۰/-
دلدل کا پھول — " — ۱۵/-
خانماں برباد — " — ۳۰/-
بھاری پتھر — " — ۳۰/-
جاپانی سلطان — " — ۳۰/-
مغرور دولت — " — ۳۰/-
خاقان مغرب و مشرق — " — ۳۰/-
دیوتا (۱۱ حصے) — محی الدین نواب
دنیا کا طویل ترین ناول ، فی حصہ ۲۵/-
گمشدہ ہی گئی — محی الدین نواب — ۳۰/-
آتشدہ بانو — " — ۳۰/-
دو رنگ — " — ۳۵/-
ادھورا ادھوری — " — ۳۵/-
صدیوں کا بیٹا دو حصے — ایم اے راحت — ۷۰/-
نقرہ — " — ۳۵/-
نقش سرخ — " — ۳۵/-
زروان کی تلاش تین حصے — " — فی حصہ ۳۵/-
والیبہ (دو حصے) — " — ۳۵/-
پشتمن مکمل — " — ۳۰/-
خزانہ — " — ۳۰/-
شہباز دو حصے — ایم اے ... — فی حصہ ۳۵/-
سرفروش — " — ۳۵/-
شاطر — شکیل انجم — ۳۵/-
انکا — جمیل اصفہانی — ۳۵/-
بازیگر ۳ حصے — شکیل عادل زادہ — ۴۰/-

انسان اور شیطان — احمد فراز — ۳ حصے فی حصہ ۳۰/-
ایلیکا ۳ حصے — ایم اے راحت — فی حصہ ۳۵/-
(حضرت آدم سے عادل تک کے انسان کی کہانی)
جہاں جب مکمل — حشمت علی خاں — ۳۰/-
تاریک سفر — محسن رضا — ۳۰/-
(بچارس سو پھر روح کی کہانی)
غلام روحیں — شاہ جی — ۳۰/-
گنگا اور طوفان — یعقوب جمیل — ۳۵/-
اندھی کی آخری کتاب — ابن انشا — ۱۵/-
پیاری اور ... — ابو القرن — ۲۰/-
البیلی — سلمی کنول — ۲۵/-
وحشی شہر — رضیہ بٹ — ۳۰/-
سانولی — " — ۳۵/-
افشاں — اے آر خاتون — ۵۰/-

ابن صفی کے صد ابہار جاسوسی ناول
ہر کتاب میں ابن صفی کے چار حصے، ہر ایک مکمل ناول موجود ہیں آدھا تیتر، آدھا بٹیر، آخری آدمی، آدم خور، تصویر دوست، ... خون کے پیاسے، نقش، ... ڈاکٹر ڈریڈ، زہریلا انسان، سوالیہ نشان، ناگن، پتھر کا آدمی، آخری شعلہ، ستاروں سے آگے، پہچانے ... ، ... ، خونی ... ، ... ، ... ، ...
★ ہر کتاب کی قیمت ۳۰/- روپے

کتاب والا
۲۶۹۳، پہاڑی بھوجلہ، دہلی ۱۱۰۰۰۶


(۱)

رات کے کوئی دو بجے ہوں گے کہ رائٹ کے دروازے پر کسی نے دستک دی ۔ وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا ۔ پہلے تو کمرہ کی بتی روشن کی پھر ننگے ہی پاؤں آگے بڑھا اور دروازہ کھول دیا ۔ دیکھتا کیا ہے ، نائب حاکم شہر مسٹر وبیب سامنے جلوہ نما ہیں ۔ وہ حیرت سے ان کی طرف ٹکر ٹکر دیکھنے لگا ۔

”میں ایک لمحہ کے لئے بھی پلک نہ جھپکا سکا مسٹر رائٹ !“

یہ کہتا ہوا وبیب اندر داخل ہوگیا ۔ کمرہ میں داخل ہوتے ہی اس نے ایک ہی نظر میں بھانپ لیا کہ خود مسٹر رائٹ بھی اس مصیبت میں گرفتار ہیں ۔ انھیں بھی نیند نہیں آئی ۔ اب تک ، شاید کروٹیں ہی بدلتے رہے ہیں یا ممکن ہے ابھی باہر سے آئے ہوں گھوم گھام کر کیونکہ اب تک شب خوابی کا لباس زیب تن نہیں کیا تھا ـــــ !

بستر کے ایک کونے پر ویب بیٹھ گیا پھر وہ گویا ہوا:۔

"ہماری رفتارِ عمل گو سست ہے۔ لیکن ہم بالآخر کامیابی کی منزل کے قریب ہوتے جا رہے ہیں۔ آپ اگر چاہیں تو ہمارا بہت سا وقت بچا سکتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہی ہے۔ میرا مقصد کچھ لوگوں پر ہاتھ ڈالنا ہے ——"آپ جانتے ہیں میری مراد کن لوگوں سے ہے؟"

جیک رائٹ نے جواب دیا:۔

"نہیں —— لیکن کیا مجھے یہ جاننا چاہیے؟"

"میرا خیال ہے یقیناً!" ویب نے اپنے لہجے میں تبدیلی پیدا کرتے ہوئے کہا۔ "یہ چالبازیاں رہنے دیجئے آپ ایک قانون داں ہیں۔ آپ کو پولیس کے ساتھ آنکھ مچولی نہیں کھیلنی چاہیے۔"

جیک رائٹ حیرت سے ویب کو دیکھتا رہا۔ پھر کچھ رکتے رکتے اس نے کہا:۔

"آخر آپ کا مطلب کیا ہے؟ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟"

"میں کیا کہنا چاہتا ہوں؟ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کسفرڈ اسٹریٹ میں ایلن ہام کی کوئی لڑکی نہیں رہتی؟ اگر آپ راہ راست پر نہ آئے اور ٹھیک ٹھیک بات نہ بتائی تو سن لیجئے کان کھول کر میں آپ کے خلاف قانونی کارروائی کروں گا اور آپ محسوس کریں گے کہ قانون سخت بھی ہوتا



ہے اور کارفرما بھی۔

"اس طرح کی لایعنی اور مہمل باتیں نہ کیجئے!" جیک رائٹ نے غصہ کا اظہار کئے بغیر نرم لہجہ میں کہا۔ "میں آپ کی دھونس میں نہیں آسکتا!"

ویب اٹھ کھڑا ہوا اور کمرہ میں ٹہلنے لگا۔ اس کی نظر رائٹ کے جاپانی ساخت کے پستول پر گئی۔ اسے اٹھا کر اس نے اچھی طرح دیکھا بھالا۔ اور پھر زبان سے کچھ کہے بغیر جیک رائٹ کی طرف استفہامیہ نظروں سے دیکھنے لگا۔ گویا اس کا مطلب یہ تھا کہ ذرا ارشاد فرمائیے یہ پستول آپ کے پاس کہاں سے آ ٹپکا؟۔۔

"میرے پاس اس کا پرمٹ ہے!" جیک رائٹ نے کہا۔

"لعنت بھیجئے پرمٹ پر!" ویب چیخا۔ "سوال یہ ہے کہ اس کی آپ کو ضرورت کیا تھی اس وقت؟ اس سے آپ کیا کام لینا چاہتے تھے؟ یہ بھرا ہوا کیوں ہے؟"

"میرا ارادہ اس کو استعمال کرنے کا نہیں تھا!" جیک نے آہستہ سے کہا۔

ویب نے ایک مرتبہ پھر نگاہ اٹھا کر جیک رائٹ کا سر سے پاؤں تک جائزہ لیا۔ پھر پوچھا:۔

"بتائیے آپ کی گرل فرینڈ کا نام کیا ہے؟"

پھر ویب نے ایک ہاتھ سے گھونسہ تان کر دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی

بہ زور سے مارا اور کہا!

"آپ اس لڑکی کا نام بتائیے — جو پوچھتا ہوں، صرف اس کا جواب چاہیے۔ غیر متعلق باتوں کی ضرورت نہیں ہے!"

چک رائٹ نے ایک ٹھنڈی سانس بھری، پھر گویا ہوا:-

"بے شک آپ کو یہ سوال کرنے کا حق ہے۔ آپ کو مجھ پر شبہ کرنے کا حق بھی ہے۔ لیکن افسوس میں اس لڑکی کا نام نہیں بتا سکتا۔ یہ بھی عرض کردوں کیوں؟ وہ لڑکی اور اس کے گھر والے بے اندازہ مصیبتیں اس مختصر سی مدت میں برداشت کرتے رہے ہیں صرف اس لئے کہ پولیس کی زد سے بچے رہیں۔ پھر بھلا میں ان بے گناہوں کو کس طرح آفت میں مبتلا کردوں؟ سوچئے تو سہی!"

ویب نے کہا:-

"آخر آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا مجرموں کی تلاش میں یا انھیں گرفتار کرنے کے لئے میں اس گھر کو بارود سے اُڑا دوں گا جس میں وہ موجود ہیں؟"

"اچھا بتائیے آپ کیا کریں گے؟" چک رائٹ نے سوال کیا۔

اس بات کا فیصلہ ابھی خود ویب بھی نہیں کر سکا تھا کہ وہ کیا کرے گا؟

پھر بھی اس نے کہا:-

"ہر ممکن اور معقول تدبیر!"



اس جواب سے چک رائٹ کی وہ دہشت کسی حد تک کم ہو گئی جو پولیس اور سیٹھڈی کے خیال سے اس کے دل میں قائم تھی۔ اس نے کہا:-

"آپ وہ خط تو پڑھ ہی چکے ہیں جو ہوٹل سے ایک چھوکرے نے کسی گمنام آدمی کا آپ کو لا کر دیا تھا!"

"ہاں وہ میں نے پڑھا تھا اور آپ کو بھی دکھایا تھا!"

"جی ہاں وہی! — تو اس کی روشنی میں یہ ہونا چاہئے کہ آپ مجرموں کے گرفتار کرانے کے سلسلے میں اندھا دھند فائرنگ سے احتراز کریں۔"

ویب نے بلند آواز سے جواب دیا۔

"ہاں۔ یہ تو میں بھی چاہتا ہوں — !"

ویب کے اس پُر رعب انداز سے چک رائٹ متاثر نہیں ہوا۔ اُس نے کہا:—

"لیکن بندہ پرور! یہ بھی تو ممکن ہے کہ آپ اپنے سپاہیوں اور ماتحتوں پر کنٹرول نہ کر سکیں۔ اس موقع پر اکیلے آپ ہی تو نہ ہوں گے۔ آپ ہوں گے، دوسرے سپاہی اور اہل عملہ ہوں گے۔ ہو سکتا ہے جب مجرم اس گھر سے نکلیں اور بھاگنے کا ارادہ کریں تو آپ کے آدمیوں میں کسی کے دل میں یہ خواہش پیدا ہو کہ ہر قیمت پر انھیں روکنا چاہئے اور اس سلسلہ میں فائرنگ بھی کی جا سکتی ہے۔ اور اس کی زد میں نا کردہ گناہ لوگ بھی آ سکتے ہیں!"

"پھر کیا ہوگا؟"

یہ باتیں کرتے کرتے چک رائٹ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے ویب کے بازو پکڑ لئے اور کہا:۔

"خون ریزی نہیں ہونی چاہئے۔ اس لئے کہ اس کی زد میں صرف مجرم اور خطا کار ہی نہیں آئیں گے۔ بے گناہ اور معصوم لوگ بھی آئیں گے!"

اس گفتگو کے بعد تھوڑی دیر تک خاموشی چھائی رہی۔ ویب نے آہستگی سے رائٹ کے ہاتھ اپنے بازو پر سے ہٹا لئے لیکن خاموش کھڑا رہا۔ پھر اس نے بڑے نرم اور شائستہ لہجہ میں کہا:۔

"میں تمہاری بات سمجھتا ہوں۔ مجھے اس سے اتفاق ہے خونریزی نہیں ہونی چاہئے لیکن میرے عزیز! اس سے مفر تو نہیں ہے۔ ان بدمعاشوں کو ہم چھوڑ تو نہیں سکتے انھیں پکڑنا چاہئے نہ پکڑے جا سکیں تو ہلاک کر دینا چاہئے۔ ہم جو کچھ کر سکتے ہیں جو زیادہ سے زیادہ ہمارے امکان میں ہے وہ یہ کہ خون ریزی کم سے کم ہو اور یہ کہ حتی الامکان کوئی بے گناہ نہ مارا جائے یاد رکھو جیمز گریفن اپنی سی ضرور کرے گا۔ وہ اپنے ساتھ دوسروں کو بھی لے ڈوبنے کی کوشش کرے گا لیکن ہماری انتہائی کوشش یہی ہوگی کہ صرف اسے اور اس کے ساتھیوں کو سزا ملے۔ کوئی دوسرا اس کی وجہ سے قربانی کا بکرا بننے پائے! — بتاؤ اس سے زیادہ ہم اور کیا کر سکتے ہیں؟"



چک رائٹ نے توجہ سے یہ باتیں سنیں پھر گویا ہوا!

"ہاں ٹھیک ہے لیکن میری عقل کام نہیں کرتی کسی نتیجہ اور فیصلہ تک میں پہنچ ہی نہیں پاتا۔ آپ جو کچھ فرما رہے ہیں۔ وہ درست ہی ہوگا۔ لیکن میں اپنی گرل فرینڈ کا نام لینے سے قاصر ہوں۔ مجھے افسوس ہے میں تعمیل ارشاد نہیں کر سکتا۔!"

ویب واپس جانے کے لئے مڑا۔ اس نے کہا:۔

"اچھا جانی — دیانت داری کے ساتھ میرے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو کیا کرتا؟ لیکن بہر حال میں تمہاری جگہ نہیں اپنی جگہ ہوں۔ مجھ پر کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور مجھے ہر حالت میں انھیں انجام دینا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ میں غلطی پر ہوں یا مجھ سے کوئی غلط کام سرزد ہو جائے —!"

ویب ابھی اپنی بات پوری نہیں کرنے پایا تھا کہ فون کی گھنٹی بجنے لگی وہ اپنا فقرہ نا تمام چھوڑ کر ادھر مڑا۔ فون اس نے ہاتھ میں لے لیا اور باتیں کرنے لگا:۔

"ہاں — میں بول رہا ہوں!"

ویب فون پر باتیں کر رہا تھا۔ اور اس کی نظر چک رائٹ پر تھی۔ دفعتہً اس کے منہ سے نکلا:۔

"ایں ۔۔۔ کیا کہا ؟ وہ مر گیا؟"

پھر اس نے دوبارہ سوال کیا:۔

"اور سپاہی کا کیا حشر ہوا؟ کیا وہ بھی مر گیا؟"

جواب نہ جانے کیا ملا۔ فون بند کرنے سے پہلے اس نے کہا:۔

"پندرہ منٹ انتظار کرو۔ بس میں آ ہی رہا ہوں!"

چک رائٹ یہ باتیں سن رہا تھا اور برف کی قاش کی طرح جما ہوا تھا۔

ویب نے کہا:۔

"آؤ تم بھی میرے ساتھ چلو۔ تمہیں ایک دلچسپ تماشہ دکھاؤں گا۔ ۔۔۔ ہاں ایک خوش خبری بھی سن لو۔ ان تین بدمعاشوں میں سے ایک ہلاک ہو گیا!"



## (۲)

یہ لوگ موقع واردات پر پہنچے۔ یہاں آنے میں زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ لگے ہوں گے۔ یہ ہولناک منظر دیکھ کر چک رائٹ لرز گیا۔ زیادہ دیر کھڑا نہ رہ سکا۔ ٹہلنے لگا۔ اتنے میں ایک اور موٹا سا پولیس افسر اپنی وردی میں ملبوس آیا۔ اُسے دیکھ کر ویب نے پوچھا۔

"اس کار کے بارے میں کیا معلوم ہوا؟ یہ کس کی ہے۔ اور مقتول نے اسے کہاں سے حاصل کیا تھا؟"

چک رائٹ نے اس گفتگو سے کوئی دلچسپی نہیں لی۔ وہ بدستور ٹہلتا رہا۔ یکایک اس کے کان میں آواز آئی۔ موٹا پولیس افسر ویب کو جواب دے رہا تھا۔

"یہ معلوم کرنے میں کہ یہ کار کس کی ہے اور اس بدمعاش کے ہاتھ کیسے لگی" ذرا دیر لگے گی لیکن ایک قابلِ غور بات یہ ہے کہ اس کی لائسنس پلیٹ نہیں

ہے۔ پھر پستول کا معاملہ بھی پیش نظر رکھنا چاہیے۔ آیا وہ رجسٹرڈ ہے یا نہیں۔ اس کے علاوہ کار میں کوئی اور چیز ایسی نہیں ہے جس سے کوئی سراغ لگ سکے یا کسی نتیجہ تک پہنچنے میں آسانی ہو ـــــ لیکن ایک بات تو بہر حال طے شدہ ہے!"

ویب نے پوچھا۔

"وہ کیا؟"

پولیس افسر نے جواب دیا۔

"یہ کار کسی عورت کی ہے!"

ویب چونک پڑا۔ اس نے پولیس افسر کو گھورتے ہوئے کہا!

"کار کسی عورت کی ہے؟ ـــــ یہ تم نے کیسے جانا؟"

"اس میں کئی چیزیں ملی ہیں!"

چک نے چلتے چلتے یہ الفاظ سنے۔ وہ مقتول کی کار سے صرف چند قدم کے فاصلہ پر تھا۔ اس نے کار پر ایک نظر ڈالی اور غرق حیرت ہو کر رہ گیا۔ چند لمحوں تک تو وہ جنبش بھی نہ کر سکا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اس کا سارا خون سوکھ گیا ہے اور اس میں جان نہیں رہ گئی ہے۔ اتنے میں ویب نے اسے مخاطب کیا:

"اس کار کے بارے میں تمہیں کچھ معلوم ہے؟"

"آپ مجھ سے پوچھ رہے ہیں؟"

"ہاں ... کچھ جانتے ہو؟ ـــــ کیا یہ بتا سکتے ہو کہ یہ کس کی ہے یا کس کی ہو سکتی ہے؟ ـــــ اگر بتا سکو تو ہمارا کافی وقت ضائع ہونے سے بچ جائے گا۔"

چک نے کوئی جواب نہ دیا۔

پھر وہ کچھ سوچتا ہوا آگے بڑھا اور تماشائیوں کی صف کی طرف جا نکلا جہاں ایک آدمی ٹیکسی ڈرائیور کی وضع میں کھڑا تھا۔ چک وائٹ نے اس سے پوچھا:

"کیا تم ٹیکسی ڈرائیور ہو؟"

وہ بولا:

"جی ہاں جناب آپ کا خیال درست ہے!"

"تو آؤ، ہمیں چلنا ہے۔"

"بہت بہتر جناب!"

دونوں ساتھ ساتھ تماشائیوں کی صف سے نکلے۔ ڈرائیور نے اسے لے جا کر ٹیکسی کے سامنے کھڑا کر دیا۔ وہ اچک کر پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا اور ڈرائیور کو اپنے کلب کی طرف چلنے کی ہدایت کی۔ اس کی ہتھیلی سے چپکی ہوئی بلیارڈ ہاؤس کے عقبی حصے کی کنجی اب تک گڑ کھا رہی تھی یکایک

اس کے دل میں ایک خیال آیا اور سچ تو یہ ہے کہ یہ خیال اسی وقت سے اس کے دماغ سے گردش کر رہا تھا جب سے اس نے محسوس کیا تھا کہ ہیڈ ہاؤس ہلاکت اور تباہی کی زد میں ہے اور مفرورین نے اس مکان کو اپنا ٹھکانا بنالیا ہے۔ رائٹ سوچ رہا تھا۔

"اب وقت ہے کام کرنے کا ——— میں یقیناً اس سلسلہ میں کچھ کرسکتا ہوں اور جو کچھ کر سکتا ہوں اس سے دریغ نہ کرنا چاہیے یہ میرا فرض ہے۔ سیڈی سے میری محبت کا تقاضا بھی یہی ہے اب مجھے خاموش نہ رہنا چاہیے۔ یہ خاموشی کا نہیں کام کرنے کا وقت ہے"



## (۳)

تھوڑی دیر کے لئے ویب نے یہ بات فراموش کر دی کہ اس کیس میں کچھ ذاتی معاملات بھی کارفرما ہیں۔ اس وقت تو اسے صرف اتنا یاد تھا کہ آخر یہ گمنام خط کس کا ہے؟ کس نے لکھا ہے؟ اس کی روشنی میں کیا قدم اٹھایا جاسکتا ہے؟ کیا کرنا چاہیے؟ اس فکر میں وہ اتنا غرق تھا کہ اس سوال پر ابھی وہ پہنچا ہی نہیں تھا کہ آج رات کو ہینگ گریفن کا جو حادثہ رونما ہوا ہے وہ کس نوعیت کا حامل ہے اور خود اس مقتول (ہینگ گریفن) کا باقی وہ مجرموں سے کیا تعلق ہو سکتا ہے؟ یہ سوال گو ابھی تشنہ تھا لیکن بہرحال اسی پر سب کچھ منحصر تھا۔

ویب اپنی تخیلات میں کھویا ہوا تھا۔ گھنٹی کسی طرح مخل ہونے میں نہیں آتی تھی کہ ٹام وفنسٹن فون کے پاس سے اٹھ کر ویب کی طرف

آیا۔ پھر دونوں یعنی ویب اور ٹام ہاتھ میں ہاتھ ڈالے اس دروازے کی طرف گئے، جہاں سے ہیننگ کو دھکا اور اس کے بعد پستول کا نشانہ بن کر ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا تھا۔ ویب نے پوچھا:۔

"کہو کوئی نئی خبر؟"

ٹام نے جواب دیا۔

"ہاں کچھ تھوڑا بہت سراغ لگتا نظر آتا ہے — !"

بڑے اشتیاق کے ساتھ ویب نے دریافت کیا:۔

"بتاؤ — کیا معلوم کیا ہے تم نے؟"

"یہ پستول، جو مقتول کے پاس سے برآمد ہوا ہے، آپ جانتے ہیں کس کے نام پر درج رجسٹر ہے؟"

"نہیں — کیا تم نے پتہ چلا لیا؟"

"جی ہاں" — یہ پستول بلیارڈ کے نام پر رجسٹرڈ ہے — ڈینیل بلیارڈ — !"

بظاہر ویب خاموش رہا، اس نے سکوت اختیار کر لیا، لیکن اب اسے اپنی حماقت پر افسوس ہو رہا تھا۔ اگر اس نے ذرا غور کیا ہوتا تو اسی وقت سراغ مل جاتا جب اس نے مسٹر پٹیرسن کے نام کے کٹے ہوئے چیک دیکھے تھے، جو انھیں مختلف لوگوں نے اجرت کے سلسلہ میں دئے تھے



پٹیرسن کو چیک دینے والے لوگوں کی فہرست میں الینور بلیارڈ کا نام بھی تو تھا۔ یقیناً یہ الینور بلیارڈ، ڈینیل بلیارڈ کی بیوی ہوگی! — وہ کروٹ کو اپنی اس کوتاہی پر جس کے باعث اتنا وقت ضائع ہوا۔ غصہ آ رہا تھا۔ بہر حال اس نے اپنے دماغ پر قابو رکھا اور نہایت خاموشی اور متانت کے ساتھ آئندہ اقدام و عمل کے سلسلہ میں اپنے اسٹاف اور عملہ کو ضروری ہدایات دینے لگا۔

## (۴)

کوئی ایک گھنٹہ کے بعد، دیب ایک براؤن رنگ کی کار پر روانہ ہوا۔ یہ کار پولیس کی نہیں معلوم ہوتی تھی بلکہ اندازہ ہوتا تھا کسی عام شہری کی ہے۔ اس مدت میں دیب نے ہلیارڈ کے متعلق کچھ معلومات بھی حاصل کر لئے تھے۔ یہ کہ وہ شریف آدمی ہے، دولت مند تو نہیں لیکن متوسط الحال طبقہ کا ایک معقول ہے۔ پاس پڑوس کے لوگ بھی شریف اور نیک ہیں، جنھوں نے کبھی کسی قانون شکنی یا مخرب اخلاق کارروائی میں حصہ نہیں لیا۔ ان سب باتوں کو جان لینے کے باوجود بھی دیب، ڈان کے گھر کی طرف جا رہا تھا کہ بچشم خود بھی اگر کچھ معلومات حاصل ہو سکیں تو ان سے محروم نہ رہے۔

دیب نے چار پٹرول گاڑیوں کو ہر وقت چوکس رہنے کا حکم دے دیا تھا اور انھیں تاکید کر دی تھی کہ وہ ہلیارڈ ہاؤس کے آمد و رفت کے راستہ



کو نظر میں رکھیں، جو شخص بھی جائے یا آئے، اس کی نگرانی کریں۔ لیکن جو سپاہی ان پٹرول کاروں پر تھے، انھیں اس بارے میں کوئی واضح ہدایت نہیں دی گئی تھی کہ اگر جیلین گریفن اور رالنسن بھاگنے کی کوشش کریں اور ان کے ساتھ گھر کا بھی کوئی آدمی ہو تو کیا کارروائی کی جائے؟

ہلیارڈ ہاؤس کے قریب پہنچ کر دیب نے اپنی کار تقریباً روک دی تاکہ یہاں کے متعلق زیادہ سے زیادہ واضح اندازہ کر سکے۔ اس نے دیکھا۔ بالائی عمارت کی کھڑکیاں بند ہیں اور سارا گھر اندھیری چادر میں لپٹا ہوا ہے۔ بنز پورٹیکو میں ایک نئے ڈیزائن کی نیلی سیڈان کار کھڑی ہے جس کا رخ سڑک کی طرف ہے۔

پھر دیب ان جھاڑیوں کی طرف گیا، جو گھر سے بالکل قریب ہی تھیں اور ان کے قریب ایک چھوٹا سا سبزہ زار تھا۔ ملا ہوا ایک دوسرا مکان تھا جس میں کچھ اور لوگ رہتے تھے۔

اب دیب اپنی کار میں بیٹھے بیٹھے ہلیارڈ ہاؤس کے احاطہ کا نظارہ کرنے لگا۔ اس نے اپنے دل میں کہا۔ یہ مفرور ہیں بڑے دیدہ ور انھوں نے بڑی عمدہ جگہ اپنے لئے چھانٹی ہے۔ جہاں بظاہر ان کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ وہ تاریکی میں خاموشی کے ساتھ برابر اس گھر کا جائزہ لے رہا تھا گیرج، غلام گردش، مکان کے آمد و رفت کے دروازے، عقبی دروازے

کھڑکیاں اس مکان کا اور اس کے مختلف مقامات کا ایک مکمل نقشہ اس نے اپنے دماغ میں قائم کرلیا۔ پاس کی پچھلی گلی میں اس نے اپنی کار موڑلی اور اسی مکان کے پاس پہنچ گیا جو بلیارڈ ہاؤس سے بالکل متصل تھا۔ یہاں آکر وہ سوچنے لگا کہ اگر کوئی شخص جھاڑیوں میں سے چھپتا ہوا بلیارڈ ہاؤس کے عقبی حصّہ میں آجائے اور بغیر اس کے کہ کوئی اسے دیکھ سکے نظروں سے بچتا ہوا اُس تاریک مقام پر پہنچ کر نگرانی شروع کرے ۔ ۔

دیپ کے سامنے اس وقت سب سے زیادہ اہم اور فیصلہ طلب سوال یہ تھا کہ ایک ایسی جگہ تلاش کی جائے جہاں سے بلیارڈ ہاؤس کا ایک ایک چپہ آسانی سے نظر آسکے اور وہاں کی ہر کارروائی معلوم ہو سکے۔ جہاں بیٹھ کر بظاہر آدمی بے تعلق بھی ہو لیکن بلیارڈ ہاؤس کی ساری سرگرمیوں اور کارروائیوں کو دیکھتا رہے۔ یہی سوچ کر اس نے پاس کی جھاڑیوں کا معائنہ کیا ادھر اس نے ایک چیز اور دیکھی۔ ایک چھوٹی سی کار جسے چھپانے کی کوشش کی گئی تھی لیکن پورے طور پر وہ چھپ نہ سکی تھی۔

اب دیپ اپنے اوپر قابو نہ رکھ سکا۔ اس نے اس کار کی تلاشی لی۔ اس میں ایک کتاب تھی چند سگریٹ کی ڈبیاں، ایک بوتل کھولنے والا آلہ اور ایک ڈبہ بھی تھا۔ ڈبہ اُٹھا کر دیکھا تو وہ خالی تھا۔ اس میں کوئی اور قابل ذکر چیز نہ تھی ہاں کچھ مشرقی طرز کی چیزیں اور بھی تھیں لیکن وہ بھی کوئی خاص اہمیت



نہیں رکھتی تھیں۔

دیپ نے خیال کیا کوئی خاص بات اس کار کی چیزوں سے نہیں معلوم ہو سکتی۔ اس نے ڈبہ اپنی جگہ اور دوسری چیزیں اپنی جگہ رکھ دیں کہ اتنے میں ایک ناگوار قسم کی بو محسوس ہوئی۔ یہ ناگوار بھی تھی اور تلخ بھی۔ صاف معلوم ہو رہا تھا، بارود کی ہے اور پھر دفعتاً اسے چیک رائٹ کا وہ جاپانی ساخت کا پستول یاد آگیا۔ جو اس نے اس کے کمرہ میں دیکھا تھا۔ اس کے اندر سے جو بھپکا سا اس نے محسوس کیا تھا وہ تقریباً ایسا ہی تھا۔

نوٹ کرنے کا تو موقع نہ تھا لیکن دیپ نے اپنے دماغ میں کار کے نمبر محفوظ کرلیے اور پھر اس ریستوران کی طرف بڑھا جہاں شام وغیرہ بیٹھے اس کا انتظار کر رہے تھے۔

## (۵)

جیک رائٹ دیوار سے پیٹھ ٹیکے، سر اوپر اٹھائے تاریکی میں بلیارڈ کے گیراج کی دیوار سے لگا کھڑا تھا اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ گھر میں کیا ہو رہا ہے؟ وہاں تاریکی تھی۔ اس لئے کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ وہ یہ بھی نہ معلوم کر سکا کہ آیا پچھلی کھڑکی سے کوئی شخص نگرانی کر رہا ہے یا نہیں؟

تھوڑی دیر پہلے جب جیک رائٹ نے نیلی سیڈان کار بلیارڈ ہاؤس میں کھڑی دیکھی تھی تو اندازہ کر لیا تھا کہ باقی دونوں بدمعاش اب تک اس گھر میں موجود ہیں۔ ابھی تک وہ فرار نہیں ہو سکے ہیں۔

جیک رائٹ نے خطرہ مول لے کر بلکہ اپنی جان کی بازی لگا کر یہاں اس لئے قدم رکھا تھا کہ جس طرح بھی ہو سکے بلیارڈ ہاؤس کے مکینوں کو خطرہ سے بچا سکے اور اگر ہو سکے تو مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچا سکے لیکن یہاں



ایسا پُر اسرار سناٹا چھایا تھا کہ کچھ سمجھ ہی میں نہیں آتا تھا، کون سی راہ اختیار کرے؟ وہ کوئی قدم اٹھانے سے پہلے یہ متعین کر لینا چاہتا تھا کہ یہ بدمعاش گھر کے کسی کمرہ میں ٹھہرے ہوئے ہیں اور یہ بات کہ یہ لوگ کس کمرہ میں مقیم ہیں اس وقت کسی طرح بھی نہیں معلوم ہو سکتی۔ کیونکہ ایک طرف تو سارے گھر پر تاریکی مسلط ہے دوسری طرف گھر میں کسی طرح کی چہل پہل یا نقل و حرکت نہیں محسوس ہوتی، لیکن یہ کیفیت زیادہ سے زیادہ رات بھر رہے گی۔ صبح ہوتے ہی بہر حال حقیقت روشنی میں آ جائے گی۔ لہذا ضروری ہوا کہ ساری رات یہیں عالم انتظار میں گذار دی جائے اور صبح ہونے کے بعد راہ عمل متعین کی جائے۔

جیک رائٹ کے دل میں یہ خیال بھی آیا کہ اتفاقی طور پر گھر کے عقبی دروازہ کی جو کنجی سیٹھ نے اس کے ہاتھ میں تھما دی تھی اس سے فائدہ اٹھائے اور جس طرح بھی ہو سکے چپکے سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہو جائے پھر اندر داخل ہو جانے کے بعد وہ آسانی سے ایک منزل سے دوسری منزل پر جا سکتا ہے۔ اور اگر ضرورت ہو تو کہیں نہ کہیں چھپ بھی سکتا ہے۔ رائٹ کو نائب حاکم، ریٹ کی بات بھی یاد آ رہی تھی کہ جیلن گرفن

اس وقت تک گھر سے باہر قدم نہیں نکالے گا، جب تک وہ اپنی حفاظت کی طرف سے پورے طور پر مطمئن نہ ہو جائے۔ مسٹر ہلیارڈ نے گمنام طور پر جو خط پولیس ہیڈ کوارٹر میں بھیجا تھا۔ اس سے بھی یہی بات مترشح ہوتی تھی۔ رائٹ یہ بھی محسوس کر رہا تھا کہ اب مسٹر ہلیارڈ گمنامی میں نہیں رہ سکتے۔ حالات ایسے پیش آ چکے ہیں کہ بڑی آسانی سے پولیس مسٹر ہلیارڈ کا اور ان کے گھر کا پتہ چلا لے گی۔ البتہ وہ اس کی کوشش ضرور کرے گی کہ ہلیارڈ خاندان کے کسی فرد کو چشم زخم نہ پہنچنے پائے۔

چک رائٹ نے اپنی گھڑی دیکھی۔ صبح کے چار بج رہے تھے۔ کم و بیش دو گھنٹے میں مطلع صاف ہو جائے گا۔ تاریکی دور ہو جائے گی۔ اور دن کی روشنی میں حقیقت واقعہ نمودار ہو کر سامنے آ جائے گی۔ سینڈی اور ڈان ہلیارڈ بہر حال گھر سے باہر نکلیں گے اور اپنے دفتر جائیں گے۔ سوال یہ ہے کیا آج بھی یہ دونوں باہر جائیں گے، جا سکیں گے؟ کیا یہ بدمعاش جو گھر پر اور اہل خانہ پر زبردستی قابض ہیں۔ ان دونوں کو گھر سے باہر نکلنے کی اجازت دیں گے؟

بے شک رائٹ کو سینڈی سے لگاؤ تھا، لیکن یہ اندازہ اُسے آج ہوا کہ اس کے دل پر سینڈی کس بُری طرح قابض ہو چکی تھی۔ اسے بچانے کے لیے اس کی سلامتی کے لئے وہ سب کچھ کرنے کو تیار تھا۔ حتیٰ کہ اپنی جان کی بازی لگانے پر آمادہ تھا۔ ڈان ہلیارڈ، ایلنور اور رانفی کی مدد پر



بھی وہ اسی لئے کمر بستہ تھا کہ یہ سینڈی کے محبوب اور چہیتے ہیں۔

سینڈی کی بیتابی، بے چینی، پریشانی، اس کا پستول مانگنا، اس کا کسی بات کا جواب نہ دینا، اُس کی چشم پُرنم، اس کا مضمحل اور اداس چہرہ، یہ سب باتیں رائٹ کو یاد آ رہی تھیں۔ اور اب وہ محسوس کر رہا تھا کہ سینڈی کی یہ حالت کیوں تھی۔ وہ اپنے آپ کو بے یار و مددگار سمجھتی تھی۔ وہ اس تباہی سے بچ نکلنے کے لئے اپنے آپ کو قربان کر دینا چاہتی تھی۔ جیسے ہی سینڈی کی تصویر اس نے تصور کی آنکھوں کے سامنے ابھرتی تھی وہ ایک عجیب طرح کی ناقابل بیان کیفیت اپنے اندر محسوس کرنے لگتا تھا۔ اس کا جی چاہتا تھا سینڈی خوش رہے، مسکرائے، ہنسے، اُسے خوش رکھنے کے لئے اس کا تبسم حاصل کرنے کے لئے، اُسے ہنستا دیکھنے کے لئے وہ آخری قدم اٹھانے کو تیار ہو کر یہاں آیا تھا۔

یہ سوچتے سوچتے اس کے اندر ایک نیا ولولہ ایک نیا جذبہ، ایک نیا جوش اُبھرنے لگا۔ وہ ولولہ جو صرف ایک ایسے عاشق صادق کے دل میں پیدا ہو سکتا ہے، جو اپنے محبوب کی خاطر کسی کام سے دریغ نہیں کرتا جو اُسے بچانے کے لئے ہر کام کو ہیچ سمجھتا ہے، جو اس کی سلامتی کے لئے کسی خطرہ کو خطرہ، کسی مصیبت کو مصیبت اور کسی تباہی کو تباہی نہیں سمجھتا۔

رائٹ نے یہ تہیہ کر لیا تھا کہ کسی قیمت پر بھی سینڈی یا اس کے ماں باپ اور بھائی پر کوئی آنچ نہیں آنے دی جائے گی۔ یہ لوگ غیر کب ہیں۔ سینڈی کا خاندان میرا خاندان ہے، سینڈی کا باپ میرا باپ، اس کی ماں میری ماں اور اس کا بھائی میرا بھائی ہے۔



rekhta

## (۶)

صبح کے چھ بج گئے!

وِپ ہر طرح کی صورت حال کا مقابلہ کرنے کو تیار ہو گیا!

وِپ نے ایک دوسرے پولیس افسر مسٹر کارسن سے مشورہ کرنے کے بعد یہ طے کر لیا تھا کہ اگر جیلن گریفن، ملیارڈ فیملی کے کسی فرد کے ساتھ بالاخانہ سے نیچے اترا تو فائرنگ نہیں کی جائے گی اور یہ آخری قدم اُٹھانے سے پہلے۔ دوسری تمام ممکن تدبیریں مجرموں کو پکڑنے کی اختیار کی جائیں گی۔ بعض دوسرے افسرانِ پولیس نے اس رائے سے اختلاف کیا، لیکن کافی بحث مباحثہ، صلاح و مشورہ اور غور و فکر کے بعد یہی طے پایا کہ مجرموں کو ایک موقع دیا جائے گا۔ انھیں حتی الامکان صرف گرفتار کرنے کی کوشش کی جائے گی، ہلاک نہیں کیا جائے گا۔ البتہ اگر کوئی صورت نہ نکل سکی تو بدرجۂ مجبوری ہلاک



rekhta

بھی کر دیا جائے گا اگرچہ اس کی کوشش آخر وقت تک کی جائے گی کہ ہلیارڈ فیملی کے کسی ممبر کو گزند نہ پہنچے۔

ہلیارڈ ہاؤس سے متصل والنگ ہاؤس تھا۔ ڈیب بڑی احتیاط کے ساتھ ایک کھمبے کی مدد سے اس گھر کی چھت پر چڑھ گیا۔ کارسن اور ٹام نیچے ٹھہرے رہے اور بظاہر کسی کام میں مصروف رہے۔ والنگ ہاؤس کی چھت سے ہلیارڈ کا گھر صاف نظر آ رہا تھا اور اندرون خانہ تمام سرگرمیاں واضح طور پر دکھائی دیتی تھیں، بلکہ احاطے کے حالات پر بھی نظر رکھنا بآسانی ممکن تھا۔

ڈیب اس وقت ایک مستری کے لباس میں تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد تینوں سپاہی بھی اس لباس میں آ گئے۔ بظاہر ان لوگوں کا کام یہ تھا کہ چھت پر بجلی و فون نصب کرنے کا کام انجام دیں۔ اس سلسلے میں ڈیب نے ایک کام یہ بھی کیا تھا کہ ریڈیو کا آلہ بھی چھت پر لگایا تھا تاکہ پولیس کے عملے سے رابطہ قائم رکھا جا سکے، ہدایات دی جا سکیں اور معلومات حاصل کئے جا سکیں۔ ڈیب نے اپنے ماتحتوں کو جھاڑیوں کے پاس چھپی ہوئی کار کے نمبر بتا کر ہدایت کی تھی کہ معلوم کریں یہ کار کس کی ہے؟ یہ وہی کار تھی جس میں اس نے بارود کی بو سونگھی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد اسے پیام موصول ہوا کہ یہ کار چارلس وائٹ جونیئر کے نام پر رجسٹرڈ ہے۔



چارلس وائٹ کا نام سنتے ہی ڈیب نے سمجھ لیا کہ یہ نوجوان ہلیارڈ فیملی کی کسی لڑکی پر دل و جان سے فریفتہ ہے اور اسے پولیس کی نق نق، لیق لق سے بچانے کے لئے اس پر تیار نہیں ہوا کہ اس کا صحیح نام بتا سکے۔ اس وقت غصے کی بجائے ڈیب کو وائٹ پر ترس آ رہا تھا۔ ایک طرح کی ہمدردی سی وہ اپنے دل میں اس کے لئے محسوس کر رہا تھا کیونکہ اسے اپنی محبوب اور چہیتی بیوی کی کیفیتیں یاد آ رہی تھیں۔ جسے وہ خطرات سے بچانے کے لئے کیا کیا جتن نہ کر چکا تھا۔ اب بھی وہ گھر کے بجائے اپنی ماں کے گھر میں مقیم تھی اور وہ کسی طرح اپنے آپ کو اس پر آمادہ نہ کر سکا تھا کہ جب تک ان مجرموں کا صفایا نہ ہو جائے۔ اس وقت تک وہ اپنے گھر میں آئے۔

ڈیب والنگ ہاؤس کی چھت پر بڑی دیر سے کام میں مصروف تھا۔ اس وقت وہ سگریٹ پی رہا تھا۔ چہرے سے تھکن کے آثار نمایاں تھے داڑھی بڑھی ہوئی تھی۔ شیو کرنے کا موقع ہی نہیں ملا تھا۔

اب صبح کے آٹھ بج چکے تھے۔

ڈیب نے ٹیلیفون کمپنی کو بھی ہدایت کر رکھی تھی کہ ہلیارڈ ہاؤس میں، جہاں سے بھی کوئی فون آئے، فوراً اس کی تفصیلی رپورٹ دی جائے۔

تھوڑی دیر کے بعد کمپنی کی طرف سے، پوشیدہ پیغام کے ذریعہ بتایا گیا کہ ایک ذاتی کال، ہلیارڈ ہاؤس کی درج کی گئی ہے۔ کوئی مسز ڈکسن ہے

اس نے مسٹر جیمس کو فون کیا تھا۔ یہ کال ایک دفتر سے کی گئی تھی۔ یہ اوجیو سے آئی تھی، جو کولمبس سے ۲۶ میل کے فاصلہ پر ہے۔

ڈیب کو یاد آ گیا یہ وہی جگہ ہے جہاں سے ہیلن لیمر یکایک غائب ہو گئی تھی۔ کوئی شبہ نہیں یہ مسز ڈکسن، ہیلن لیمر ہے اور یہ مسٹر جیمس جیلن گریفن معلوم ہوتا ہے۔ جیلن نے انتظامات مکمل کر کے اسے اطمینان سے فون کیا ہے۔

پھر ڈیب کو یہ بھی یاد آیا کہ جیک گریفن کے قتل کے کوئی گھنٹہ بھر بعد ہلیارڈ کے گھر سے کسی نے ذاتی فون مسز ڈکسن کو اوجیو کے قریب ایک مقام پر کیا تھا۔ کیا اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جیلن گریفن، ہیلن لیمر کے بارے میں یقین حاصل کرنا چاہتا تھا کہ وہ اپنے ساتھ کوئی خاص سکیم اور پروگرام رکھتی ہے؟ اس سوال کا جواب کچھ بھی ہو، ڈیب کو قوی امید تھی کہ پولیس بھی غافل نہیں ہے اور بہت جلد ہیلن لیمر کی گرفتاری عمل میں آ جائے گی، اور وہ اپنی تمام چالاکیوں اور ہوشیاریوں کے باوجود قانون کی گرفت میں آ کر رہے گی!

ڈیب اور ٹام ونسٹن ٹیلی ویژن مستری کے لباس میں والنگ ہاؤس کی چھت پر پورے انہماک کے ساتھ اپنے کام میں لگے ہوئے تھے۔ بظاہر وہ اپنا کام کر رہے تھے لیکن حقیقتاً وہ ہلیارڈ ہاؤس کے مکینوں کی نقل و حرکت کا جائزہ



لے رہے تھے۔ ٹام ونسٹن ایک میز پر جھکا کام کر رہا تھا لیکن نظریں ہلیارڈ ہاؤس کے بام و در کو ٹٹول رہی تھیں۔ اس نے کام کی مشغولیت جاری رکھتے ہوئے ڈیب کو بتایا:

"ایک شخص اور ایک دوشیزہ ابھی ابھی گھر سے باہر نکلے ہیں۔ یہ لوگ بس اسٹاپ کی طرف جا رہے ہیں۔ وہ آدمی اداس اور افسردہ نظر آ رہا ہے۔ یہی کیفیت اس خوبصورت دوشیزہ کی ہے۔"

ڈیب نے جواب دیا۔

"ہاں ٹھیک ہے، وہ ڈان ہلیارڈ اور سینڈی ہیں ---- اس کے معنی یہ ہوئے کہ ڈان اپنی بیوی اور لڑکے کو گھر میں چھوڑ گیا ہے —— ان بدمعاشوں کے رحم و کرم پر!"

جیک رائٹ نے بھی ساری رات آنکھوں میں کاٹ دی تھی۔ وہ بھی اپنے کام سے غافل نہیں تھا۔ اس نے بھی ڈان ہلیارڈ اور سینڈی کو باہر جاتے دیکھ لیا تھا۔ انھیں جاتا دیکھ کر رائٹ کے دل میں عجیب طرح کا تلاطم ہو رہا تھا۔ کچھ عجیب قسم کی لہریں اٹھ رہی تھیں۔ اس کا جی چاہ رہا تھا، اس ادھوری صورت کو وہ دیکھتا ہی رہے۔ جب تک وہ نظر آتی رہی، وہ ٹکٹکی لگائے اس کی رفتار اور سراپا کو دیکھتا رہا۔ پھر جب وہ نظر سے اوجھل ہو گئی تو اس کے دل میں خیال آیا، اب خالی خولی یہاں بیٹھنے سے کیا حاصل۔ مجھے کچھ نہ کچھ کرنا چاہیے۔ جو کچھ بھی ہو سکے!

( ۷ )

بس ایک جگہ جا کر رک گئی۔ ڈان بلیارڈ اس کے پچھلے دروازہ سے نیچے اُترا اور سینڈی کو سہارا دینے کے لئے ہاتھ آگے بڑھا دیا پھر وہ سینڈی کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔ راستہ میں اُس نے ایک اخبار خریدا اور اپنے دفتر کی طرف مڑا۔ وہ اپنی چال ڈھال اور طور طریقہ سے یہ ظاہر نہیں ہونے دینا چاہتا تھا کہ پریشان اور مضطرب ہے۔ وہ چاہتا تھا کہ جو لوگ اسے دیکھیں، وہ کوئی غیر معمولی بات نہ محسوس کر سکیں۔

اب ساڑھے نو بج چکے تھے، اور ڈاک آنے کا وقت آہستہ آہستہ قریب تر ہوتا جا رہا تھا۔ وہ جانتا تھا۔ اضطراب کا اظہار کرنا اپنے ساتھ دشمنی کرنا ہے۔ رات کے بے خواب گھنٹوں میں اس نے جو کچھ سوچا تھا اور جو پروگرام بنایا تھا۔ اس کی تکمیل کا وقت نزدیک آ رہا تھا۔ وہ اسکیم کیا تھی ایک



قسم کی بلیک میلنگ تھی یعنی جب جیلس لیمر کا روپیہ اس کے ہاتھ میں ہوگا اور جیلس گریفن بلیارڈ ہاؤس چھوڑنے کی تیاری کر رہا ہوگا۔ ڈان نے طے کر لیا تھا کہ وہ جیلس گریفن سے صاف الفاظ میں کہے گا:۔

"دیکھئے مسٹر گریفن! بہتر یہ ہے کہ اپنی بیسر بنا کر اگر آپ کسی کو یہاں سے لے جانا چاہتے ہیں، تو مجھے لے چلئے اپنے ساتھ میں اپنے اہل و عیال کے لئے قربانی کا بکرا بننے کو تیار ہوں۔ آپ کے ساتھ صرف میں ہی جا سکتا ہوں، کوئی اور نہیں، کیونکہ میں ہی وہ شخص ہوں جو پولیس کو اس آدمی کا پتہ نشان بتا سکتا ہے جسے آپ نے ایک پولیس آفیسر کے قتل پر آمادہ کیا ہے۔ میں اس آدمی کو بھی جانتا ہوں، جسے آپ قاتل بنانا چاہتے ہیں اور اس پولیس افسر سے بھی واقف ہوں۔ جسے آپ قتل کرا دینے پر تلے ہوئے ہیں۔ یاد رکھئے مسٹر گریفن اگر میرے علاوہ آپ نے میرے گھر سے کسی اور کو یرغمال بنا کر اپنے ساتھ لے جانا چاہا۔ تو پھر میں پولیس کو سب کچھ بتا دوں گا۔ اور اگر ایسا ہوا تو آپ کی ساری ہوشیاریاں اور چالاکیاں دھری کی دھری رہ جائیں گی۔ آپ پکڑے جائیں گے۔ اور آپ کا جو حشر ہوگا خود ہی سوچ لیجئے!۔"

اور یہ سب کچھ سننے کے بعد گریفن یقیناً وہی کرے گا۔ جو اسے کرنا چاہئیے یعنی وہ بلیارڈ فیملی کے کسی دوسرے آدمی کو سوا میرے اپنے ساتھ نہیں

لے جائے گا۔"

جیلن گریفن کی ہدایات کے مطابق ڈان ہیلارڈ یہاں یعنی اپنے دفتر میں آیا تھا۔ اسکیم یہ تھی کہ ساڑھے نو بجے کی ڈاک سے جو رقم آ رہی ہے اس میں سے تین ہزار سینڈی کو دے جائیں گے۔ سینڈی یہ رقم فلیک کو دے دے گی۔ فلیک اس پولیس افسر کو قتل کر دے گا جس کا نام ریب ہے۔ کیونکہ جیلن گریفن اس سے بہت اُکتایا ہوا ہے اور ہر قیمت پر اس کی جان لینے پر تُل چکا ہے۔

ڈان میز کے سامنے بیٹھا تھا اسے رات کا واقعہ یاد آ رہا تھا جب کہیں سے فون آیا تھا لیکن جیسے ہی اس نے چونگا اٹھایا، جیلن گریفن نے چیل کی طرح جھپٹ کر اس کے ہاتھ سے فون چھین لیا۔ اور بے تابی کے ساتھ پوچھا:۔

"ہیلو، ہیلو! ـــ کون ہے؟ کون بات کر رہا ہے؟ تم کون ہو؟"

لیکن اس سوال کا کوئی جواب نہ ملا اور جیسے ہی اضطراب و تشویش کے عالم میں جیلن گریفن نے فون اپنی جگہ پر رکھا، ڈان نے محسوس کر لیا اب یہ شخص بدل چکا ہے۔ اب یہ کچھ اور ہو گیا ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے والے جیلن سے بالکل مختلف۔

اور اس کے بعد اس رات کو ایک اور ٹیلیفون کال بھی ایک ہنگامہ



کا سبب بن گئی تھی جیلن گریفن نے ادمیو کے ایک مقام پر کسی کو فون کیا تھا اور کچھ دیر کسی سے گفتگو کرنے کے بعد بڑے زور سے چیخ کر اس نے رالبشں سے کہا تھا:۔

"رالبشں، رالبشں! سُنتے ہو، وہ بے چاری اب تک وہیں موجود ہے وہ بے چاری اب تک انتظار کر رہی ہے ـــ ہاں اس دُنیا میں ایک ہستی ہے، جو ہر حالت میں میرے ساتھ ہے جو کبھی اور کسی حالت میں میرا ساتھ نہیں چھوڑ سکتی جو میرے اشارہ چشم پر سب کچھ کرنے کو تیار ہے!"

اب سوا نو بج چکے تھے ـــ!

ڈاک بس اب آیا ہی چاہتی تھی

بس سے اُترنے کے بعد ڈان نے جو اخبار خریدا تھا۔ وہ اب تک یونہی میز پر پڑا تھا۔ اس نے سرسری نظر بھی اس پر نہیں ڈالی تھی۔ اب جا کے اخبار کا پہلا صفحہ نظر کے سامنے آ گیا۔ ارے! یہ تو ہینک گریفن کی تصویر ہے اس کا ذکر اخبار میں اور وہ بھی اتنا نمایاں طور پر کیسے آ گیا۔ غور سے دیکھا تو تصویر کے ساتھ یہ عبارت لکھی ہوئی نظر آئی۔

"اشتہاری مجرم ہلاک کر دیا گیا!"

اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی۔ اور ڈان کی سیکریٹری خطوط کا پلندہ لیے سامنے آ گئی۔ اس نے کہا:۔

"یہ آپ کے خطوط ہیں اور یہ خط تو ایکسپریس ڈلیوری کے ذریعہ آیا ہے ـــ!"

پھر وہ جبیں بہ جبیں ہو کر بولی:

"مسٹر بلیارڈ! آپ تو فلو میں مبتلا معلوم ہوتے ہیں میری سنئے تو گھر جا کر آرام کیجئے!"

"ابھی ذرا ایک کام ہے۔ بینک تک جاتا ہے!" ڈان نے کہا: "اس سے فراغت کر لوں تو گھر جا کر آرام کر لوں گا۔ واقعی طبیعت بے مزہ ہو رہی ہے ۔"

وہ کچھ نہیں بولی۔ خاموشی سے چلی گئی اس کے جانے کے بعد ڈان کو رات کی ساری باتیں یاد آ گئیں اور اب اس نے سمجھ لیا کہ جیلن کو معلوم ہو گیا تھا اس کے بھائی ہینک پر کیا گزری ہے ۔ اسی خبر نے اُسے اتنا جز بز اور بد دماغ کر دیا تھا کہ وہ آدمی سے حیوان بن گیا۔ کیوں وہ بڑی توجہ سے ریڈیو کی خبریں سُنتا رہا تھا۔ اور یہ خبر اخبار میں چھپنے سے پہلے ریڈیو کے ذریعہ نشر ہو چکی تھی۔

ڈان نے لفافہ کھولا۔ اس میں ایک ایک ہزار ڈالر کے پانچ نوٹ تھے اور ایک نوٹ پانچ سو ڈالر کا تھا۔

میز کی دراز سے اس نے سفید رنگ کا ایک لفافہ نکالا اور ہزار ہزار ڈالر کے تین نوٹ اس میں رکھ دئے۔ باقی نوٹ ایک دوسرے لفافہ میں احتیاط کے ساتھ بند کر دئے اور یہ دونوں لفافے اپنی واسکٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لئے۔



## ( ۸ )

الینور اپنے بیٹے رالفی کے ساتھ اوپر کی منزل میں بیٹھی تھی۔ اب ساڑھے نو بج چکے تھے۔ رالفی ماں کے ساتھ بیٹھا رمی کھیل رہا تھا۔ نیچے کی منزل میں جو باتیں ہو رہی تھیں، وہ اس مصروفیت کے باوجود الینور کے پردۂ گوش سے ٹکرا رہی تھیں۔ ریڈیو کا سلسلہ بھی یکسوئی اور تسلسل کے ساتھ جاری تھا۔ اتنے میں جیلن گریفن کی آواز آئی۔ وہ کہہ رہا تھا:۔

"رالبش! ہوشیار ـــــ اپنی جگہ پر جمے رہو، لیکن میری بات غور سے سُنو!"

رالبش نے کہا:

"سن رہا ہوں، کہو!"

جیلن گویا ہوا:۔

"وہیں اس کا جو مکان ہے اس کی چھت پر دو آدمی ہیں!"

"ہاں میں بھی دیکھ رہا ہوں! پھر — ؟"

"یہ لوگ ٹیلی ویژن نصب کرنے کا کام کر رہے ہیں!"

"کر رہے ہوں گے — تمہیں مطلب؟"

"مطلب یہ کہ ہوشیار رہو — نہ جانے یہ کون لوگ ہوں اور ان کا مقصد کیا ہو؟"

"بظاہر اندیشہ کی کوئی بات نہیں، لیکن اگر کوئی خطرہ نظر کے سامنے آیا تو پھر بھگت لیا جائے گا؟"

"کیا تمہارے خیال میں کوئی خطرہ ہے!"

"ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی ہو سکتا —"

ایتھوران دونوں کی باتیں غور سے سن رہی تھی اور ان باتوں سے اس نے اندازہ لگا لیا تھا کہ اب سرداری جیلن گریفن کے قبضہ سے نکل کر رالنش کے پاس آ گئی ہے۔ اب جیلن کا حکم کوئی چیز نہیں۔ اب رالنش کی بات وزن رکھتی ہے۔ جیلن سراپا اضطراب نظر آ رہا تھا۔ ایک بچہ کی طرح سہما ہوا۔ ایک کمزور کی مانند خائف۔ لیکن رالنش خوف و ہراس سے دور تھا۔ اس میں وہی خود اعتمادی نظر آ رہی تھی جو کبھی جیلن گریفن کا حصہ تھی۔



اور جس وقت یہاں یہ باتیں ہو رہی تھیں۔ ڈان ہیلیارڈ اس بلڈنگ کے برآمدے میں کھڑا، جہاں سینڈی کام کرتی تھی، تین ہزار ڈالر کے نوٹ اس کے حوالے کر رہا تھا۔

ڈان نے سینڈی پر ایک نظر ڈالتے ہوئے آہستہ سے کہا۔

"بہت محتاط رہنا، میری بچی!"

پھر وہ سینڈی سے رخصت ہو کر نیچے اتر آیا اور سیدھا اپنے بینک کی طرف روانہ ہوا۔ یہاں وہ ایک کلرک سے ملا، جو پہلے کبھی اس کی ماتحتی میں کام کر چکا تھا۔ اس کلرک کو اس نے اپنے باقی نوٹ دئے اور ان کے بدلے میں چھوٹی چھوٹی رقم کے نوٹ لے کر ایک تھیلے میں رکھ لئے اور چل پڑا۔ فوراً ہی ایک موٹا تازہ پولیس افسر آیا۔ اس نے تحکم آمیز لہجہ میں کلرک کو مخاطب کیا اور کہا۔

"یہ بڑے نوٹ تم ہی نے ابھی چھوٹے نوٹوں سے بدلے ہیں؟"

کلرک نے پریشان ہو کر کہا:۔

"جی ہاں جناب!"

پولیس افسر نے حکم دیا:۔

"انھیں الگ رکھ لو — اور ہدایات کا انتظار کرو!"

## (۹)

ٹام ونسٹن نے اپنے آفس سے ریڈیو کے ذریعے ایک پولیس افسر مسٹر مرک کو ہدایت دی کہ وہ فوراً مسٹر دیب سے آ کر ملے۔

مسٹر دیب بدستور والنگ ہاؤس کی چھت پر موجود تھے اور یہاں سے بلیارڈ ہاؤس کے مکینوں کی نقل و حرکت کو دزدیدہ نظروں سے دیکھے جا رہے تھے اس وقت وہ ایک زرد رنگ کا کوٹ پہنے تھے، جس کی پیٹھ پر مختلف رنگ کی پینٹنگ اپنی بہار دکھا رہی تھی۔ ان کے ہاتھ میں فیتہ تھا اور ٹیلی ویژن نصب کرنے کے سلسلہ میں وہ ناپ جوکھ کر رہے تھے۔ ذرا پرے ہٹ کر دو سپاہی، مستری کی وردی میں کھڑے اپنے اُستاد کی ہدایات پر عمل کر رہے تھے۔

حقیقت یہ تھی کہ دیب کی نظریں گیرج اور بلیارڈ ہاؤس کو ٹٹول



رہی تھیں، اگرچہ بظاہر وہ ایک دوسرے کام میں پورے انہماک کے ساتھ مصروف تھا، نقل و حرکت کو زیادہ صحت کے ساتھ جانچنے کے لئے اس نے اپنے پاس دوربین بھی رکھ چھوڑی تھی جس سے وقتاً فوقتاً کام لیتا رہتا تھا۔

تھوڑی دیر کے بعد جب ٹام کے حسب ہدایت مرک آ گیا تو دیب اس کے ساتھ نیچے اُترا، بغلی کمرہ میں پہنچنے کے بعد اس نے اپنا زرد رنگ کا کوٹ اُتار پھینکا اور ایک دوسرا کوٹ پہن لیا۔ پاس ہی ڈرائنگ روم تھا؛ جہاں کارسن اور تین دوسرے سپاہی بیٹھے تھے۔ اس وقت دیب جو خیال لے کر اترا تھا، وہ یہ نہیں تھا کہ رابنسن اور جیلن گرلفن روپے کے انتظار میں بیٹھے کیا کر رہے ہیں۔ کیونکہ یہ اسے معلوم ہو چکا تھا جب تک انھیں رقم نہیں مل جائیگی، یہ نیچے نہیں اتریں گے، بلکہ اس وقت یہ معلوم کرنے آیا تھا کہ گیرج کے پیچھے جو نقل و حرکت اسے نظر آئی تھی وہ کس کی تھی؟ — کس کی ہو سکتی تھی؟ لامحالہ وہ کوئی اور ہی آدمی ہو گا کیونکہ رابنسن اور جیلن تو بدستور اوپر ہی تھے لیکن یہ کوئی اور آدمی کون ہو سکتا ہے؟ — دوربین استعمال کر کے وہ زیادہ وضاحت کے ساتھ معلومات حاصل کر سکتا تھا لیکن اس وقت دوربین کا استعمال کرنا مناسب نہ تھا۔ اس لئے بطور خود صحیح کیفیت معلوم کرنے کے لئے وہ چھت سے اُترا تھا۔

دھوپ اچھی طرح پھیل چکی تھی۔ دن کی روشنی ہر گوشہ تک پہنچ چکی تھی۔ جیک رائٹ اب تک کوئی اقدام نہ کر سکا تھا۔

لیکن اس کے یہ معنی نہیں تھے کہ وہ غافل تھا یا والنگ ہاؤس کی چھت پر جو کچھ ہو رہا تھا وہ اس کی نظر کے سامنے نہ تھا۔

رائٹ ان لوگوں کو دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا ہو نہ ہو یہ پولیس کے لوگ ہیں اور ضرور اس فکر میں ہیں کہ ان مجرموں پر حملہ کریں اور انھیں کیفر کردار کو پہنچائیں۔ رائٹ کا یہ خیال بھی تھا کہ بہت تاخیر سے کام نہیں لے گا وہ ان بدمعاشوں کو قابو میں کرنے کی تدبیر پر جلد از جلد عمل شروع کر دے گا۔

اب دن کے دس بج چکے تھے!

جیسے جیسے دن گزر رہا تھا۔ رائٹ کی بے کلی اور بے چینی میں اضافہ ہو رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کچھ ہونے والا ہے۔ وہ جانتا تھا کچھ ہو۔ لیکن کیا ہوگا اور کب ہوگا؟ یہ اسے معلوم نہیں تھا۔

رائٹ کا خیال تھا کہ اگر ان دونوں مجرموں میں سے جو بلیارڈ ہاؤس میں زبردستی ڈٹے ہوئے ہیں، کسی نے والنگ ہاؤس کی چھت پر ہونے والے ڈرامہ کو دیکھ لیا اور سمجھ لیا تو فوراً وہ دوسرے کے پاس پہنچے گا اور اُسے ہوشیار خبردار کر دے گا۔

ایک خیال رائٹ کے دل میں یہ بھی آ رہا تھا کہ سینڈی ہر حال بفتر



سے واپس آنے والی ہوگی، کیونکہ یہ لوگ اسی کے انتظار میں جمے ہوئے ہیں ورنہ کب کے یہاں سے رفوچکر ہو چکے تھے۔ ساتھ ہی یہ بات بھی تھی کہ رائٹ نے محسوس کر لیا تھا کہ والنگ ہاؤس کے کارکن، جو درحقیقت پولیس والے تھے، اپنے گھیرے کو تنگ کرتے جا رہے ہیں اور بلیارڈ ہاؤس ان کی گرفت میں آتا جا رہا ہے۔ یہ سوچ کر ایک مرتبہ پھر رائٹ نے فیصلہ کیا کہ جو کچھ بھی ہو اُسے بھرے پستول کے ساتھ بلیارڈ ہاؤس میں داخل ہو جانا چاہیے اس لیے کہ اس کے استعمال کا وقت اب قریب تر ہوتا جا رہا تھا۔

## (۱۰)

شراب خانہ!

ایک بڑا سا لیکن تنگ کمرہ جس میں شراب کی بدبو سی ہوئی ہے۔

اس کمرہ میں سینڈی موجود ہے۔ چہرہ سے ظاہر ہو رہا ہے کہ سخت پیچ و تاب کے عالم میں ہے کمرہ کے سامنے جو سائبان تھا، سینڈی وہاں جا کر ایک میز کے سامنے بیٹھ گئی۔ وہ کرسی پر بیٹھی تھی اور ہاتھ میز پر ٹیکے کچھ سوچ رہی تھی۔ اس کی آنکھیں خلا میں گھور رہی تھیں۔ اتنے میں شراب خانہ کی خادمہ آئی اور ادب سے کھڑی ہو گئی۔ سینڈی نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا

خادمہ نے پوچھا:

"کیا آپ وہسکی سے شوق کریں گی؟"

"نہیں ــــــ!"



"پھر جو شراب آپ کو مرغوب ہو بتا دیجئے۔ ابھی حاضر کر دی جائیگی۔"

سینڈی نے مسکرا کر جواب دیا۔

"اور اگر میں شراب نہ پینا چاہوں تو؟"

خادمہ بھی مسکرائی۔ اس نے کہا۔

آپ کو مجبور تو کوئی نہیں کر سکتا۔

سینڈی کے ہونٹوں پر تبسم کھیلنے لگا۔

خادمہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ دوسری طرف بڑھ گئی۔ اس کے جانے کے بعد سینڈی نے اپنی گھڑی کا دیکھی۔ نو بج کر اٹھائیس منٹ ہو چکے تھے اور دس بجے وہ شخص آنے والا تھا۔ جس سے ملنے کے لئے وہ یہاں آئی تھی۔

آدمی جب بیکار بیٹھتا ہے تو طرح طرح کے خیالات دماغ میں آتے ہیں۔ سینڈی بھی اس وقت تنہا اور خالی بیٹھی تھی۔ اور اس کا دماغ مختلف اور متنوع قسم کے خیالات کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔ پھر وہ سوچنے لگی۔

"کیا میں ایک سنگین ترین جرم میں حصہ نہیں لے رہی ہوں۔"

پھر اس کے دل میں خیال آیا:۔

"کیا ایک بے گناہ شخص کے قتل میں، میں حصہ نہیں لے رہی ہوں؟"

دل نے جواب دیا:۔

"ہاں تو ایک جرم کر رہی ہے۔ تو ایک سنگین جرم میں حصہ لے رہی ہے۔

تو ایک بے گناہ شخص کے قتل میں شریک ہو رہی ہے ۔۔۔"

یہ سوچ کر وہ کانپ گئی لرز گئی!

پھر ایک ٹھنڈی سی سانس لے کر دل ہی دل میں کہنے لگی:۔

"لیکن میں بے بس جو ہوں، میں ایک بے بس معمولی ہوں مجھے وہی کرنا پڑے گا۔ جس کا حکم دیا جائے گا۔ اس کے سوا میں اور کر ہی کیا سکتی ہوں؟

سینڈی بلیارڈ اسی طرح کی باتیں سوچ رہی تھی ۔ اس کے دل میں اس وقت ایک طوفان اٹھ رہا تھا اور یہ طوفان اس وقت اور زیادہ شدید ہو گیا۔ جب اس نے ایک نووارد کو ہال میں داخل ہوتے دیکھا یہ ایک پستہ قد اور مکروہ صورت کا انسان تھا۔ اس نے ہال پر ایک بے پروایانہ نظر ڈالی، ادھر اُدھر دیکھا پھر اس کی نظریں سینڈی پر جا کر رک گئیں۔ سینڈی سمجھ گئی! یہی وہ شخص ہے جس کے انتظار میں وہ اتنی دیر سے بیٹھی تھی۔ اس نے تحقیر آمیز نظروں سے اس نووارد کو دیکھا۔ اس کا جی چاہا اٹھ کر چلی جائے اور اس قابل نفرت شخص سے نہ نظریں ملائے، نہ بات کرے لیکن وہ ایسا کر نہ سکی ۔۔۔ مجبور جو تھی!

یہ نووارد ادھر ادھر دیکھتا سینڈی کی طرف بڑھنے لگا جیسے جیسے وہ قریب آ رہا تھا سینڈی کی نفرت دہشت اور خوف میں تبدیل ہوتی جا رہی تھی، یہاں تک کہ وہ بالکل قریب آ گیا۔ پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔ بڑی شائستگی



کے ساتھ اس نے سینڈی کے بازو میں پڑی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا!

"محترمہ! کیا میں یہاں بیٹھ گیا۔ بڑی مشکل سے اس نے کہا!

سینڈی کا گلا رندھ گیا۔ بڑی مشکل سے اس نے کہا

بیٹھیے!"

اس آدمی نے سوال کیا۔

"آپ کو ناگوار تو نہ ہوگا؟"

سینڈی کا جی چاہا۔ جواب دینے کی بجائے اس کے منہ پر ایک طمانچہ مارے اور اٹھ کر چلی جائے۔ لیکن جیسے زمین نے پاؤں پکڑ لیے تھے ۔ وہ اٹھ نہ سکی، جیسے کسی نے اس کے ہاتھ پکڑ لیے تھے، وہ طمانچہ نہ مار سکی۔ جیسے زبردستی اس کے منہ سے الفاظ نکلنے لگے

"ناگواری کی کیا بات ہے۔ بیٹھیے میں تو آپ ہی کا انتظار کر رہی تھی!"

نووارد مسکراتا ہوا کرسی پر بیٹھ گیا، اور پوچھا

"کیا آپ میرا نام جانتی ہیں؟"

سینڈی نے انکار میں سر ہلایا ۔۔۔ نہ وہ اس شخص کا نام جانتی تھی، نہ خواہش تھی کہ جانے۔ اس کی تمنا تو یہ تھی کہ جلد از جلد یہاں سے بھاگ کھڑی

ہو، اس قابلِ نفرت شخص کے سامنے سے فرار ہو جائے، اور اپنے باپ کے پاس اس کے آفس میں پہنچ کر دم لے اور پھر اسے لے کر ٹیکسی میں بیٹھے اور سیدھی گھر پہنچے اور ان بدمعاشوں کے چنگل سے ہمیشہ کے لئے نجات پا جائے، جنہوں نے اس پر خواب و خور حرام کر رکھا تھا۔ جنہوں نے اس کا سکونِ قلب چھین لیا تھا جو اس کے لئے ایک مستقل نزع کی کیفیت بنے ہوئے تھے۔ وہ بار بار اس شخص کی طرف دیکھتی تھی اور سوچتی تھی۔

کیا یہ قاتل ہے؟ — کیا یہ قاتل ہو سکتا ہے؟"

یہ سوال اس لئے پیدا ہوتا تھا کہ وضع و طریق سے یہ شخص کسی دوکان کا سیلزمین معلوم ہوتا تھا، قاتل نہیں —!"

سینڈی کے سامنے ایک خالی گلاس رکھا تھا۔ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے نووارد نے کہا:

"یہ گلاس خالی کیوں ہے؟ — شاید آپ ہی نے اسے خالی کیا ہے؟ — خیر کوئی مضائقہ نہیں ابھی اور شراب آ جاتی ہے ہم دونوں مل کر پئیں گے؟"

سینڈی جلدی سے کہا:

"جی نہیں — میں بالکل نہیں پیوں گی!"

اتنے میں خادم نے شراب کی بوتل سامنے لا کر رکھ دی۔ شاید



اس نے خیال کیا، سینڈی اس شخص کے انتظار میں پینے سے انکار کر رہی تھی۔ نووارد نے بوتل اپنی طرف بڑھائی اور سینڈی سے پوچھا:

"زیادہ نہیں، ایک گلاس بھی؟"

"جی نہیں — مجھے تو معاف ہی رکھیے!"

نووارد نے مزید اصرار نہیں کیا۔ خاموشی سے گلاس بھرا اور غٹاغٹ چڑھا گیا۔ پھر اس نے دوسرا گلاس بھرتے ہوئے کہا:

"کیا آپ مجھے دینے کے لئے کچھ لائی ہیں؟"

سینڈی نے منہ سے کچھ نہ کہا۔ اس نے اپنا پرس کھولا اور وہ سفید رنگ کا لفافہ اس کی طرف بڑھا دیا۔ نووارد نے بغیر کھولے اور دیکھے ہوئے لفافہ واسکٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لیا۔

سینڈی کو یہ سوچ کر دکھ ہو رہا تھا کہ رقم اس شخص کے حوالے کی جا رہی ہے جو ایک دوسرے آدمی کو اس کے بدلے میں قتل کر ڈالے گا لیکن یہ سوچ کر اسے اطمینان بھی ہوا کہ اس پہلے اور آخری کے ارتکاب کے بعد وہ اپنا کھویا ہوا سکون پھر حاصل کر لے گی۔ اس کا گھر ان بدمعاشوں سے خالی ہو جائے گا جنہوں نے اس کی زندگی اجیرن کر رکھی ہے —!

لیکن یکایک نیا حادثہ رونما ہوا۔

ایک دراز قد، ہشاش بشاش، تنومند اور بارعب آدمی میز کے پاس آ کر کھڑا

ہو گیا۔ اس نے بارعب لہجہ میں پوچھا

فلیک —: تم نے ابھی اپنی جیب میں کیا رکھا ہے؟ — اس
لڑکی نے ابھی کون سی چیز تمہیں سونپی ہے؟"

فلیک نے بے خوفی کے ساتھ کہا:

ایک خط ہے۔"

پولیس افسر نے جو سادہ لباس میں ملبوس تھا، تحکم آمیز لہجہ میں کہا
وہ لفافہ مجھے دے دو — اور میرے ساتھ ذرا پولیس اسٹیشن
تک چلو۔"

پہلے تو سینڈی کے چہرے پر حیرت اور تعجب کی کیفیت طاری ہوئی
پھر اس کے دل میں خیال آیا یہ تو سارا کھیل ہی بگڑ جاتا ہے۔ یہ تو اور اگر
پولیس اسٹیشن گیا اور لفافہ اس نے پولیس افسر کے حوالے کر دیا تو جیلین میری ماں
اور بھائی کو جیتا نہ چھوڑے گا۔ اس نے برہمی کے عالم میں کہا:

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہرگز نہیں ہو سکتا!"

پولیس افسر نے کہا:

محترمہ آپ کو بھی میرے ساتھ پولیس اسٹیشن تک چلنا ہے!

سینڈی نے اور زیادہ گھبرا کر جواب دیا:

کبھی نہیں — میں تمہارے ساتھ نہیں جا سکتی، کیوں جاؤں؟"



پولیس افسر نے رحم آمیز نظروں سے سینڈی کو دیکھا اور کہا
محترمہ! مجھے مجبور نہ کیجئے میری مجبوری کو بھی سمجھئے۔ میں تو حکم کا
بندہ ہوں۔ جو حکم مجھے دیا گیا ہے، اس کی تعمیل کر رہا ہوں اور میری طرح
آپ بھی اس کی تعمیل کرنے پر مجبور ہیں — سمجھ گئیں آپ؟

سینڈی نے پوچھا:

کیا میں زیر حراست ہوں؟"

پولیس افسر نے جواب دیا:

نہیں — بشرطیکہ ایک اچھی لڑکی کی طرح چپ چاپ میرے
ساتھ پولیس اسٹیشن چلی چلیں —؟"

سینڈی کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

اب تک وہ ہر طرح کے جگر فگار لرزہ خیز اور ہولناک واقعات
وحوادث کا پامردی کے ساتھ مقابلہ کرتی چلی آ رہی تھی۔

اب تک اس کی آنکھ سے آنسو کا ایک قطرہ بھی گرنے نہیں پایا تھا
لیکن اب اس کی آنکھ سے آنسوؤں کی بارش ہو رہی تھی۔

سینڈی کو اپنی پرواہ نہیں تھی۔ اپنے انجام کی فکر نہیں تھی فکر تھی
کہ میری ماں پر، میرے باپ پر، میرے چھوٹے بھائی پر کیا گذرے گی؟

## (۱)

ڈان ہلیارڈ دفتر میں بیٹھا سینڈی کا انتظار کر رہا تھا اتنے میں دروازہ کھلا وہ کھڑا ہو گیا اس کا خیال تھا سینڈی آ گئی ہے، اس کے سوا اور کون آ سکتا ہے اس وقت؟

لیکن نہیں، یہ سینڈی نہیں تھی!

یہ ایک دوسرا شخص تھا! — دراز قد، موٹا تازہ، ہٹا کٹا بارعب قامت والا شخص:

یہ شخص آیا اور ڈان کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا

ڈان نے اس پر نظر ڈالی تو دیکھا، اس کے کوٹ پر ایک بیج چمک رہا ہے۔ پولیس کا بیج، اس کی وردی میں پستول بھی آویزاں ہے۔!

ڈان کچھ نہ کہہ سکا، پھر اپنی کرسی میں دھنس گیا۔



پولیس افسر نے کہا:

گڈ مارننگ مسٹر ہلیارڈ! آپ سے اپنا تعارف کرا دوں، میرا نام ڈیب ہے، میں نائب حاکم شہر ہوں۔ آپ نے پولیس ہیڈ کوارٹر میں جو خط بھیجا تھا وہ مجھے مل گیا تھا!"

یہ الفاظ سن کر ڈان لرز گیا!

وہ سوچنے لگا اسے قسمت اس سارے کھیل کو اس طرح اور اس وقت اور اس موقع پر بگڑنا تھا! پولیس سے بچنے کے لئے اپنے گھر والوں کو بچانے کے لئے میں نے کیا کچھ نہ کیا کیسی تگ و دو نہ کی لیکن قسمت نے دھوکا دیا، پولیس سب کچھ جان گئی، اس نے میرا سراغ لگا لیا۔ اب کیا ہو گا؟

— کیا جیلین ہم میں سے کسی کو بھی جیتا چھوڑے گا؟

بے ساختہ ڈان کے منہ سے نکلا

آپ کیا کہہ رہے ہیں، میں تو بالکل نہیں سمجھا — کیا خط؟"

یہ الفاظ سن کر ڈیب کا صبر و ضبط رخصت ہو گیا، اس نے ڈان کا رقعہ نکالا اور سامنے میز پہ پٹختے ہوئے کہا:

دیکھیے مسٹر ہلیارڈ! یہ کیا ہے؟ — کیا یہ آپ کا گرامی نامہ نہیں ہے کیا یہ آپ کے قلم سے لکھا ہوا نہیں ہے؟ کیا آپ اس سے انکار کر سکتے ہیں؟ — اس خط کے کاتب یعنی آپ کا پتہ لگانے میں میرا بہت

وقت صرف ہو رہا ہے اب مزید وقت ضائع نہیں کیا جا سکتا۔ بیکار باتیں نہ کیجئے سارا ماجرا آپ خود بتا دیجئے اس میں آپ کا فائدہ ہی ہے نقصان نہیں ہے تاکہ ہم بھی جلد از جلد کسی نتیجہ پر پہنچ سکیں اور اپنی راہ عمل متعین کر سکیں۔ مسٹر ٹیلیارڈ بولے، بتایئے یہ خاموش رہنے کا وقت نہیں ہے!



(۳)

اب گیارہ بجے تھے!

اچانک دل ہی دل بڑبڑایا۔

کچھ ہونے والا ہے اس کے انتظار میں سارا دن ضائع نہیں کیا جا سکتا۔ جو کچھ ہونے والا ہے، وہ ہو کر رہیگا لیکن مجھے بھی تو کچھ کرنا چاہیئے

رائٹ گیراج کے عقب میں دیوار سے لگا کھڑا تھا۔ اتنے میں اسے ٹیلیارڈ ہاؤز کی کھڑکی پر لٹکے ہوئے شفاف پردہ کے پاس کسی شخص کی ایک جھلک سی نظر آئی۔ کوئی آدمی کرہ میں بالکل اس ابھی پردہ کے مقابل کھڑا تھا آخر رائٹ نے فیصلہ کر لیا کہ اب سے کسی طرح ان لوگوں کی نظر بچا کر ٹیلیارڈ ہاؤس میں داخل ہو ہی جانا چاہیئے۔

ڈائننگ ہاؤس کی چھت پر کام کا سلسلہ جاری تھا مکان سے متصل

جو بڑے بڑے درخت کھڑے تھے ان کی گردو خانیں کسی مقصد کے ماتحت چھت پر گرائی جا رہی تھیں۔

اتنے میں ہلیارڈ ہاؤس کا پردہ ہوا سے جنبش کرنے لگا اور تھوڑا اپنی جگہ سے ہٹ گیا جو آدمی پردہ کے سامنے کھڑا تھا۔ اس کا چہرہ اب صاف نظر آنے لگا۔ اس کی ڈاڑھی بڑھی ہوئی تھی چہرہ سے پریشانی اور اضطراب اور کسی حد تک دہشت کا اظہار ہو رہا تھا، لیکن جلد ہی وہ آدمی سامنے سے ہٹ گیا۔

اب چک رائٹ سے ضبط نہ ہو سکا۔ سینڈی سے لی ہوئی عقبی دروازہ کی کنجی اس کے ہاتھ میں تھی۔ وہ جلدی سے پورچ میں پہنچا اور فوراً ہی کنجی تالے میں پہنچ گئی۔ گھر کے اندر سے دو آدمیوں کی بات چیت کی آواز آ رہی پھر ایک عورت کی آواز بھی سنائی دی۔ اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا بہت ہلکی سرسراہٹ ہوئی پھر اس نے اور زیادہ آہستگی سے پٹ بھیڑ دیئے۔

مکان کا پچھلا ہال مختصر سی گنجائش رکھتا تھا اس میں تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ اتنے میں پیچھے سے کسی کے چلنے کی آہٹ محسوس ہوئی کوئی شخص اسی طرف آ رہا تھا۔ رائٹ کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا سانس تیز ہو گیا تاریکی سے فائدہ اٹھا کر رائٹ ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔



یہ آہٹ ذرا کے ذرا مسٹر ہلیارڈ کے کمرہ کی طرف جاتی محسوس ہوئی پھر رک گئی کسی نے آہستہ سے لیکن مضبوط لہجہ میں کہا

مسٹر گریفن :۔ سب ٹھیک ہے!

دوسری طرف سے آواز آئی۔

بس تو اب ہمیں نکل چلنے کے لئے تیار رہنا چاہیے اس عورت والینورا کے لڑکے رالفی کو ہم اپنے ساتھ سپر بنا کر لے چلیں گے کیوں ڈیش ٹھیک ہے نا!

چک رائٹ دیوار سے لگا کھڑا تھا اور اپنے تیز تنفس کو روکنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس نے جاپانی ساخت کا پستول نکال لیا تھا اور اسے مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھا۔ وہ ہر قسم کی صورت حال کا مقابلہ کرنے کو تیار تھا!

# کیفر کردار

قریب ہے یار روزِ محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبانِ خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

(۱)

ڈوان ہلیارڈ کے لئے اب اس کے سوا کوئی چارہ کار نہ تھا کہ وہ ہتھیار ڈال دے اور قسمت پر شاکر و قانع ہو جائے۔ اس نے مختصر طور پر اپنی ساری کہانی مسٹر دیب کو سنا دی

دیب ڈوان کا بیان سنتا رہا اس نے ایک مرتبہ بھی مداخلت نہیں کی آخر میں اس نے صرف یہ پوچھا!

تمہاری بیٹی سنتھیا (سینڈی) کہاں گئی ہے؟ ۔ دیکھو چھپانے اور غلط بیانی کی کوشش نہ کرنا!

ڈوان نے یہ بات بھی بتا دی اور کہا

ٹھیک تمہیں قتل کرنے کا بیڑا اٹھا چکا ہے میری بیٹی سینڈی لے اس کام کی اُجرت تین ہزار ڈالر گریفن کی طرف سے مجھے دیے ہوں گے

ویب نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا:
"اچھا تو ان حضرات نے مجھ سے گلو خلاصی حاصل کرنے اور خود نجات حاصل کرنے یہ تدبیر سوچی ہے!"

ڈان نے لرزتی ہوئی آواز سے کہا
"لیکن مسٹر ویب! ذرا ہماری مجبوری اور بے بسی کا تصور بھی تو کیجئے اس کے سوا ہمارے لئے اور چارہ کار کیا تھا کہ ان بدمعاشوں کے احکام کی تعمیل آنکھ بند کر کے کریں؟"

ویب نے ذرا بگڑے ہوئے تیور کے ساتھ کہا:
"آپ کی مجبوری اور بے بسی کا مجھے احساس ہے۔ بہر حال ہم ٹھیک سے بھگت لیں گے۔ وہ جاتا کہاں ہے۔ اگر آپ کی بیٹی واقعی اس کے پاس گئی ہے تاکہ اسے رقم دے کر آمادہ عمل کرے تو اطمینان رکھئے بلیک بچ نہیں سکتا، پکڑا جائے گا! ہم نے پہلے ہی سے ایک آدمی اسکے تعاقب میں لگا دیا ہے، جو سادہ لباس میں اس کی نگرانی کر رہا ہے!"

ڈان اٹھ کھڑا ہوا وہ گھٹنوں کے بل جھک گیا۔ اس نے ایک عجیب عالم میں کہا
"ہائے یہ غضب کیا آپ نے؟ یہ عقلمندی نہیں، حماقت سرزد ہوئی ہے آپ سے مسٹر ویب! میں تو آپ کو بڑا دانا سمجھتا تھا!"



ویب نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا:
"بے وقوف اور احمق آپ ہیں مسٹر لیارڈ! غلط نہ سمجھئے، مجھے تو نہیں معلوم تھا کہ سینڈی میرے قتل کی اُجرت دینے جا رہی ہے لیکن متوقع خطرے کے پیش نظر میں نے اس کی حفاظت کے لئے یہ اقدام کیا ہے!"

ڈان شرمندہ ہو گیا۔ اس نے معذرت آمیز لہجہ میں کہا:
"بہت دیر ہو گئی اب تک آجانا چاہیے تھا۔ مگر وہ نہیں آئی — سخت پریشان ہوں — یا خدا اب کیا ہو گا؟ جتنی جتنی تاخیر سینڈی کے آنے میں ہو رہی ہے اتنے ہی اتنے وہ ہمارے ناخواندہ مہمان برہم ہوئے جائیں گے اور آپ جانتے ہیں ان کے برہم ہونے کا مطلب کیا ہے! — ہم سب کے لئے یا ہم میں سے جو ہاتھ آئے اس کے لئے موت!"

ویب نے مطمئن لہجہ میں کہا:
"سینڈی بالکل بخیریت ہے۔ وہ ہر طرح کے خطرہ سے آزاد ہے میں قسم کھا کر آپ کو اطمینان دلاتا ہوں اسے کسی طرح کا گزند نہیں پہنچ سکتا!"

ڈان نے پریشان اور گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا:
"آپ قسم کھاتے ہیں — لیکن بندہ پرور! آپ کس بات کی قسم کھا

کہ مجھے اطمینان دلا سکتے ہیں؟ کیا اس بات کی کہ میرے ناخواندہ مہمان یہ
جان سکیں گے کہ ان کا خاص الخاص آدمی فلیک گرفتار ہو گیا؟ اور کیا
پھر فوراً ہی ان کے دل میں یہ خیال نہیں آئے گا کہ یہ میری وجہ سے
ہوا ہے؟ کیا وہ اس نتیجہ پر نہیں پہنچیں گے کہ یہ سیٹھڈی کی کارروائی ہے؟
کیا آپ اس بات کی قسم کھا کر مجھے اطمینان دلا سکتے ہیں کہ وہ لوگ بھلا
کہ میری بیوی کو شوٹ نہیں کر دیں گے؟ میرے بچہ کو ہلاک نہیں کریں گے
وہ ضرور یہ خیال کریں گے کہ میں نے انہیں دھوکا دیا ہے میں نے موقعہ
سے فائدہ اٹھا کر انہیں پھنسا دیا ہے۔ بعید کیونکر ممکن ہے کہ وہ ظالم اور
سفاک لوگ ہم جیسے بے بسوں کو تختہ مشق ستم نہ بنائیں۔ خوفناک
انتقام نہ لیں ــــ بتلایئے مسٹر ڈیب! آپ کی قسم کہاں ہے؟ کیا
اب بھی آپ قسم کھا سکتے ہیں۔

ڈیب نے پُرسکون لہجہ میں کہا

مسٹر ڈان! میں اس بات کی قسم کھا سکتا ہوں کہ اگر پلیارڈ یا ڈورس
کا ایک مکین بھی کم ہوا تو قیامت آ جائے گی۔ ان بدبختوں میں سے ایک
کو زندہ نہ چھوڑوں گا

ڈان پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے کہا

مسٹر ڈیب! آپ کا بہت بہت شکریہ! معاف کیجئے گا اس



وقت شدت جذبات سے میں بے قابو ہو گیا تھا!"

ڈیب نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا:

میں کوشش کروں گا کہ وہ لوگ کچھ تمہارے ہاتھ آ جائیں۔
بہرحال آپ اس کی فکر نہ کیجئے۔ آپ کہاں جا رہے ہیں۔ کار حاضر ہے
میں آپ کو پہنچائے دیتا ہوں!"

ڈان پلیارڈ نے جواب دیا:

آپ تکلیف نہ کیجئے میں ٹیکسی لے لوں گا۔

خیر یہی سہی ــــ لیکن یہ تو بتایئے، کیا آپ کو احتیاطاً کسی پستول
کی ضرورت ہے!"

اگر ایسا ہو سکے تو کیا کہنا میں شکر گزار ہوں گا!"

نہیں شکریہ کی کوئی بات نہیں میں ایک پستول آپ کی خدمت
میں پیش کر سکتا ہوں!"

میں آپ کی عنایت کا منتظر ہوں!"

ڈیب نے ۳۸ بور کا ایک پستول ڈان کے ہاتھ دے دیا ڈان
نے اسے اچھی طرح دیکھا بھالا اور احتیاط سے اپنے کوٹ کی جیب
میں رکھ لیا

ڈیب نے کہا:

"لیکن یہ خالی پستول ہے؟"
ڈان ہلیارڈ نے جواب دیا!
"جی ہاں! میں مخبوط الحواس ہوں، سودائی ہوں، دیوانہ ہوں۔ نہ جانے کیا کیا ہوں — اگر مجھ میں یہ صفات نہ ہوتے تو بھلا خالی پستول لے کر میں اپنے گھر کا رُخ کرتا؟ رہا گرفن سو وہ مجھے سودائی نہیں سمجھتا اس کا خیال ہے دیوانہ بکار خویش ہشیار اور شاید بات بھی ایسی ہی ہو! — کہئے آپ کا کیا خیال ہے!"

ڈیب نے کوئی جواب نہیں دیا صرف عارفانہ انداز میں مسکرا کر رہ گیا!

اس گفتگو کے بعد ڈان ہلیارڈ واپس جانے کے لئے مڑا مشکل سے چند قدم چلا ہوگا کہ اس کے کانوں میں آواز آئی

"مسٹر ہلیارڈ"

ہلیارڈ جاتے جاتے رک گیا

"ارشاد! — کچھ فرمانا ہے آپ کو!"

ڈیب نے کہا

"ہاں ایک بات اور گوش گزار کر دینا چاہتا ہوں ایک تیسرا آدمی ہے بھلا سا نام ہے اس کا ہاں چارلس رائٹ —!"



"ہاں ہاں پھر —؟"
"میں یقین سے تو نہیں کہہ سکتا لیکن گمان غالب یہ ہے کہ وہ آپ کے مکان کے آس پاس چھپا ہوا ہے —!"

"اے میرے خدا!" بے ساختہ ڈان کے منہ سے نکلا۔

ڈیب نے کہا!

"جیسا کہ میں ابھی کہہ چکا ہوں یقین کے ساتھ تو کچھ کہنا مشکل ہے لیکن یہ بات بہرحال درست ہے کہ آج صبح میں نے آپ کے گیراج کے پیچھے کسی کو نقل و حرکت کرتے دیکھا تھا میرا خیال تو چارلس رائٹ کے بارے میں ہے لیکن وہ کون ہو سکتا ہے، اسے آپ مجھ سے بہتر سمجھ سکتے ہیں۔"

ڈان ہلیارڈ نے کندھے اُچکاتے ہوئے کہا!

"بہرحال آپ کا بہت بہت شکریہ!"

پھر جواب کا انتظار کئے بغیر وہ باہر نکلا، چلا گیا ڈیب سے جاتا دیکھتا رہا پھر وہ بڑبڑایا!

"بے چارہ —!"

ڈیب کا یہ سادہ سا لفظ ہمدردی سے بھرپور تھا!

## (۳)

چارلس رائٹ ہلیارڈ ہاؤس میں داخل ہو چکا تھا وہ رالشن اور گرفین
کی نظروں سے اب تک پنہاں تھا جس گوشہ میں وہ چھپا تھا وہاں سے وہ باسانی
ان کی باتیں سن سکتا تھا اب ساڑھے گیارہ بجے دوپہر کا عمل تھا اس نے محسوس
کیا کہ جیلی گرفین کسی آدمی کے فون کا انتظار کر رہا ہے وہ رالشن سے باتیں کر
رہا ہے لیکن اس کی آواز مرتعش ہے اور وہ حد سے زیادہ سہما ہوا نظر آرہا
ہے جیلی گرفین کو وہ مرد آہنی سمجھتا تھا لیکن اس وقت اس کی کمزوری دیکھ کر وہ
حیران رہ گیا۔ گرفین رالشن سے کہہ رہا تھا!

"بہت دیر ہو گئی"

رالشن نے جواب دیا

"ہاں ۔۔۔ نہ جانے وہ لوگ کیا کر رہے ہیں



سینڈی نے فلیک کو رقم تو دے دی ہوگی

"چاہیے تو یہی!"

"لیکن پھر وہ اب تک آئی کیوں نہیں یا فلیک نے رقم وصول پانے
کی اطلاع فون پر کیوں نہیں دی؟"

"یہی تو میں بھی سوچ رہا ہوں!"

ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کچھ ہونے والا ہے کوئی نامعلوم سا خطرہ

"ہاں میرا دل بھی یہی کہہ رہا ہے!"

فلیک نے وعدہ کیا تھا کہ جیسے ہی اُسے رقم ملی وہ فون پر اطلاع
دے گا اور اپنا فرض مفوضہ یعنی ویب کے قتل کا کارنامہ انجام دے ڈالے گا
لیکن نہ سینڈی ابتک آئی نہ فلیک کا فون آیا ۔۔۔ خدا جانے کیا گڑبڑ ہے!

میری خود عقل حیران ہے نامعلوم اندیشے سر اٹھا رہے ہیں، رالشن نے
جواب میں کہا بہر حال جو کچھ بھی ہوگا دیکھا جائے گا مجھے ذرا پستول تو دو!

رالشن کے پستول مانگنے پر چارلس رائٹ کے دل میں خیال آیا کہ غالباً
ان دونوں کے پاس الگ الگ پستول نہیں ہے۔ ایک ہی ہے اگر یہ
بات ہے تو پھر کوئی پرواہ نہیں میں بڑی آسانی سے دونوں سے نمٹ
لوں گا لیکن اب مجھے سامنے نکل کرنا چاہیے ہرچہ بادا باد لیکن۔ لیکن
مسز ہلیارڈ اور للی کا کیا ہوگا؟ کہیں میرے اس اقدام سے ان دونوں پر تو

کوئی آفت نہیں آجائے گی:

رائٹ ابھی خیالات میں الجھا ہوا تھا کہ اس نے جیلین گریفن کو کہتے سنا "ہلیارڈ کہاں مر گیا! آخر وہ مردود ابھی تک یہاں واپس کیوں نہیں آیا:"

گریفن کی اس پریشانی سے رائٹ نے اندازہ لگایا کہ باقی یہاں مر رہا ہے ذرا دیر اور انتظار کرنا چاہیے دیکھئے پردہ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے پھر اس نے سوچا مزید انتظار لا حاصل ہے کچھ نہ کچھ کر ہی ڈالنا چاہیے بالا خانہ کے مختلف حصوں سے وہ اچھی طرح واقف نہیں تھا وہ آہستہ آہستہ ہال میں داخل ہو گیا پھر وہ بیڈروم کے کھلے ہوئے دروازہ کے پاس پہنچ گیا ایلینور اور رالفی یہیں تھے:

بیڈروم میں پہنچ کر اسے اندازہ ہوا سینڈی کا کمرہ یہی ہے وہ پستول ہاتھ میں لے کر اندر پہنچ گیا۔

سینڈی کے کمرہ میں رائٹ کو بیٹھے ہوئے ابھی ذرا دیر گزری تھی کہ اس نے جیلین گریفن کی آواز سنی وہ رالش سے کہہ رہا تھا۔ "ابھی رالش وہ لوگ گئے"

رالش نے پوچھا: کہاں؟ ..... مجھے تو نہیں نظر آئے۔

گریفن نے جواب دیا بیوقوف ہو خاصے! ..... وہ دیکھو باہر کے دروازہ کے پاس ٹیکسی کھڑی ہے تو وہ اسی میں ہیں۔"



## (۴۳)

ڈان ہلیارڈ ٹیکسی سے اترا اس کی پیٹھ اپنے گھر کی طرف تھی رخ ڈرائیور کی جانب اس نے جیب سے روپے نکالے اور کرایہ ادا کیا پھر آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا بہت اطمینان اور سکون خاطر کے ساتھ اپنے گھر کے احاطہ میں داخل ہوا پھر بالا خانہ پہ چڑھ گیا۔

جس وقت ڈان ہلیارڈ گھر میں داخل ہونے کے لئے ٹیکسی سے اترا ہے رینبیلی ویٹرن مستری کے لباس والنگ ہاؤس کی چھت پر پہنچ چکا تھا اور بہ نگاہ غور پیش آنے والے واقعات و حوادث کا منتظر تھا وہ جانتا تھا ڈان اکیلا گھر میں داخل ہوا ہے سینڈی اس کے ساتھ نہیں آئی ہے اگرچہ وہ باقی رقم اپنے ساتھ لے کر آیا ہے لیکن اس کے ساتھ سینڈی کو نہ دیکھ کر یقیناً رالش اور گریفن اس کی جان کے

اگر وہ ہو جائیں گے پھر ڈوان کیا کرے گا اس کے پاس پستول تو ہے لیکن خالی پستول کیا کام دے سکتا ہے۔ اس میں ایک کارتوس بھی تو نہیں!



## (۴)

ڈوان ہلیارڈ اور جیلین گرفتین کا جیسے ہی آمنا سامنا ہوا وہ اسے تنہا دیکھ کر غصہ سے کانپ گیا اس نے شیر کی طرح گرجتے ہوئے کہا

"سینڈی کہاں؟"

ڈوان نے متانت اور اطمینان کے ساتھ جواب دیا

"میں خود اس کی تلاش میں ہوں!"

"کیا وہ فیلک کے پاس رقم لے کر نہیں گئی؟"

"گئی — میں نے خود روپے دے کر اسے بھیجا تھا!"

"پھر — پھر کیا ہوا؟ وہ کہاں رہ گئی؟"

"مجھے بالکل نہیں معلوم میں تو یہ سوچ کر آیا تھا شاید وہ یہاں آ گئی ہو لیکن معلوم ہوتا ہے یہاں بھی نہیں آئی!"

"یہ جھوٹ ہے" ڈانش نے کہا "یہ دھوکا دے رہا ہے۔"

چک ڈانش پستول کو اپنی جیب میں احتیاط کے ساتھ سنبھالے ان لوگوں کی باتیں سن رہا تھا۔ سینڈی کے بارے میں یہ معلوم کر کے کہ وہ نہیں آئی اور خود ڈان کو بھی نہیں معلوم، وہ کہاں ہے ڈانش گھبرا گیا۔

جیلین گرفن آگے بڑھا اس نے اپنے پستول کا کندہ ڈان کی پسلی پہ ٹھوکا اور دوسرا ہاتھ اس کی جیب میں ڈال دیا۔ جیب میں اس کا ہاتھ پستول پر پڑا، اسے نکال کر وہ پیچھے ہٹا اور کہا:

"بزدل ---!"

اب ۳۸ بور کا پستول ڈان کی جیب کے بجائے گرفن کے ہاتھ میں تھا۔ ڈان کو یہ دیکھ کر اطمینان ہوا کہ گرفن نے پستول کا امتحان نہیں کیا ورنہ اسے معلوم ہو جاتا کہ یہ خالی ہے لیکن اس کی آنکھوں سے اضطراب ہی کی تراوش ہو رہی تھی۔ اس نے پستول کا کندہ ڈان کے منہ پر مارا جس سے اس کا جبڑا ہل گیا اور خون بہنے لگا۔ یہ منظر دیکھ کر الینور جو موقع واردات پر پہنچ چکی تھی، اپنی چیخ ضبط نہ کر سکی۔ گرفن نے انتہائی غصے کے عالم میں پھنکتے ہوئے پوچھا:

"یہ پستول تمہارے پاس کیوں ہے؟ تم کیا کام لینا چاہتے تھے اس سے؟"



ڈان نے کوئی جواب نہ دیا اس کے زخمی رخسار سے خون بہہ رہا تھا اور الینور اس کے پاس کھڑی تھی۔

"لاؤ یہ مجھے دے دو" ڈانش نے آگے بڑھتے ہوئے گرفن سے کہا "اب ہمیں یہاں سے چلنا چاہئے" "اور یہاں سے روانہ ہو جانا چاہئے۔ رقم تو بہر حال آ ہی گئی ہے جس کا ہمیں انتظار تھا پھر وقت کیوں ضائع کیا جائے۔"

ڈانش نے جیلین کے ہاتھ سے جو پستول لیا تھا یہ وہ نہیں تھا جو ڈان کی جیب سے برآمد ہوا تھا اور بھرا ہوا نہیں بلکہ یہ دوسرا پستول تھا جو بھرا ہوا تھا۔

# (۵)

جیلن گرلفن نے جب ڈان کے منہ پر پستول کا کندہ مارا تو جیک
راش غصے سے بے قابو ہو گیا وہ دل ہی دل میں اپنے آپ کو ملامت کرنے لگا
کہ یہ دھاندلی ہو رہی ہے اور میں اب تک ہاتھ میں پستول لیے موقع کا منتظر
ہوں آخر وہ موقع کب آئیگا؟ ان دونوں بدمعاشوں کے ہاتھ میں پستول
ہیں اور ان کی نالی بے یارومددگار اور نہتے مسٹر بلیارڈ کے رخ پر ہے
نہیں یہ دھاندلی کسی طرح بھی برداشت نہیں کی جا سکتی اگر کہیں خدانخواستہ
مسٹر بلیارڈ کو کچھ ہو گیا تو میں سینڈی کو کیا منہ دکھاؤں گا؟ کیا وہ مجھ سے
نہیں پوچھے گی میرے باپ کی گت بنتی رہی اور تم کھڑے تماشہ دیکھتے
رہے والٹنے میں اس نے سوچا۔

بلاؤ اپنے لڑکے رالفی کو: گرلفن نے فیصلہ کن لہجہ میں کہا بلیارڈ



رالفی اور اس کی ماں ہمارے ساتھ جائیں گے قیس کو کوئی اعتراض تو نہیں؟
بہت شدید اعتراض ہے۔
ڈان بلیارڈ نے جواب دیا یہ جواب سن کر جیلن گرلفن نے زوردار قہقہہ
ڈان نے اس کے ہنسنے کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اس نے گرلفن سے کہا
خود راشی سے کام نہ لو اس کا نتیجہ اچھا نہ ہو گا!
گرلفن نے کڑے تیور سے ڈان کو دیکھا
تم کیا کہنا چاہتے ہو!
ڈان نے کہا!
میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر تمہاری یہ مرضی ہے کہ وہ کرائے کا قاتل
گرفتار ہو جائے تو جو چاہو کرو لیکن اگر تمہاری خواہش یہ ہے کہ وہ نہ پکڑا جائے
تو پھر مناسب یہ ہے کہ الینورا اور رالفی کے بجائے مجھے اپنے ساتھ لے چلو
صرف مجھے!
رالفش نے گرلفن سے طنزیہ لہجہ میں کہا
سنتے رہو یہ حضرت کیا فرماتے ہیں
گرلفن نے جواب دیا
ہاں سن رہا ہوں لیکن رالفش! یہ بھی تو ہو سکتا ہے۔
رالفش نے جھلاتے ہوئے لہجہ میں کہا:

کچھ بھی نہیں ہو سکتا جب مجھے کوئی پروا نہیں کہ اس کرایہ کے ٹٹو فلیک کا کیا حشر ہو گا مجھے تو اپنی فکر کھا رہی ہے فلیک کے خیال میں ہم اپنے آپ کو خطرہ میں کیوں ڈال لیں ویسا کافی وقت ضائع ہو چکا ہے خطرہ سر پر منڈلا رہا ہے اگر ذرا بھی ہم نے غفلت کی تو مجھ کو کھا جائے گے زیادہ باتیں نہ کرو تو اچھا ہے ہمیں اس گھر کو فوراً ہی چھوڑ دینا چاہیے ایلینورا اور ڈالفی ہمارے ساتھ جائیں گے۔"

چک راٹش یہ باتیں بڑی توجہ سے سن رہا تھا جب اس نے آہٹ سنی تو ذرا اور پرے کو ہٹ گیا اس نے جاپانی ساخت والا پستول نکال لیا اور اسے ہاتھ میں لے کر بالکل آمادہ عمل نظر آنے لگا اس نے طے کر لیا تھا جیسے ہی ان دونوں بدمعاشوں میں سے کوئی ادھر آئے گا، میرے پستول کی ضرب اس کا خیر مقدم کرے گی:

راٹش پستول تانے موقع کا منتظر کھڑا تھا کہ اسے ڈالفی کے زور زور سے رونے کی آواز آئی اس نے جھانک کر دیکھا ڈالٹس اسے اپنے ساتھ لے جانے کے لئے گھسیٹ رہا تھا۔ وہ چلا رہی تھی اور بے تحاشہ رو رو کر مزاحمت کر رہی تھی راٹش نے پستول اوپر اٹھا لیا ٹریگر پر اس کی انگلی پہنچ گئی وہ نشست باندھنے لگا وہ چاہتا تھا گولی صرف بدمعاش کے لگے کہیں ایسا نہ ہو ڈالفی اس کی زد میں آ جائے۔



اتنے میں اس نے سنا گریفن ڈالٹس سے کہہ رہا تھا

"ہم سودا کرنے پر تیار ہیں بتاؤ تم کیا چاہتے ہو میں مانتا ہوں تم دلیر اور بہادر ہو لیکن یہ بتاؤ فلیک غریب پر کیا گزری وہ کہاں ہے اس نے فون کیوں نہیں کیا وہ یہ راز تمہیں معلوم ہے، تم چھپا رہے ہو اور یہ بہت برا ہے صاف صاف بولو اور تم بتاؤ زیادہ مت سوچو —— بتاؤ بتاؤ؟"

اس کے بعد جو کچھ پیش آیا راٹش کو اس کی ذرا بھی توقع نہیں تھی اس نے دیکھا ڈالٹس اپنے کمرہ سے یہاں آیا اس نے اپنی ٹانگ اٹھا کر زور سے سامنے کے دروازہ پر ماری جس سے سارا کمرہ ہل گیا وہ اس وقت غصہ سے بے قابو ہو رہا تھا اس کے منہ سے جھاگ نکل رہے تھے ڈالٹس چیخ کر گریفن پر چلایا "تم احمق ہو اس وقت ذرا بھی شور و شر نہیں ہونا چاہیے!"

یہ کہتا کہتا جیلین گریفن آگے بڑھا اور جیاب راٹش کے بدن کو ٹٹولتا چھوتا ہوا آگے بڑھ گیا، اسے اتنا قریب دیکھ کر راٹش ذرا سمٹ گیا گریفن بھی اتنی جلدی تھا کہ اسے دیکھ نہ سکا، گریفن نے اس کے بالکل قریب پہنچ کر کہا:

"کیا تم چاہتے ہو یہ شور و شر سن کر آس پاس کے تمام لوگ یہاں

جمع ہو جائیں! ایک طرف یہ احتیاط پسندی کہ فوراً نکل جانے کو تیار ہو دوسری جانب یہ حماقت کہ خود ہی سارے محلہ کو اکٹھا کرنے کا بندوبست کر رہے ہو خبردار!"

اب جیک رائٹ دروازہ کی اوٹ میں چند قدم اور آگے بڑھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے کھڑکی کی سلاخ سے ہر طرح کے خطرے کو نظر انداز کرتے ہوئے جھانکا۔ گریفن نے اسے دیکھ کر پستول تان لیا۔ رائٹ نے بھی پستول اٹھایا اور دھڑ سے چلا دیا اور پھر اپنے بازو میں ایک جھٹکا سا محسوس کیا اور گریفن کو زینہ کے جھٹکے میں گرتا ہوا دیکھا پھر اس کی نظر دانش پر پڑی اس کے ہاتھ سے خون کا فوارہ بہہ رہا تھا۔ پھر بھی دانش نے سنبھل کر گریفن پر پستول چلا دیا، کیونکہ وہ برابر اس قیمتی وقت کو ضائع کرتا چلا جا رہا تھا اور پھر رائٹ نے خود اپنے سینے پہ ایک دباؤ محسوس کیا اب وہ گھسٹتا ہوا پاس کے کمرہ میں پہنچا۔ سینہ پر ہاتھ گیا تو وہ بھیگ گیا کسی طرح کا درد اب تک محسوس نہیں ہوا تھا۔ لیکن یہ تری کہاں سے آ گئی سینہ پر؟ ——— ارے یہ تو خون ہے ——— خون ———

میں زخمی ہوں۔ گولی میرے سینہ پر لگی ہے

پھر اسے ہوش نہ رہا۔



## (۶)

دانش بڑی تیزی سے بڑھتا ہوا اچھلا اور گریفن کو پھلانگتا ہوا کود اور اس کمرہ کی طرف لپکا جہاں الینور اور رالفی موجود تھے۔ ڈوان کے دل میں خطرہ گزرا۔ اب رالفی اور الینور کی خیریت نہیں، یہ ضرور انہیں مار ڈالے گا یہ سوچتے ہی اس نے الینور کو دھکا دے کر باہر دھکیل دیا۔ باہر پہنچتے ہی اس نے فائرنگ کی آواز سنی تو تھرا گئی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور منہ سے بار بار صرف ایک ہی لفظ انتہائی کرب و اذیت کے عالم میں نکل رہا تھا۔

رالفی! ——— میرا بچہ رالفی؟

ڈوان نے چلا کر کہا

رالفی بخیریت ہے لیکن الینور تم وہاں کھڑی مت رہو بھاگ جاؤ

رالفی کو میرے اوپر چھوڑ دو!"

الینور نے شوہر کے حکم کی تعمیل کی اور بھاگ گئی۔ ڈان نے سنا رالفی پکار رہا تھا۔

"بابا۔ بابا"

ڈان نے جواب دیا۔

"گھبراؤ مت بیٹے۔ سب ٹھیک ہے"

"سب ٹھیک ہے" رالش نے غراتے ہوئے کہا۔ "تم اپنے ساتھ پولیس کو بھی لگا لائے بدمعاش — میں اپنے ساتھ الینور اور رالفی کو ضرور لے جاؤں گا!"

یہ سن کر ڈان کا بدن غصے سے کانپنے لگا۔ اس نے آؤ دیکھا نہ تاؤ دروازے پر دونوں ہاتھ ٹکائے اور اتنے زور سے اس کے ٹھوکر لگائی کہ وہ دھکا کھا کر دور جا پڑا۔ اب تو رالش کے ہوش و حواس جاتے رہے اس نے اندھا دھند گولیاں چلانا شروع کر دیں لیکن اتنا بوکھلایا ہوا تھا کہ ہر نشانہ خطا ہوا۔ ڈان رالش کو اس حالت میں چھوڑ کر باہر نکلا اور زینے سے اترنے لگا یہاں یہ دیکھ حیران رہ گیا کہ جیلین گرلفین زخموں سے چور بے حس و حرکت پڑا ہے اسے نہیں معلوم تھا کہ یہ کس کی حرکت ہے وہ چارلس رائٹ کی طرف اس کا دھیان بھی نہ گیا کہ یہ کارنامہ اس کا ہے



## (۷)

ویب واٹگ ہاؤس کے پاس موجود تھا۔ محلے کے لوگ ہدایت کے منتظر تھے یکایک ویب نے دیکھا کہ ٹیلارڈ ہاؤس سے ایک عورت انتہائی سراسیمگی کے عالم میں نکلی پھر فائرنگ کی آواز سن کر بھاگی اور درختوں کے جھنڈ کی آڑ میں چھپ گئی۔

اب ویب نے سنا کہ ٹیلارڈ ہاؤس کے بالاخانہ پر تند و تیز قسم کی باتوں کی آوازیں آ رہی ہیں لیکن باتوں کی نوعیت کا وہ اندازہ نہ کر سکا، پھر اس نے دیکھا رالش لڑکھڑاتا ڈگمگاتا باہر نکلا اور لان پر گر پڑا پھر گھسیٹتا ہوا نیلی سیڈان کار کی طرف چلا۔

ویب نے اندازہ کر لیا کہ جیلین گرلفین فائرنگ کے باوجود ابھی تک مرا نہیں ہے زندہ ہے اس نے تمام ڈشن کو ہدایت دی

وہ دیکھو دانش بھاگنے کی کوشش کر رہا ہے جیل سیڈان کار کی طرف
اس کار سے بچنے نہ پائے فوراً فائر کرو، وہ بھی مسلح ہے قریب جانا
اب دانش کے لئے کوئی راہ فرار نہ تھی وہ قابو میں آ چکا تھا ادیب
کو یہ خیال پریشان کر رہا تھا کہ چارلس رائٹ کہاں ہے اُس کا جاپانی
ساخت کا پستول ہو نہ ہو بلیارڈ ہاؤس ہی میں ہے خواہ باکار یا بیکار، اگر
بلیارڈ زندہ ہے تو وہ ضرور مدد کے لئے پکارے گا کیونکہ ابتک بالاخانہ
رکھا ہے خواہ زندہ یا مردہ اتنے میں ادیب نے دیکھا کہ کارسن، مسٹر بلیارڈ
کو درختوں کے جھنڈ سے نکال کر واٹنگ ہاؤس کی طرف اپنے ساتھ لا
رہا ہے۔



## (۸)

ڈان بلیارڈ بالائی منزل کی سیڑھی چڑھنے لگا تو پیچھے اپنی کار کا انجن اسٹارٹ
ہونے کی آواز سنی جب وہ زینہ کے چوکے میں پہونچا تو اس جگہ جہاں جیسلین
گرفین ذرا دیر پہلے پڑا تھا قالین پر خون کا ایک چڑا وار سا نظر آیا اسے دیکھ
کر وہ ٹھٹک گیا لیکن کسی خیال کے آتے ہی سینڈی کے کمرہ کی
پیچھے سے جیسلین گرفین کی آواز آئی:

بلیارڈ ادھر آؤ ۔۔ یہاں اندر اس کمرہ میں میرے پاس

لیکن اس نے سنی کی ان سنی کر دی اور سینڈی کے کمرے میں پہونچا
یہاں اسے چارلس رائٹ نظر آیا بے حس و حرکت جیسے جان ہی باقی نہ رہ گئی ہو
پاس ہی جاپانی ساخت کا پستول پڑا تھا لپک کر ڈان بلیارڈ نے پستول اٹھا
لیا اور ہال میں جانے کے لئے مڑا، وہ جانتا تھا کہاں جا رہا ہے اور کیوں

جا رہا ہے یہ پستول وہ جیلین گرلفین پر خالی کر دینا چاہتا تھا وہ اندر پہنچا رالفی
ایک گوشہ میں لرزاں و ترساں کھڑا تھا اور جیلین گرلفین اس کے پیچھے استادہ
تھا ہاتھ میں پستول ہے۔

جیلین گرلفین نے ڈان سے رالفی پر پستول تانتے ہوئے کہا:
"مجھے کسی طرح یہاں سے باہر نکالو ۔۔۔ شرارت کی حد ہو چکی تمہارے
لائے ہوئے پولیس کے آدمی نے تو مجھے دھر ہی لیا تھا وہ تو کہو میں اتنا سخت
جان ہوں کہ اب تک بچا ہوا ہوں ۔۔۔ باہر اور کتنے سپاہی ہیں؟"
ڈان نے دیکھا جیلین گرلفین کے کاسہ سر سے خون کی تراوش ہو رہی ہے
اس نے سمجھ لیا یہ جیک رائٹ کی چلائی ہوئی گولی کا کرشمہ ہے معلوم ہوتا ہے نشانہ
خطا گیا اور یہ سخت جان بچ گیا۔
"رالفی" ڈان نے مطمئن لہجہ میں کہا "رالفی ادھر میری طرف دیکھو بیٹے سنو
قبل اس کے کہ رالفی کچھ کہے جیلین گرلفین نے کہا
"نہیں مسٹر بلیارڈو! اب باتوں کا وقت نہیں ہے!"
یہ کہہ کر جیلین گرلفین نے پستول کی نالی رالفی کے سر پہ رکھ دی ڈان نے اسے
جواب نہیں دیا اپنے بیٹے سے کہا
"سنتے ہو بیٹے؟ ڈرنا نہیں، تمہارا بال بھی بیکا نہیں ہو سکتا!"
رالفی کے سہمے ہوئے چہرہ سے صاف ظاہر تھا کہ باپ کی بات کا اعتبار



نہیں آیا بیٹے کی یہ کیفیت دیکھ کر ڈان کا دل ہل گیا اس نے پہلے سے زیادہ
تعہد دار اور یقین دلانے والے لہجہ میں کہا
"میرے بچے یہ شخص تم پر پستول نہیں چلا سکتا اس لیے کہ ــــ"
ڈان اپنی بات پوری نہیں کر پایا تھا کہ جیلین گرلفین نے تہدید آمیز لہجہ میں کہا
"بکواس بند کرو دیکھو! میرا ہاتھ لبلبی پر ہے ابھی ٹھائیں کی آواز ہو گی اور
یہ لونڈا فرش زمین پر ایڑیاں رگڑتا نظر آئے گا خیریت اسی میں ہے کہ مجھے
یہاں سے کسی طرح باہر نکالو!"
ڈان جیلین گرلفین کی دھمکی سے ذرا متاثر نہ ہوا اس نے اپنا نامکمل جملہ
پورا کر دیا۔
"رالفی! مت ڈرو! یہ خالی پستول ہے، اس میں ایک گولی بھی نہیں
ہے"

جیلین گرلفین نے برہم ہو کر کہا
"ڈان کیا تم بہرے ہو؟ نہیں سنتے میں کیا کہہ رہا ہوں؟"
پھر اسے خیال آیا کہیں واقعی ڈان کی بات سچ نہ ہو اور یہ پستول واقعی
خالی ہو، اس نے نرم لہجہ میں پوچھا
"کیا تمہارا پستول بھرا ہوا نہیں ہے؟"
ڈان نے اس کے فقرہ نظر انداز کر دیا اور رالفی سے کہا!

میں تمہیں حکم دیتا ہوں باہر نکلو بھاگ جاؤں یہاں سے۔"
باپ کا حکم سن کر تعمیل اس کے جیلن گرفن حرکت بھی کر سکے رالفی جلاد کے
کی طرح نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ اب ڈوان جیلن گرفن سے مخاطب ہوا
بیٹے اترو میرا گھر خالی کر دو ـــ فوراً"
جیلن گرفن کی اور تو کچھ سمجھ میں نہ آیا اس نے وہی خالی پستول بھاگتے
ہوئے رالفی پر چلا دیا لیکن اس میں تھا کیا جو نکلتا۔ صرف ٹھس کی آواز ہو کر
رہ گئی۔

اب تک ڈوان حد سے زیادہ صبر و ضبط سے کام لے رہا تھا لیکن اب
پیمانہ صبر لبریز ہو چکا تھا۔ رالفی بھاگ چکا تھا۔ جیلن گرفن کا خالی پستول کٹ
کٹ چل رہا تھا اور گرفن کا یہ حال تھا کہ کبھی پیچھے لگتا۔ کبھی پاؤں پٹکنے لگتا
ڈوان یہ تماشہ دیکھ رہا تھا پھر اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور چیک ساخت
والا جاپانی ساخت کا پستول نکال لیا۔

ڈوان کے ہاتھ میں پستول دیکھ کر جیلن گرفن کی حالت غیر ہو گئی اس
کے ہونٹ خشک ہو رہے تھے بار بار زبان پھیر کر وہ انھیں تر کرنے کی
کوشش کر رہا تھا وہ بار بار کچھ کہنے کی کوشش کرتا تھا لیکن زبان کام نہ دیتی
تھی آخر جب کچھ نہ بن آیا تو ایک سائل کی طرح ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو گیا۔
یہ منظر دیکھ کر ڈوان کا دل پگھل گیا۔ اس نے پستول جھکا لیا اور نرم لہجہ میں کہا



جاؤ چلے جاؤ میرے گھر سے نکل جاؤ"
یہ سنتے ہی جیلن گرفن نے بچلا لگتے ہوئے دروازہ کھولا اور جلدی جلدی
سیڑھیاں اترنے لگا۔ اس کے جانے کے بعد ڈوان نے پستول فرش پر
پھینک دیا کمرہ کی کھڑکی کھولی اور پکارا۔
بہت جلد جلد از جلد ایک ڈاکٹر اور ایمبولینس کا انتظام کرو
پھر آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اسٹڈی کے کمرہ میں پہونچا جہاں چک رائٹ
بے ہوش پڑا تھا۔ ڈوان اس کی حالت کا اندازہ کرنے کے لئے اس پر جھکا
ہی تھا کہ باہر سے فائرنگ کی آواز اس کے کان میں آئی۔

## (۹)

ابھی ابھی ڈیب کو رپورٹ ملی تھی کہ دانتش نے نیلے رنگ کی سڈان کار کو تہس نہس کر ڈالا ہے پولیس پہونچتے تمام کار کے ڈھانچے سے اسے نکال سکی ہے وہ بُری طرح زخمی ہوا تھا!

اور اب ڈیب نے دیکھا کہ جیلین گرفین بدحواس اور سراسیمہ بالاخانہ سے پہنچے آرا، ڈیب نے فوراً سگنل کے ذریعہ ہدایت دی اس کے استقبال کے لئے فوراً ہی دو ہرکارے لپکے اور بدن میں پیوست ہو جانے والے اسلحہ برآمد ہوتے گرفین چیختا چلاتا بھاگ رہا تھا اور رحم کی بھیک تک مانگ رہا تھا لیکن ڈیب کے قاتل آیا تھا فون شکن اور ایک زندہ خود مجرم پر رحم نہیں کر سکتا تھا اس نے نشانہ باندھا اور گولی چلادی جو ٹھیک نشانے پر پہنچی وہ لڑکھڑانے لگا اس کی طاقت جواب دے گئی ہمت ہار گیا اس نے سنبھلنے کی کوشش کی لیکن نہ سنبھل سکا اتنے میں ایک دوسری گولی لگی اور وہ فرش زمین



پر ڈھیر ہو گیا

یہ بہت بڑی کامیابی تھی ڈیب اس کارنامہ کو انجام دینے کے بعد اطمینان سے کرسی میں دھنس گیا اس نے فون اٹھایا اور سب سے پہلے تھیلین کو یہ خوشخبری سنائی پھر اس نے چچا فریڈ یک کو فون کیا اور بتایا کہ مجرم کیفر کردار کو پہونچ گیا خبر سن کر تھیلین بہت خوش ہوئی اور چچا فریڈیک تو جوش مسرت میں بند قبا توڑنے لگے

لیکن ڈیب یہ خوشخبری سنانے کے باوجود، خود مطمئن نہیں تھا دل میں ایک خلش سی موجود تھی غم اس کا نہیں تھا کہ اس نے ایک آدمی کو مار ڈالا اور جیلین گرفین اپنے سیاہ کارناموں کے باعث آدمیوں کے زمرہ میں شمار ہونے کے قابل بھی کب تھا غم اور صدمہ اس بات کا تھا کہ بہر حال انسانی زندگی اتنی ارزاں نہیں ہونی چاہیئے کہ وہ یوں ضائع ہوتی رہے بے شک جیلین گرفین قتل ہوگیا دانتش بھی موت و زیست کی کشمکش میں کچھ دیر گرفتار رہنے کے بعد مر گیا لیکن کاش وہ دن آئے اور جلد آئے جب معاملات کو درد اور کرنے حالات کو سدھارنے اور نظم و امن کو قائم رکھنے کے لئے ایسے خونریز وسیلے نہ اختیار کرنا پڑیں. توپ تفنگ کے بغیر ہی حالات درست ہو جائیں لیکن جب تک وہ مبارک دن نہیں آجاتا فرض بہرحال فرض ہے اور اسے ہر حالت میں انجام دینا ہی پڑے گا اور گزشتہ چند دنوں میں یہ فرض بغیر کسی جھجک کے انجام بھی دیا گیا، اس لئے کہ فرض کا تقاضا یہی تھا!

## (۱۰)

ڈان کا منہ ابتک سوجا ہوا تھا پستول کے کندہ کی چوٹ ابھی تک ابھری ہوئی تھی گھر کے لوگ اصرار کر رہے تھے کچھ روز آرام کرے اور باہر نہ نکلے

سینڈی کا قیام چیک رائٹ کی تیمارداری کے سلسلہ میں ہسپتال ہی میں تھا اس وقت ڈان ہسپتال کے ویٹنگ روم میں بیٹھا تھا۔ الینور بھی پاس موجود تھی کہ دیب آیا اس نے احتراماً ٹوپی اتار لی اور کہا:

امید ہے دو ہفتہ میں رائٹ تندرست ہو جائے گا آپ کی صاحبزادی مس سینڈی نہایت وفاشعاری کے ساتھ اس کی دیکھ بھال کر رہی ہیں ابھی ان سے مل کر آ رہا ہوں، وہ اس بات پر بہت نادم ہیں کہ گرفن کے حسب ہدایت انھوں نے شلیک کو میرے قتل کرنے کے لئے رقم دی:"

ڈان نے کمرہ سے اٹھتے ہوئے کہا



اگر رائٹ ہوش میں آ چکا ہو، تو ذرا میں بھی اسے دیکھ لینا چاہتا ہوں

دیب نے جواب میں کہا

میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں، اجازت ہے مسٹر ملیا منڈہ؟"

ضرور فرمایئے"

ہمیں پچھلی باتیں فراموش کر کے دل صاف کر لینا چاہیئے۔

ضرور ضرور!"

پھر دونوں نے گرم جوشی کے ساتھ مصافحہ کیا دیب نے بتایا

رائٹ ۲۰۴ نمبر کے کمرہ میں ہے جایئے اسے دیکھ لیجئے!"

دیب تو چلا گیا اور ڈان سیدھا اس کمرہ میں پہونچا جہاں چارلس رائٹ ایک سفید چادر میں لپٹا پڑا تھا پاس ہی سینڈی پیکر وفا بنی بیٹھی تھی۔

ڈان کو دیکھ کر رائٹ کی آنکھوں میں چمک پیدا ہو گئی اس نے کروٹ بدل کر اپنا منہ اس کی طرف کر لیا ڈان پاس آ کر بیٹھ گیا اور محبت بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔ پھر اس نے سینڈی سے پوچھا۔

کیوں بیٹی رائٹ کب تک تندرست ہو جائے۔

خدا نے چاہا تو بہت جلد، وہ بولی

میں اس مبارک دن کا منتظر ہوں۔

سینڈی مسکراتی ہوئی بولی

اگر رائٹ ہوش میں آچکا ہو، تو ذرا میں بھی اسے دیکھ لینا چاہتا ہوں

ویب نے جواب میں کہا

میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں، اجازت ہے مسٹر ولیارڈ؟

ضرور فرمائیے!

ہمیں پچھلی باتیں فراموش کر کے دل صاف کر لینا چاہیے۔

ضرور ضرور!

پھر دونوں نے گرم جوشی کے ساتھ مصافحہ کیا ویب نے بتایا

رائٹ ۲۰۴ نمبر کے کمرہ میں ہے جائیے اسے دیکھ لیجئے!

ویب تو چلا گیا اور ڈوان سیدھا اس کمرہ میں پہونچا جہاں چارلس رائٹ ایک سفید چادر میں لپٹا پڑا تھا پاس ہی سینڈی بیکرڈ فارلی بیٹھی تھی۔

ڈوان کو دیکھ کر رائٹ کی آنکھوں میں چمک پیدا ہوگئی اس نے کروٹ بدل کر اپنا منہ اس کی طرف کر لیا ڈوان پاس آکر بیٹھ گیا اور محبت بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔ پھر اس نے سینڈی سے پوچھا۔

کیوں بیٹی رائٹ کب تک تندرست ہو جائے۔

خدا نے چاہا تو بہت جلد، وہ بولی

میں اس مبارک دن کا منتظر ہوں۔

سینڈی مسکراتی ہوئی بولی



لیکن بابا آپ کو یہ تو ماننا پڑے گا کہ رائٹ نے بہادری سے زیادہ حماقت کا ثبوت دیا اپنی جان پر کھیل کر انہیں تاکید کیجئے حماقت کے کام ذرا سوچ سمجھ کر کیا کریں

ڈوان نے بدقت اپنی ہنسی ضبط کی معنی خیز نظروں سے سینڈی کے چہرے پر نظر گاڑ دیں، وہ شرما گئی اس کے رخسار سرخ ہو گئے ڈوان نے رائٹ سے کہا

واقعی تم سے بڑی نادانی کی حرکت سرزد ہوئی بھلا کوئی اپنی جان یوں جوکھوں میں ڈالتا ہے، وہ تو کہو خدا نے تمہیں بچا لیا ورنہ اگر خدانخواستہ تم ہلاک ہو گئے ہوتے تو ہم کیا کرتے؟ سینڈی کا کیا حشر ہوتا؟

رائٹ نے کمزور آواز میں کہا لیکن یہ جان ہے کس کی؟ ۔ اگر یہ آپ کے اور سینڈی کے کام نہ آسکے تو اس سے موت اچھی!

ڈوان کی آنکھوں میں آنسو جھلک آئے اس نے شفقت آمیز لہجہ میں کہا

بیٹے مجھے تمہارے جذبات کا پورا پورا اندازہ ہے ۔ اور ہاں بیٹے یہ سینڈی بڑی ویسی لڑکی ہے غصہ تو اس کی ناک پر رکھا رہتا ہے اگر تم سے خفا ہو گئی تو جانتے ہو کیا کرے گی؟ تمہارے غسل صحت کی تقریب دھوم دھام سے منائے گی، سب کچھ کرے گی مگر تمہی کو نہیں بلائے گی

رائٹ کے چہرے پر نشاط و مسرت کی لہر دوڑ گئی سینڈی پھر شرما گئی بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں جو زبان پر لائے بغیر سمجھ لی جاتی ہیں رائٹ اور سینڈی نے اپنی زندگی کا درخشاں مستقبل ان سادہ سے الفاظ میں دیکھ لیا تھا!